توحید

نہج البلاغہ کی روشنی میں

حسین الامینی

توحید نہج البلاغہ کی روشنی میں

حسین الامینی

کریم پبلیکیشنز

سال 2003ء کی اول انعام یافتہ کتاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَ عَلِیٌّ بَابُہَا

آثار وافکار اکادمی (پاکستان)

نشانِ اعزاز

انعامی مقابلہ کتب برائے ۱۴۲۴ھ

اول انعام

کتاب: شیعیت کا مقدمہ

مولف

حسین الامینی

کریم پبلیکیشنز

سمیع سینٹر 38 اُردو بازار لاہور

فون 042-7122772

دینی کتب کیلیے
آپ کا اپنا مرکز

DAR UL HUDA LIBRARY
[illegible]asirar@gmail.com

الدعاء

سورة الفاتحة لجميع المؤمنيين والمؤمنات
والمسلمين والمسليمات الأحياء منهم
والأموات.

نصير احمد عبدالرحمن
مكتبة دارالهدى

بسم الله الرحمن الرحيم

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

توحید

نہج البلاغہ کی روشنی میں

مؤلف

حسین الامینی

ناشر

کریم پبلکیشنز لاھور

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	توحید نہج البلاغہ کی روشنی میں
مؤلف	حسین الامینی
ناشر	کریم پبلی کیشنز لاہور
مطبع	کیو۔وائی پرنٹرز لاہور
طبع اوّل	نومبر 2006ء
قیمت	125 روپے

ڈیلرز

کراچی	لاہور	اسلام آباد
رحمت اللہ بک ایجنسی	افتخار بک ڈپو	محمد علی بک ڈپو
محفوظ بک ایجنسی	مکتبۃ الرضا	اسلامک بک سنٹر

سید جعفر علی اینڈ سنز بھکر، مکتبہ کاظمیہ ملتان، زیدی کتب خانہ خیر پور میرس، حسنین بک ڈپو راولپنڈی، مکتبۃ النجف کوٹلی امام حسینؑ، جامعہ امام الصادقؑ کوئٹہ، قمر بنی ھاشم لائبریری پشاور، اسد بک ڈپو حیدر آباد، جعفری کتب خانہ لاڑکانہ، کتاب محل لیہ، قرآن سنٹر سیالکوٹ، مکتبہ نعیم ساجد شیخوپورہ۔

اھداء

میں اپنی اس کاوش کو اپنی والدہ محترمہ کے نام کے ساتھ منسوب کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں جن کے حُسن تربیت سے میں اس قابل ہوا۔ میری دُعا ہے کہ یہ کتاب دنیا و آخرت میں ان کی کامرانیوں کا باعث بنے

(آمین یارب العالمین)

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

بسمہ تعالیٰ

عرض ناشر

قارئین کرام۔ سلامِ رحمت!

کلام الامام امام الکلام ہوتا ہے۔ بابِ مدینۃ العلم کے ارشاداتِ گرامی کو سیّد رضی رحمۃ اللہ علیہ نے ''نہج البلاغہ'' کی صورت میں جمع کر کے طالبانِ علم و عمل پر عظیم احسان فرمایا۔

دورِ حاضر میں جناب حسینی الامینی نے توحید (دین کی بنیاد) سے متعلق اِن انمول موتیوں کی تشریحات کے ساتھ خوبصورت مالا پروئی ہے جس کی زیبائی یقیناً دنیا و آخرت سنوارنے کا باعث ہوگی۔

خداوند متعال بحق مولائے کائنات موصوف کی توفیقات میں اضافہ کرے اور ہمیں اس کتاب سے کماحقہ استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کی آراء ہمارے لیے مشعل راہ ہوں گی۔

عزادار نقوی

ڈائریکٹر کریم پبلی کیشنز

15 نومبر 2006

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

اجمال مطالب

۱۔ پیش لفظ 9
☆ عقیدہ توحید کی اہمیت 9
☆ تمام تعمیری تحریکوں کی بنیاد عقیدہ ہے 10
☆ توحید کے خلاف ہر تحریک کا سرچشمہ شرک ہے 11
☆ دعوت فکر 14
۲۔ حمد باری تعالیٰ 16
☆ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا ممکن نہیں 16
☆ خدا کی نعمتوں سے کسی کا دامن خالی نہیں 17
☆ نظر نہ آنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی ہستی کا انکار ممکن نہیں 18
☆ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور حمد باری تعالیٰ 19
☆ عظمت پروردگار اور حمد باری 20
☆ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور حمد باری 20
☆ حمد باری کے چند دیگر خوبصورت انداز 21
۳۔ اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے کے بیان میں 23
☆ خدا کے اول ہونے کا مفہوم کیا ہے؟ 23
☆ اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی نقطہ ابتداء وانتہا نہیں ہے 24
☆ وہ ایسا اول ہے جس کی اولیت کی کوئی ابتداء نہیں ہے 25
☆ امام علیؑ ابن حسینؑ اپنی ایک دعا میں فرماتے ہیں 26
☆ امام محمد باقرؑ ایک سائل کے جواب میں فرماتے ہیں 26
☆ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں 27
۴۔ اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے کے بیان میں 28
☆ شیخ صدوقؒ لکھتے ہیں 28
☆ امام ہشتم علیؑ بن موسیٰؑ فرماتے ہیں 29
☆ امام حسن عسکریؑ فرماتے ہیں 30
۵۔ اللہ تعالیٰ کے وحدہٗ لاشریک ہونے کے بیان میں 31
☆ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی اس کی شرح میں لکھتے ہیں 32
☆ آیت اللہ سید حبیب اللہ خوئی اس کلمہ کی شرح میں لکھتے ہیں 32
☆ ایمان اور خلوص سے کلمہ توحید کہنے کا مفہوم کیا ہے؟ 33
☆ لا الٰہ الا اللہ کہنے کا ثواب 34
☆ آیت اللہ سید حبیب اللہ خوئی لکھتے ہیں 34
☆ پیغمبر اکرم ﷺ کی ایک حدیث شیخ صدوقؒ کی زبانی 35
☆ امام علی بن حسینؑ فرماتے ہیں کہ میں نے خدا کی بارگاہ میں عقیدہ توحید پیش کیا ہے
☆ اگر اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک ہوتا تو اس کے بھی رسول آتے 36
۶۔ اللہ اکبر کے معنی 37
☆ اللہ تعالیٰ کے بڑا ہونے کا مفہوم کیا ہے؟ 37
☆ شیخ صدوقؒ لکھتے ہیں۔ 37
☆ شیخ یعقوبؒ کلینی لکھتے ہیں 38
☆ اللہ تعالیٰ کتنا قریب اور کتنا بلند ہے 38
☆ ایک عیسائی عالم کا حضرت علیؑ سے سوال کہ خدا کہاں ہے اور آپ کا جواب 39
☆ شیخ صدوقؒ کا بیان 40
☆ دُعائے مشلول میں حضرت علیؑ فرماتے ہیں 41
☆ ذات باری کے متعلق کلام کرنے کی ممانعت 42

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

☆ اللہ تعالیٰ کی ذات سے متعلق بحث سے بچنے کا حکم 44
☆ اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلالت کے بیان میں 45
☆ کائنات کی ہر چیز اس کے سامنے سجدہ ریز ہے 46
☆ اللہ تعالیٰ ہر شے پر غالب ہے 47
☆ عزت و کبریائی صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ہے 48
۷۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ازلی و ابدی ہے 50
☆ جب کوئی باقی نہ رہے گا تو اللہ تعالیٰ کی ذات باقی ہوگی۔ 50
☆ اللہ تعالیٰ کی صفات کا احاطہ کرنا ممکن نہیں۔ 52
☆ حواس اسے چھو نہیں سکتے، تصورات اسے پا نہیں سکتے۔ 53
☆ اللہ تعالیٰ ادلتا بدلتا نہیں ہے۔ 54
☆ اللہ تعالیٰ کی ذات صفات اور کمالات میں کہاں تک غور کرنے کی اجازت ہے 55
☆ مولانا محمد ہارون زنگی پوری لکھتے ہیں۔ 56
☆ مولانا سید محمد سبطین سرسوی لکھتے ہیں 56
☆ شہید آیت اللہ دستغیب شیرازی عقل و ادراک کی نارسائی کے زیر عنوان کہتے ہیں 57
۸۔ اللہ تعالیٰ "بصیر" یعنی ہر شے کا دیکھنے والا ہے 58
☆ اللہ تعالیٰ ہر شے پر حاضر و ناظر ہے 59
۹۔ اللہ تعالیٰ کے سمیع ہونے کے بیان میں 61
☆ اللہ تعالیٰ خفیف ترین اور بلند ترین آوازوں کا سننے والا ہے۔ 62
☆ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں 63
☆ ساری کائنات بیک وقت اللہ تعالیٰ کو پکارے تو وہ سب کی سنتا ہے۔ 63
☆ جو کہے اس کی بھی سنتا ہے جو چپ رہے اس کے بھید سے بھی آگاہ ہے۔ 64
۱۰۔ اللہ تعالیٰ کے "علیم" ہونے کے بیان میں 66
☆ امام صادقؑ کا بیان 66
☆ مولا علی ... کے بارے میں فرماتے ہیں 66

☆ حضرت علیؑ کا فرمان ملاحظہ ہو 67
☆ کیا اللہ تعالیٰ سے کوئی شے چھپائی جا سکتی ہے 68
☆ اللہ تعالیٰ تنہائیوں اور رات کی تاریکی میں بندوں کے گناہوں سے آگاہ ہے 69
☆ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ فرشتے انسانی اعمال کے گواہ ہیں 70
☆ انسانی اعمال کا سب سے بڑا گواہ خود اللہ تعالیٰ ہے 71
☆ اللہ تعالیٰ سانسوں کے شمار اور سینے کی مخفی نیتوں کو جانتا ہے 71
☆ جو ہو چکا ہے اور جو ابھی ہونا ہے، اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے 72
☆ کائنات کی ہر چیز کی ابتداء اور انتہا اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے 72
☆ اللہ تعالیٰ کب سے علیم و خبیر ہے 74
۱۱۔ اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے کا مفہوم کیا ہے 75
☆ اللہ تعالیٰ جسے گرفت میں لانا چاہے وہ کہیں جا نہیں سکتا 76
☆ اللہ تعالیٰ سب پر غالب ہے لیکن اس پر کوئی غالب نہیں 77
۱۲۔ خوف خدا اور اطاعت خدا 79
☆ امام حسین مجتبیٰ علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ 80
☆ جناب حارث ھمدانی کو اطاعت الٰہی کی دعوت دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ 81
☆ امام المتقین علیہ السلام اپنے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ 82
☆ انسان کو قرآن کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ 83
☆ اطاعت الٰہی کا انجام 83
۱۳۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے عذاب سے وسیع تر ہے 84
☆ جو اللہ تعالیٰ کی مخالفت کرے اللہ اسے ذلیل و رسوا کرنے والا ہے 84
☆ زبان سے وجود باری کا انکار کرنے والے کا دل بھی اس کی ہستی کا اقرار کرتا ہے 86
۱۴۔ اللہ تعالیٰ کو آنکھوں سے دیکھا نہیں جا سکتا 88
اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بلند ہے کہ نہیں آنکھوں سے نظر آئے 89

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

۱۵۔ اللہ تعالیٰ کے مجسم ہونے اور قیامت کے دن نظر آنے کے اہلسنّت نظریے پر ایک نظر 91
☆ بخاری شریف کی ایک حدیث ملاحظہ ہو 92
☆ سعودی عالم شیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن الجبرین ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں 94
☆ ہماری گذارش 94
☆ مفتی اعظم سعودی عرب شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز لکھتے ہیں 95
☆ اہلسنّت عالم امام ابن قیم لکھتے ہیں 95
☆ تصویر کا دوسرا رخ: عصر حاضر کے ایک عرب مصنف کا موقف ملاحظہ ہو 96
۱۶۔ شرک نا قابل معافی جرم ہے 98
☆ ایک غلط فہمی کی وضاحت 99
☆ ریاکاری بھی شرک ہے 101
۱۷۔ اللہ تعالیٰ کا نہ کوئی باپ ہے نہ اولاد 103
۱۸ کائنات کی ہر چیز کا پیدا کرنے والا فقط اللہ تعالیٰ ہے 105
☆ کائنات بنانے میں اللہ تعالیٰ کا کوئی معاون اور مددگار نہیں تھا 106
☆ کائنات کو خلق کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے سامنے کوئی مثال موجود نہیں تھی 107
☆ کائنات خلق کرنے میں اللہ تعالیٰ نے کسی سے مشورہ نہیں لیا 108
☆ اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے پاک ہے کہ اس کا کوئی مشیر یا وزیر ہو 109
☆ اللہ تعالیٰ نے سوچ بچار میں پڑے بغیر کائنات کو تخلیق کیا 109
☆ کائنات بنانے میں اللہ تعالیٰ کو کوئی دشواری پیش نہیں آئی 110
☆ اللہ تعالیٰ نے وحشت و تنہائی سے گھبرا کر کائنات کو پیدا نہیں کیا 111
☆ کائنات بنانے اور اتنی مخلوق پیدا کرنے کا مقصد کسی پر اپنی برتری کا اظہار کرنا نہیں تھا 112
☆ علامہ سیّد ذیشان حیدر جوادی لکھتے ہیں 112
☆ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پوری طرح مکمل صورت میں پیدا کیا ہے 113
☆ کیا لوگ چھوٹی چھوٹی مخلوق میں غور کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کس طرح خلق فرمایا 115
☆ تمام کائنات مل کر ایک مچھر نہیں بنا سکتی 116

☆ انسان کیلئے دعوت فکر 117
۱۹۔ کائنات کا رازق فقط اللہ تعالیٰ ہے 118
☆ اللہ تعالیٰ تمہارے رزق کا ذمے دار ہے 118
☆ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی روزی کی مقدار بھی مقرر کر رکھی ہے 120
☆ تمہاری روزی کو کوئی چھین نہیں سکتا 121
☆ تمہاری روزی کوئی گھٹا بڑھا نہیں سکتا 121
☆ رزق دو قسم کا ہے 122
☆ اللہ تعالیٰ سوال نہ کرنے والوں کو بھی روزی دیتا ہے 123
☆ انسانوں، حیوانوں، پرندوں اور چھوٹے بچوں کی روزی کا بندوبست خود اللہ تعالیٰ کرتا ہے 125
☆ روزی میں کمی یا زیادتی انسان کے صبر اور شکر کا امتحان ہوتا ہے 126
☆ حضرت علیؑ کی طرف رزق کی نسبت دینیوالے انکے درج ذیل فرامین پر غور کریں 127
☆ دعوتِ فکر 129
☆ اللہ تعالیٰ خود ہی روزی تقسیم کرتا ہے 130
☆ دعوتِ فکر 131
☆ تنگدستی میں مبتلا شخص کو تعلیم دیتے ہوئے حضرت علیؑ فرماتے ہیں 131
۲۰۔ مسئلہ استمداد 134
☆ کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی مشکلات کا حل کرنے والا اور قاضی الحاجات ہے 134
☆ تخلیق انسانی کے چند مشکل مراحل 134
☆ انسان کی ایک اور مشکل 135
☆ نتیجہ بحث: انسانی کی سب سے بڑی مشکل کونسی ہے 136
☆ پیغمبر اکرم اور آئمہ اہل بیتؑ گمراہیوں سے بچانے میں ہمارے مشکل کشا ہیں 137
☆ اہلسنت مصنف محمد حسین ہیکل مصری کا بیان 138
☆ ہماری دنیاوی مشکلات کا حل آئمہ اہل بیتؑ کے فرامین کی روشنی میں 138

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

☆ لوگوں کی مشکلات سن کر آئمہ اہل بیت کا روزمرہ کا معمول کیا تھا	139
☆ ہر شخص کی خواہش پر معجزہ نہ دکھانے میں حکمت و مصلحت کیا تھی	139
☆ معجزات اور کرامات کے بارے میں ایک ضروری وضاحت	140
☆ ابن خلدون کا اعتراف حقیقت	141
☆ آئمہ اہل بیت کے معجزات کے متعلق ہماری گزارش	142
☆ سیرت آئمہ اہل بیت کے چند نمونے	143
☆ امام زین العابدینؑ کا ایک پریشان حال شخص کی مشکل حل کرنا	143
☆ امام محمد باقرؑ تنگدستی میں مبتلا شخص کو دعا تعلیم فرماتے ہیں	144
☆ امام جعفر صادقؑ بیماری دور ہونے کی دعا اس طرح تعلیم فرماتے ہیں	144
☆ امام موسیٰ کاظمؑ سفر کی دعا تعلیم فرماتے ہیں	145
☆ امام محمد تقیؑ اور حل مشکلات کی ایک دعا	145
☆ حضرت علیؑ کا اپنا طریقہ کیا تھا	146
☆ حضرت علیؑ اپنی اولاد اور اپنے اعمال کو کیا تعلیم دیتے تھے	147
☆ امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں	147
☆ اپنے گورنر محمد بن ابی بکر کو ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں	151
☆ حضرت علیؑ کی عوام الناس کو تعلیم کردہ بعض دعائیں اور ہدایات	152
☆ آئمہ اہل بیت مشکلات کا حل بتانے اور قاضی الحاجات اللہ کی بارگاہ سے مانگنے کا طریقہ بتانے والے ہیں	154
☆ مقام افسوس	154
☆ آیت اللہ دستغیب شیرازی غالیوں اور مفوضہ فرقہ کے بارے میں لکھتے ہیں	155
☆ حوزہ علمیہ نجف کے استاد سیّد اسر حیدر نجفی مسئلہ غلو کے زیر عنوان لکھتے ہیں	156
☆ یہ عالی قدر استاد مزید لکھتے ہیں	157
☆ امام صادقؑ کے لئے اہم مشکل غالیوں کا مسئلہ تھا	157
☆ آیت اللہ جعفر سبحانی استاد حوزہ علمیہ قم غلو کی بحث میں لکھتے ہیں	158

☆ امام علی بن موسیٰ رضاؑ غالیوں سے بیزاری کی دعا میں فرماتے ہیں	158
۲۱۔ وسیلہ	**160**
☆ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیغمبر اکرمؐ اور اہل بیتؑ کے اظہار وسیلہ سے دعا مانگنا	160
۲۲۔ عمدۃ البیان فی رد خطبۃ البیان	**163**
☆ قرآن سے متصادم علامہ محمد صالح کشفی حنفی کے نظریات پر ایک نظر	163
☆ خطبۃ البیان کے متعلق خواجہ محمد دھدار کی حدیث سازی ملاحظہ ہو	164
☆ خطبۃ البیان پر شیعہ علماء کی شدید اور غم وغصہ کی وجہ	165
☆ خطبۃ البیان کی قرآن سے صریحاً متصادم چند عبارتیں ملاحظہ ہوں	167
☆ علم غیب سے متعلق قرآنی آیات ملاحظہ ہوں	167
☆ علامہ سید علی نقیؒ لکھتے ہیں	167
☆ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی لکھتے ہیں	168
☆ حضرت علیؑ کی بیان کردہ ایک قابل غور بات	170
☆ سائنسی پیشینگوئیوں کے متعلق ایک ضروری وضاحت	172
☆ علم امام کے متعلق ایک ضروری وضاحت	172
☆ امام محمد تقیؑ فرماتے ہیں	173
☆ قرآن سے متصادم علامہ محمد صالح کشفی حنفی کا ایک اور عقیدہ	173
☆ قرآنی تعلیمات ملاحظہ ہوں	174
☆ حضرت علیؑ کے چند فرامین ملاحظہ فرمائیں	175
☆ زمین بچھانے اور آسمان بنانے کا علامہ صالح کشفی کا قرآن سے متصادم نظریہ	176
☆ احادیث وروایات کی قبولیت کیلئے آئمہ اہل بیتؑ کا دیا ہوا بہترین قانون	176
☆ دعوت فکر	177
☆ قرآن کا اعلان کہ زمین کا فرش بچھانے والا اور آسمان بنانے والا اللہ تعالیٰ ہے	178
☆ حضرت علیؑ زمین اور آسمان کی خلقت کے متعلق فرماتے ہیں	178
☆ علامہ محمد صالح کشفی کا انبیاء ومرسلین بھیجنے کا قرآن مخالف نظریہ	181

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

☆ حضرت علیؑ کی اپنے فرزند امام حسینؑ کو وصیت	182
☆ انبیاء و مرسلین بھیجنے کے متعلق قرآن کے واضح اعلانات	182
☆ علامہ محمد صالح کشفی کا دلوں کے بھید جاننے کا قرآن مخالف نظریہ	184
☆ قرآن مقدس کی چند آیات ملاحظہ ہوں	184
☆ نہج البلاغہ میں حضرت علیؑ توحید باری کا اس طرح تعارف کراتے ہیں	185
☆ علامہ محمد صالح کشفی حنفی کا پیدا کرنے اور ماؤوں کے رحموں میں صورت بنانے کا قرآن سے متصادم نظریہ	186
☆ قرآن کا واضح اعلان کہ ماں کے رحم میں شکل بنانے والا اللہ تعالیٰ ہے	187
☆ حضرت علیؑ درس توحید دیتے ہوئے اللہ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں	187
☆ گمراہ صوفی علامہ محمد صالح کشفی کا روزِ قیامت مردوں کو محشور کرنے کا قرآن مخالف نظریہ	189
☆ قرآن قیامت کا منظر کس طرح پیش کرتا ہے	189
☆ حضرت علی علیہ السلام قیامت کا ذکر کرتے ہوئے نہج البلاغہ میں فرماتے ہیں	190
☆ دعوتِ فکر	191
☆ زندگی اور موت دینے کا علامہ محمد صالح کشفی کا قرآن سے متصادم عقیدہ	192
☆ قرآن کی تعلیمات ملاحظہ ہوں	192
☆ اپنے فرزند امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں	193
☆ خلق و رزق جیسی خدائی صفات کے متعلق علامہ محمد صالح کشفی کا توحید مخالف نظریہ	194
☆ خلق و رزق کے متعلق قرآنی تعلیمات ملاحظہ ہوں	194
☆ اللہ تعالیٰ کے خالق و رازق ہونے کے متعلق حضرت علیؑ کی تعلیمات ملاحظہ ہوں	196
☆ رزق تقسیم کرنے والا بھی اللہ تعالیٰ ہے	196
☆ دعوتِ فکر	197
☆ سمیع علیم اور بصیر جیسی خدائی صفات کے متعلق علامہ محمد صالح کشفی حنفی کا گمراہ کن عقیدہ	198
☆ اللہ تعالیٰ کے سمیع علیم اور بصیر ہونے کے متعلق قرآنی آیات ملاحظہ ہوں	198
☆ اللہ تعالیٰ کے سمیع علیم اور بصیر ہونے کے متعلق حضرت علیؑ کی تعلیمات ملاحظہ ہوں	199

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

پیش لفظ

عقیدہ توحید کی اہمیت

اسلام کی سب سے پہلی بنیاد اور دین کا سب سے پہلا اصول توحید ہے اس کی عظمت بیان کرتے ہوئے پیغمبر گرامیؐ ارشاد فرماتے ہیں:

''جس کو اللہ تعالیٰ نے توحید کی معرفت عطا فرمائی اس کی جزا جنت کے سوا کچھ نہیں''۔[1]

توحید کی معرفت یہ ہے کہ انسان یہ عقیدہ رکھے کہ زندگی دینے والا، رزق دینے والا، صحت دینے والا، اولاد دینے والا، موت دینے والا، بروز قیامت اٹھانے والا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں۔ امام موسیٰ کاظمؑ سے ایک شخص نے توحید کے بارے میں سوال کیا! تو آپ نے اپنے قلم سے تحریر فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمُلْھِمِ عِبَادَہٗ حَمْدَہٗ

''لائق حمد ہے وہ ذات جس نے اپنے بندوں کو اپنی حمد کا الہام فرمایا''۔[2]

پھر ساتھ ہی فرماتے ہیں:

اَوَّلُ الدِّیَانَۃِ بِہٖ مَعْرِفَتُہٗ

''دین میں سب سے پہلی چیز اللہ کی معرفت ہے''۔[3]

---

[1] توحید صدوق ص ۲۱ ترجمہ سید عطا محمد عابدی طبع کراچی

[2]، [3] الشافی ترجمہ اصول کافی جلد نمبر ا ص ۲۱۹

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

امام علی بن حسینؑ اپنی مناجات میں اللہ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں:

"فَقَدْ قَدَّمْتُ تَوْحِیْدَکَ وَنَفْیَ اِلْاَ ضْدَادِ وَالْاَنْدَادِ وَالْاَشْبَاہِ لَکَ

''(بارالہا) میں نے تیری وحدت و یکتائی کا عقیدہ اور یہ کہ تیرا کوئی حریف شریک کار اور مثل و نظیر نہیں پیش کیا ہے'' [4]

امام جعفر صادقؑ پیغمبر اکرمؐ کی حدیث بیان فرماتے ہیں:

''جو شخص مرجائے اور اللہ کا کسی کو شریک قرار نہ دے اس کے اعمال اچھے ہوں یا برے وہ جنت میں داخل ہوگا'' [5]

اس حدیث کی شرح میں علمائے اعلام فرماتے ہیں کہ عقیدہ توحید کی درستگی کے ساتھ اگر کسی شخص کے باقی عقائد و اعمال بھی درست ہوں تو وہ شخص فوراً جنت کا مستحق قرار پائے گا لیکن عقیدہ توحید درست ہونے کے باوجود اگر کسی شخص کے اعمال برے ہوں گے تب بھی وہ شخص اپنے اعمال کی سزا بھگتنے کے بعد جنت میں داخل ہوسکتا ہے اس کے برعکس اگر کسی شخص کا عقیدہ توحید ہی غلط ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات یا عبادت میں کسی کو اللہ کا شریک قرار دیتا ہے اب اگر تو وہ اپنی لاعلمی، کم علمی یا جہالت کی وجہ سے ایسا کرتا ہے تو معافی کی گنجائش کا امکان ہے لیکن اگر ضد یا ہٹ دھرمی کی وجہ سے اپنے گمراہ کن عقیدہ پر ڈٹا ہوا ہے تو پھر وہ جتنے بھی نیک اعمال بجالاتا رہے اس کو کچھ فائدہ نہیں دے سکتے۔

تمام تعمیری تحریکوں کی بنیاد عقیدہ توحید ہے:

تفسیر نمونہ کے عالی قدر مفسر آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی نے بالکل درست لکھا ہے کہ:

''تمام صحیح تعمیری اور تربیتی تحریکوں کی اساس توحید ہے یعنی دل کو خدا سے وابستہ

---

[4] صحیفہ کاملہ ص ۲۵۹ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

[5] توحید صدوق ص ۱۹

رکھنا اس کے فرمان کے سامنے سر تسلیم خم کرنا، اس کے غیر سے ناطہ توڑنا اور تمام بتوں کو اس کے آستان پر چکنا چور کرنا'' [6]

توحید کے خلاف ہر تحریک کا سرچشمہ شرک ہے:

تخریبی تحریکوں کے بارے میں آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی لکھتے ہیں کہ:

''تخریب پر مبنی اور خدا کے خلاف ہر تحریک کا سرچشمہ شرک ہے خواہ وہ دنیا پرستی ہو یا مقام پرستی اور ان جیسے دوسرے اُمور جو شرک کا شعبہ شمار ہوتے ہیں'' [7]

توحید چونکہ دین کا پہلا اصول ہے اور اصول دین کی حفاظت کے متعلق حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ:

اَلَا وَ اِنَّہُ لَا یَضُرُّکُمْ تَضْیِیْعُ شَیْءٍ مِّنْ دُنْیَاکُمْ بَعْدَ حِفْظِکُمْ قَائِمَۃَ دِیْنِکُمْ.

''دیکھو اگر تم نے دین کے اصول محفوظ رکھے تو پھر دنیا کی کسی چیز کو کھو دینا تمھیں نقصان نہیں پہنچا سکتا'' [8]

لیکن بدقسمتی سے ہمارے ہاں آج کل جو صورتحال بنی ہوئی ہے اور جس طرح دین اسلام کے پہلے اصول توحید باری کے متعلق بے احتیاطی ہورہی ہے۔ حقائق سے بے خبر غیر ذمہ دار اور کم علم اہل منبر سادہ لوح عوام کے عقائد کو جس طرح بگاڑ رہے ہیں کیا صرف خاموش تماشائی بننے سے یا فقط افسوس کر لینے سے باقی لوگوں کی جان بخشی ہوجائیگی۔ آئمہ اہل بیتؑ نے اپنی جانیں دے کر جس طرح پیغام توحید ہم تک پہنچایا اس پر تاریخ اسلام شاہد ہے یہ بھی واضح رہے کہ دین اسلام نہ ہی محض معجزات کے ذریعے پھیلایا گیا اور نہ ہی

---

[6] تفسیر نمونہ جلد نمبر ۷ اص ۵۰ طبع قدیم

[7] تفسیر نمونہ جلد نمبر ۷ اص ۵۰ طبع قدیم

[8] خطبہ نمبر ۱۷۱ ص ۴۵۳ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

معجزات کے ذریعے دین کو بچایا گیا اگر ایسا ہوتا تو پیغمبر اکرمؐ مکہ نہ چھوڑتے اور نواسہ رسولؐ مدینہ نہ چھوڑتے اگر صرف معجزات کے ذریعے دین پھیلانا مقصود ہوتا تو پیغمبر گرامیؐ طائف کی وادی میں لہولہان نہ ہوتے اور فرزند رسولؐ اپنے شیر خوار بچے ذبح نہ کرواتے اور آئمہ اہل بیت کے بعد جب فقہائے عظام اور علمائے کرام کے کاندھوں پر یہ ذمہ داری آئی تو انھوں نے بھی پوری جرأت اور دلیری سے قرآن وسنت کی تعلیمات کی صرف حفاظت بھی نہیں کی بلکہ ان کی نشر واشاعت میں کوئی کمی نہیں چھوڑی آج بھی علمائے کرام کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسم شبیری

کا مصداق بنیں حضرت علیؑ کا فرمان ہے کہ

اَيُّهَا النَّاسُ لَا تَستَوحِشُو فِي طَرِيقِ الْهُدٰے لِقِلَّةِ اَهلِه

''اے لوگو ہدایت کی راہ میں ہدایت پانے والوں کی کمی سے نہ گھبراؤ'' ۹

لیکن اب تو خدا کے فضل وکرم سے حق کو سمجھنے والوں کی کوئی کمی نہیں بلکہ کسی بھی ذی شعور کو قرآن وسنت کی تعلیمات یا نہج البلاغہ سے حضرت علیؑ کے توحید کے متعلق بلند پایہ افکار بتائے جائیں تو اس کا دل فوراً جھک جاتا ہے بلکہ لوگ تو آئمہ اہل بیتؑ کی تعلیمات کے پیاسے ہیں یہ درست ہے کہ حق گوئی کا راستہ مشکل ہے اور اہل حق کا راستہ روکنے والے ہر زمانے میں ظاہری وسائل سے آراستہ رہے ہیں آج سے چودہ سو سال قبل حضرت علیؑ نے فرمایا تھا کہ:

اَرَزَ الْمُؤ مِنُونَ وَنَطَقَ الضَّآلُّونَ الْمُكَذِّ بُوْنَ

''ایمان والے دبکے پڑے ہیں اور گمراہوں اور جھٹلانے والوں کی زبانیں کھلی ہوئی ہیں'' ۱۰

---

۹ خطبہ نمبر ۱۹۹ ص ۵۶۵ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین
۱۰ خطبہ نمبر ۱۵۲ ص ۴۰۳ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

آج اگر ہم اپنے گردوپیش ہر نگاہ ڈالیں تو صورت حال امام المتقینؑ کے زمانہ سے مختلف نہیں ہے آج بھی گمراہی پھیلانے والے پوری ڈھٹائی سے زبانیں کھولے ہوئے ہیں ہم ایسے لوگوں کو امیر المومنینؑ کی وہ نصیحت یاد دلاتے ہیں جس سے میں انسان کو مخاطب کر کے حضرت علیؑ فرماتے ہیں:

يَا اَيُّهَا الاِنسَانُ مَا جَرَّ أَكَ عَلٰى ذَنْبِكَ وَمَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ وَمَا اَنسَكَ بِهَلَكَةِ نَفسِكَ.

''اے انسان تجھے کس چیز نے گناہ پر دلیر کر دیا ہے اور کس چیز نے تجھے اپنے پروردگار کے بارے میں دھوکہ دیا ہے اور کس چیز نے تجھے اپنی تباہی پر مطمئن بنا دیا ہے'' ۱۱

آج جو لوگ قرآن سے متصادم عقائد لوگوں کے سامنے بیان کر رہے ہیں انھیں ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیے کہ ہماری یہ قوت بیان اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہے اور ہم کہیں اللہ کی دی ہوئی زبان سے اسی مالک کی توحید کے منافی باتیں تو بیان نہیں کر رہے حضرت علیؑ نے غالباً ایسے ہی لوگوں کو خبردار کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:

لَا تَجعَلَنَّ ذَرَبَ لِسَانِكَ عَلٰى مَن أَنطَقَكَ وَبَلَاغَةَ قَولِكَ عَلٰى مَنْ سَدَّ دَكَ

''جس ذات نے تمھیں بولنا سکھایا ہے اسی کے خلاف اپنی زبان کی تیزی صرف نہ کرو اور جس نے تمھیں راہ پر لگایا ہے اسی کے مقابلے میں فصاحت گفتار کا مظاہرہ نہ کرو'' ۱۲

ایک خطبہ میں لوگوں کو اس طرح خبردار کرتے ہیں:

فَلَا تَكُو نُوا اَنصَابَ الفِتَنِ وَاَعلَامَ البِدَعِ

''تم فتنوں کی طرف راہ دکھانے والے انسان اور بدعتوں کے سربراہ نہ بنو'' ۱۳

---

۱۱ خطبہ نمبر ۲۲۰ ص ۷۰۹ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین
۱۲ حکمت نمبر ۴۱۱ ص ۹۳۷ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین
۱۳ خطبہ نمبر ۱۴۹ ص ۳۹۶ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

واضح رہے کہ شرک و بدعت کوئی معمولی جرم نہیں بلکہ قرآن پکار پکار کر بتا رہا ہے کہ شرک کی معافی نہیں ہے اور کتب احادیث کہہ رہی ہیں کہ بدعتی کی توبہ قبول نہیں ہوگی شرک کی مذمت کرتے ہوئے حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ:

فَاَمَّا الظُّلْمُ الَّذِی لَا یُغْفَرُ فَالشِّرْکُ بِاللّٰهِ

''وہ ظلم جو بخشا نہیں جائے گا وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ہے'' [14]

جو لوگ اپنی تحریر و تقریر میں آئمہ اہل بیتؑ کے فرامین کو بھول جاتے ہیں انھیں حضرت امیرالمومنینؑ کے اس نصیحت آموز کلام کو ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ

فَاِنَّکُمْ مُرْتَهَنُوْنَ بِمَا اَسْلَفْتُمْ

''جن اعمال کو تم آگے بھیج چکے ہو انھیں کے ہاتھوں میں تم گروی ہوگے۔'' [15]

دعوت فکر:

بڑی صاف اور واضح سی بات ہے کہ اگر ہم دنیاوی جائیداد گروی رکھیں تو معاوضہ دیئے بغیر خلاصی نہیں ہوتی اور جب ہم اپنی جان کو گروی رکھ رہے ہیں تو پھر یقیناً اپنے کئے ہوئے اعمال اور اپنی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ اور ان کی وجہ سے پھیلی ہوئی گمراہی کی جوابدہی کے بغیر مسئلہ حل نہیں ہوگا آج تو ہر شخص اپنی اصلاح کر سکتا ہے لیکن جب قیامت کا ہنگامہ برپا ہوگا تو پھر کوئی عذر کام نہیں آئے گا اس بارے میں حضرت علیؑ فرماتے ہیں:

فَکَمْ حُجَّةٍ یَوْمَ ذَاکَ دَاحِضَةٌ وَعَلَائِقِ عُذْرٍ مُنْقَطِعَةٌ

''اس دن کتنی ہی دلیلیں غلط و بے معنی ہو جائیں گی اور عذر و معذرت کے بندھن ٹوٹ جائیں گے'' [16]

---

[14] خطبہ نمبر ۱۷۴ ص ۴۶۵ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

[15] خطبہ نمبر ۱۸۸ ص ۵۱۰ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

ہماری اپنے محترم قارئین سے گذارش ہے کہ وہ امام المتقین حضرت علیؑ کے مندرجہ بالا فرامین پر بار بار غور کریں اور اہل منبر کی ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے وہی عقائد بیان کریں جو قرآن اور سنت پیغمبر اسلامؐ اور آئمہ کرامؑ کے مستند فرامین سے ثابت ہوں ایسا کرنے سے نہ صرف آپ کی دنیا سنورے گی بلکہ قبر کی منزل بھی آسان ہوگی اور آخرت کی نعمتیں آپ کے انتظار میں ہوں گی اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق سننے، اسے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ (آمین ثم آمین)

---

[16] خطبہ نمبر ۲۲۰ ص ۶۱۱ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

حمد باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا ممکن نہیں

امام المتقین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے مختلف خطبات میں جس اچھوتے اور دلنشیں انداز میں توحید کے بلند پایہ افکار بیان فرمائے ہیں ہم اس کی ابتداء حمد باری تعالیٰ کے عنوان سے کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان فرماتے ہوئے نہج البلاغہ کے پہلے ہی خطبہ میں حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ:

اَلحَمدُ لِلّٰهِ الَّذِی لَا یَبلُغُ مِدحَتَهُ القَائِلُونَ وَلَا یُحصِي نَعمَاءَهُ العَادُونَ وَلَا یُؤَدِّی حَقَّهُ المُجتَهِدُونَ الَّذِی لَا یُدرِکُهُ بُعدُ الهِمَمِ وَلَا یَنَالُهُ غَوصُ الفِطَنِ.

''حمد اس اللہ کیلئے ہے جس کی مدح تک بولنے والوں کی رسائی نہیں جس کی نعمتوں کو گننے والے گن نہیں سکتے نہ کوشش کرنے والے اس کا حق ادا کر سکتے ہیں نہ بلند پرواز ہمتیں اسے پا سکتی ہیں نہ عقل و فہم کی گہرائیاں اس تک پہنچ سکتی ہیں''۔ [1]

مرحوم آیت اللہ سید حبیب اللہ خوئی نے اس کی شرح میں جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

''خداوند جس حمد کا اہل اور حقدار ہے اسے کوئی بھی ادا نہیں کر سکتا''

---

[1] [2] ملاحظہ ہو منهاج البراعة فی شرح نهج البلاغة جلد نمبر۱ ص۲۲۲ تا ص۲۲۶ از آیت اللہ سید حبیب اللہ ہاشمی خوئی ترجمہ علامہ شیخ محمد علی فاضل طبع لاہور

''صاحبانِ نظر کی ہمتیں اور اربابِ فکر کے اوہام خواہ کتنا ہی بلند اور دور چلے جائیں پھر بھی اس کا ادراک نہیں کر سکتے''۔ [2]

ایک خطبہ میں حمد باری کرتے ہوئے حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ

اَلحَمدُ لِلّٰهِ الَّذِی انحَسَرَتِ الاَوصَافُ عَن کُنهِ مَعرِفَتِهِ

''تمام حمد اس اللہ کے لیے ہے جس کی معرفت کی حقیقت ظاہر کرنے سے اوصاف عاجز ہیں''۔ [3]

ایک خطبہ کی ابتداء میں حمد باری کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ

اَلحَمدُ لِلّٰهِ الَّذِی عَلَا بِحَولِهِ وَدَنَا بِطَولِهِ

''ساری تعریف اس اللہ کے لیے ہے جو اپنی طاقت کی بنا پر بلند اور اپنے احسانات کی بنا پر بندوں سے قریب تر ہے''۔ [4]

ایک خطبہ کی ابتداء حمد باری سے اس طرح کرتے ہیں کہ

نَحمَدُهُ عَلٰی مَا کَانَ وَ نَستَعِینُهُ من اَمرِنَا عَلٰی مَا یَکُونُ

''ہم جس حال میں ہیں اس پر خدا کی حمد کرتے ہیں اور جو کچھ پیش آنے والا ہے اس پر اس کی مدد کے طلب گار ہیں''۔ [5]

خدا کی نعمتوں سے کسی کا دامن خالی نہیں

اس بارے میں ایک خطبہ کی ابتدا کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

اَلحَمدُ لِلّٰهِ غَیرِ مَقنُوطٍ مِّن رَحمَتِهِ وَلَا مَخلُوٍّ من نِعمَتِهِ

---

[3] خطبہ نمبر۱۵۳ ص۴۰۴ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین مرحوم

[4] خطبہ نمبر۸۳ ص۱۳۳ ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی طبع کراچی

[5] خطبہ نمبر۹۸ ص۳۲۳ ترجمہ علامہ رئیس احمد جعفری ندوی طبع لاہور

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

''تمام حمد اس اللہ کے لیے ہے جس کی رحمت سے ناامیدی نہیں اور جس کی نعمتوں سے کسی کا دامن خالی نہیں''۔ ٦

ایک خطبہ میں اللہ تعالیٰ کے انعامات پر حمد باری کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

اَحمَدُہٗ شُکرًا لِاِنعَامِهٖ وَاستَعِینُهٗ عَلیٰ وَظَائِفِ حُقُوقِهٖ

''میں اس کے انعام کے شکریہ میں اس کی حمد کرتا ہوں اور اس کے حقوق ادا کرنے کے لیے اس سے مدد چاہتا ہوں''۔ ٧

نظر نہ آنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی ہستی کا انکار ممکن نہیں

اس سلسلہ میں ایک خطبہ کی ابتدا حمد باری سے اس طرح کرتے ہیں کہ

اَلحَمدُ لِلّٰهِ الَّذِی بَطَنَ خَفِیَّاتِ الاُمُورِ وَدَلَّت عَلَیهِ اَعلَامُ الظُّهُورِ وَامتَنَعَ عَلیٰ عَینِ البَصِیرِ فَلَا عَینَ مَن لَم یَرَہٗ تُنکِرُہٗ

''تمام حمد اس خدا ہی کے لیے ہے جو چھپی ہوئی چیزوں کی گہرائیوں سے واقف ہے اور اس کے ظاہر ہونے کی نشانیاں اس کے وجود پر دلالت کرتی ہیں دیکھنے والی آنکھ سے وہ نظر نہیں آسکتا مگر نہ دیکھنے کے باوجود کوئی آنکھ اس سے انکار نہیں کرسکتی''۔ ٨

ایک خطبہ میں حمد باری کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

اَلحَمدُ لِلّٰهِ الدَّالِ عَلیٰ وُجُودِهٖ بِخَلقِهٖ وَبِمُحدَثِ خَلقِهٖ عَلیٰ اَزَلِیَّتِهٖ وَبِاشتِبَاهِهِم عَلیٰ اَن لَا شَبَهَ لَهٗ

''تمام تعریف اس اللہ کیلئے ہے جو خلق (کائنات) سے اپنے وجود کا اور پیدا شدہ

---

٦ خطبہ نمبر ٤٧ ص ١٨٩ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین مرحوم
٧ خطبہ نمبر ١٨٩ ص ٥٥٩ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین مرحوم طبع لاہور
٨ خطبہ نمبر ٥١ ص ٢٨٣ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین مرحوم

مخلوقات سے اپنے قدیم وازلی ہونے کا اور ان کی باہمی شباہت سے اپنے بے نظیر ہونے کا پتہ دینے والا ہے''۔ ٩

زمانے کے حوادث اور فتنوں کا ذکر کرنے سے پہلے خطبہ کی ابتدا حمد باری سے اس طرح کرتے ہیں کہ:

اَلحَمدُ لِلّٰهِ المُتَجَلِّی لِخَلقِهٖ بِخَلقِهٖ وَالظَّاهِرِ لِقُلُوبِهِم بِحُجَّتِهٖ

''حمد اس خدا ہی کے لیے ہے جو اپنی مخلوق کے لیے اپنی ہی مخلوق کے ذریعے روشن وہویدا ہے اور اپنی محبت کے ذریعہ دلوں میں ظاہر ہے''۔ ١٠

اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور حمد باری

لوگوں کو وعظ ونصیحت کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے حمد باری سے خطبہ کی ابتدا اس طرح کرتے ہیں کہ:

اَلحَمدُ لِلّٰهِ الوَاصِلِ الحَمدَ بِالنِّعَمِ وَالنِّعَمَ بِالشُّکرِ نَحمَدُہٗ عَلیٰ اٰلَائِهٖ کَمَا نَحمَدُہٗ عَلیٰ بَلَائِهٖ

''ساری تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے حمد کو نعمتوں سے اور نعمتوں کو شکریہ سے ملا دیا ہے ہم نعمتوں میں اس کی اس طرح حمد کرتے ہیں جس طرح مصیبتوں میں کرتے ہیں''۔ ١١

لوگوں کو تقویٰ کا درس دیتے ہوئے حمد باری اس انداز سے کرتے ہیں کہ

اَلحَمدُ لِلّٰهِ الَّذِی جَعَلَ الحَمدَ مِفتَاحًا لِذِکرِهٖ وَسَبَبًا لِلمَزِیدِ مِن فَضلِهٖ

---

٩ خطبہ نمبر ١٥٠ ص ٣٩٦ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین مرحوم
١٠ خطبہ نمبر ١٠٨ ص ٣٨١ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین
١١ خطبہ نمبر ١١٤ ص ٢٢٥ ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

وَ دَلِيلاً عَلیٰ آلَائِهِ وَعَظَمَتِهِ.

''شکر ہے اس ذات کا جس نے اپنی حمد کو اپنی یاد کی کلید اپنے فضل و کرم میں اضافہ کا ذریعہ اور اپنی نعمت و عظمت کی دلیل قرار دیا ہے''۔ ۱۲

عظمت پروردگار اور حمد باری

نعمتوں اور آزمائشوں پر اللہ تعالیٰ کی حمد اس طرح کرتے ہیں کہ:

اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلیٰ مَا تَاخُذُ وَ تُعْطِي وَعَلیٰ مَا تُعَافِي وَتَبْتَلِي حَمْدًا يَكُونُ أَرْضَى الْحَمْدِ لَکَ وَأَحَبَّ الْحَمْدِ إِلَيْکَ وَأَفْضَلَ الْحَمْدِ عِنْدَکَ حَمْداً يَمْلأُ مَا خَلَقْتَ وَيَبْلُغُ مَا أَرَدْتَ حَمْداً لَا يُحْجَبُ عَنْکَ وَلَا يُقْصَرُ دُونَکَ حَمْداً لَا يَنْقَطِعُ عَدَدُهُ وَلَا يَفْنیٰ مَدَدُهُ

''پروردگار تیرے لیے ان چیزوں پر حمد ہے جنہیں تو لے لیتا ہے یا عطا کر دیتا ہے اور جن بلاؤں سے نجات دے دیتا ہے یا جن بلاؤں میں مبتلا کر دیتا ہے ایسی حمد جو تیرے لیے انتہائی پسندیدہ ہو اور محبوب ترین ہو اور بہترین ہو ایسی حمد جو ساری کائنات کو مملو کر دے (یعنی بھر دے) اور جہاں تک چاہے پہنچ جائے اور ایسی حمد جس کے سامنے نہ کوئی حاجب (پردہ) ہو اور نہ تیری بارگاہ تک پہنچنے سے قاصر ہو''۔ ۱۳

اللہ تعالیٰ کی قدرت اور حمد باری

خدا کی قدرت اور اس کے فیصلوں پر حمد باری اس انداز میں کرتے ہیں کہ:

---

۱۲ خطبہ نمبر ۱۵۷ ص ۲۹۲ ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی

۱۳ خطبہ نمبر ۱۶۰ ص ۲۹۷ ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی

اَحْمَدُ اللّٰهَ عَلیٰ مَا قَضیٰ مِنْ أَمْرٍ وَقَدَّرَ مِنْ فِعْلٍ وَعَلیٰ ابْتِلَائِي بِکُمْ

''میں خدا کے ہر اس فیصلے پر حمد کرتا ہوں جو اس نے کیا ہے اور ہر اس فعل پر جو اس کی تقدیر نے طے کیا ہے اور اس امتحان پر جو اس نے تمہارے ذریعے لیا ہے''۔ ۱۴

ایک جگہ ... نے خطبہ کی ابتدا اس طرح کرتے ہیں کہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَا تُوَارِي عَنْهُ سَمَاءٌ سَمَاءً وَلَا أَرْضٌ أَرْضًا

''ساری تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس کے سامنے ایک آسمان دوسرے آسمان کو اور ایک زمین دوسری زمین کو چھپا نہیں سکتی''۔ ۱۵

حمد باری کے چند دیگر خوبصورت انداز:

ایک جگہ وعظ نصیحت کرتے ہوئے خطبہ کی ابتدا اس طرح کرتے ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَعْرُوفِ مِنْ غَيْرِ رُؤْيَةٍ وَالْخَالِقِ مِنْ غَيْرِ مَنْصَبَةٍ

''اس خدا کی حمد جو دیکھے بغیر مشہور اور تھکے بغیر خالق ہے''۔ ۱۶

نوف بکالی کا بیان ہے کہ حضرت علیؑ نے کوفہ میں وعظ و نصیحت کرتے ہوئے ایک خطبہ ارشاد فرمایا جس کی ابتدا میں حمد باری کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي إِلَيْهِ مَصَائِرُ الْخَلْقِ وَعَوَاقِبُ الْأَمْرِ نَحْمَدُهُ عَلیٰ عَظِيمِ إِحْسَانِهِ وَنَيِّرِ بُرْهَانِهِ وَنَوَامِي فَضْلِهِ وَامْتِنَانِهِ حَمْداً يَكُونُ لِحَقِّهِ قَضَاءً وَلِشُكْرِهِ أَدَاءً وَإِلیٰ ثَوَابِهِ مُقَرِّباً وَلِحُسْنِ مَزِيدِهِ مُوجِباً

''تمام حمد اس اللہ کے لیے ہے جس کی طرف تمام مخلوق کی بازگشت اور ہر چیز کی

---

۱۴ خطبہ نمبر ۱۷۹ ص ۵۳۱ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین

۱۵ خطبہ نمبر ۱۷۲ ص ۳۲۷ ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی

۱۶ خطبہ نمبر ۱۸۲ ص ۴۸۴ ترجمہ علامہ رئیس اور جعفری ندوی

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

انتہائے ہم اس کے عظیم احسان روشن وواضح برھان اوراس کے لطف وکرم کی افزائش پر اس کی حمد وثناء کرتے ہیں ایسی حمد کہ جس سے اس کا حق پورا ہو اور شکر ادا ہو اور اس کے ثواب کے قریب لے جانے والی اور اس کی بخششوں کو بڑھانے والی ہو''۔ ۱۷

اس خطبہ کے دوران ایک مرتبہ پھر حمد باری ان الفاظ میں فرماتے ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْكَآئِنِ قَبْلَ اَنْ يَكُوْنَ كُرْسِيٌّ او عَرْش اَوْ سَمَآءٌ اَوْ اَرْضٌ اَوجَآنٌّ اَوْ اِنسٌ

''تمام حمد اس اللہ کے لیے ہے جو عرش وکرسی زمین وآسمان اور جن وانس سے پہلے موجود تھا'' ۱۸

حمد باری کے سلسلے میں حضرت علیؑ کا بہت سارا کلام نہج البلاغہ میں موجود ہے لیکن ہم اپنے سلسلہ کلام کو یہاں پر ختم کرتے ہیں اور دوسرے موضوعات کی طرف آتے ہیں۔

۱۷ خطبہ نمبر ۱۸۰ ص ۴۷۳ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

۱۸ خطبہ نمبر ۱۸۰ ص ۴۷۵ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

اللہ تعالیٰ کے اول ہونے کے بیان میں

خدا کے اول ہونے کا مفہوم کیا ہے؟

کیا اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ فلاں وقت سے ہے اور فلاں وقت تک ہے۔ اس بات کو حضرت علیؑ نے بڑے دلنشیں انداز میں اپنے خطبوں میں بیان فرمایا ہے۔ مثلاً نہج البلاغہ کے پہلے ہی خطبہ میں فرماتے ہیں

لَا وَقْتٌ مَعدُودٌ وَلَا اَجَلٌ مَمْدُودٌ

''نہ اس کی ابتداء کیلئے کوئی وقت ہے جسے شمار میں لایا جا سکے نہ اس کی کوئی مدت ہے جو کہیں پر ختم ہو جائے''۔ ۱

مرحوم آیت اللہ سید حبیب اللہ خوئی اس کی شرح میں لکھتے ہیں کہ:

''وہ وقت اور اجل کا خالق ہے نہ تو اس کے وجود کی کوئی ابتداء ہے نہ ہی اس کی بقا کی کوئی انتہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سی احادیث میں خدا کے بارے میں ''متیٰ'' (کب سے ہے) کے ساتھ سوال کرنے سے منع کیا گیا ہے''۔ ۲

۱ خطبہ نمبر ۱ ص ۲۲۶ ترجمہ علامہ شیخ محمد علی فاضل

۲ منہاج البراعہ شرح نہج البلاغہ جلد نمبر ۱ ص ۲۳۰

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

شیخ کلینی لکھتے ہیں:

''ایک یہودی عالم حضرت علیؑ کے پاس آیا اور عرض کی ''متی کان ربک'' آپ کا پروردگار کب سے ہے؟ آپ نے فرمایا تیری ماں تیرے غم میں روئے وہ کب نہ تھا؟ یہاں تک کہا جائے کہ وہ کب سے ہے؟ میرا پروردگار ہر پہلے سے پہلے تھا جس سے قبل کوئی چیز نہیں ہے اور ہر آخر کے آخر ہے گا جس کا کوئی آخر نہیں اور نہ اس کی کوئی حد ہے نہ اس کی انتہا کی کوئی غایت ہے، اس سے تمام ہی انتہائیں منقطع ہیں، وہ ہر انتہا کی انتہا ہے''۔ [3]

اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی نقطہ ابتداء اور انتہا نہیں ہے

حضرت علیؑ ایک خطبہ میں بیان فرماتے ہیں کہ:

اَلاَ وَّ لُ الَّذِی لَا غَایَۃَ لَہٗ فَیَنْتَھِی وَلاَآخِرَ لَہٗ فَیَنْقَضِیَ

''وہ ایسا اول ہے جس کے لیے نہ کوئی نقطۂ ابتدا ہے کہ وہ محدود ہو جائے اور نہ کوئی اس کا آخر ہے کہ وہاں وہ تمام ہو جائے''۔ [4]

دوسری جگہ ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں:

اَلاَ وَّ لُ لَا شَیءَ قَبلَہٗ وَالُاٰخِرُ لَا غَایَۃَ لَہٗ

''وہ ایسا اول ہے جس سے پہلے کچھ نہیں ہے اور ایسا آخر ہے جس کی کوئی حد معین نہیں ہے''۔ [5]

اپنے مشہور زمانہ وصیت نامہ میں اپنے فرزند امام حسن مجتبیٰ سے فرماتے ہیں:

---

[3] الکافی جلد نمبر ۱ص ۲۱۵ ترجمہ علامہ ظفر حسن امروھی طبع کراچی

[4] خطبہ نمبر ۹۴ص ۳۶۰ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین

[5] خطبہ نمبر ۸۵ص ۱۳۹ ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی

اَوَّ لُ قَبلَ الاَ شیَآ ءِ بِلاَ اَوَّ لِیَّۃِ وَ اٰخِرٌ بَعدَ الاَ شیَاءِ بِلاَنِھَایَۃِ

''وہ بغیر کسی نقطہ آغاز کے تمام چیزوں سے پہلے ہے اور بغیر کسی انتہائی حد کے سب چیزوں کے بعد ہے''۔ [6]

وہ ایسا اول ہے جس کی اولیت کی کوئی ابتداء نہیں

اللہ تعالیٰ کے اول ہونے کے بارے میں ایک خطبہ میں فرماتے ہیں:

لَیسَ لِلاَ وَّ لِیَّتِہِ ابتِدَآءٌ وَّ لَا لِلاَ ذَلِیَّتِہِ انِقِضَآءٌ

''نہ اس کی اولیت کی کوئی ابتداء ہے نہ اس کی ازلیت کی کوئی انتہا ہے''۔ [7]

ساتھ ہی فرماتے ہیں:

ھُوَ الاَ وَّ لُ لَم یَزَل وَالبَاقِي بِلاَ اَجَلٍ

''وہ ایسا اول ہے جو ہمیشہ سے ہے اور بغیر کسی مدت کی حد بندی کے ہمیشہ رہنے والا ہے''۔ [8]

بلکہ ایک خطبہ کے الفاظ اس طرح ہیں کہ:

اَلاَ وَّ لُ قَبلَ کُلِّ اَوَّ لٍ وَالاٰخِرُ بَعدَ کُلِّ اٰخِرٍ

''وہ ہر اول سے پہلے اور ہر آخر کے بعد آخر ہے''۔ [9]

اسی خطبہ میں خدا کے اول ہونے کو مزید خوبصورت انداز میں بیان فرماتے ہیں کہ:

بِاَوَّ لِیَّتِہِ وَجَبَ اَن لَا اَوَّلَ لَہٗ وَ بِاٰخِرِیَّتِہِ وَجَبَ اَن لاَ اٰخِرَ لَہٗ

''(یعنی) اس کی اولیت کے سبب سے واجب ہے کہ اس سے پہلے کوئی نہ ہو اور

---

[6] وصیت نامہ نمبر ۳۱ص ۶۹۷ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

[7]، [8] خطبہ نمبر ۱۶۱ص ۴۲۶ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

[9]، [10] خطبہ نمبر ۹۹ص ۲۹۴ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

اس کے آخر ہونے کی وجہ سے ضروری ہے کہ اس کے بعد کوئی نہ ہو''۔ ١٠
اسی بات کو ایک خطبہ میں اس طرح بیان فرماتے ہیں:

اَلاَ وَّلُ الَّذِی لَمْ یَکُنْ لَهٗ قَبْلٌ فَیَکُونَ شَیٌٔ قَبلَهٗ وَالاٰخِرُ الَّذِی لَیسَ لَهٗ بَعدٌ فَیَکُونَ شَیٌٔ بَعدَهٗ

''وہ ایسا اول ہے جس کی کوئی ابتدا نہیں ہے کہ اس سے قبل کسی چیز کا تصور کیا جا سکے اور ایسا آخر ہے جس کی کوئی انتہا نہیں کہ کوئی شے اس کے بعد ہو سکے''۔ ١١
مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اول ہونے کی بابت دیگر آئمہ اہلِ بیت کے چند ایک خوبصورت فرامین بھی نقل کیے جائیں جو انھوں نے مختلف مواقع پر ارشاد فرمائے ہیں۔

امام علیؑ بن حسینؑ اپنی ایک دعا میں فرماتے ہیں

اَلحَمدُ لِلّٰهِ الاَوَّلِ بِلاَاَوَّلٍ کَانَ قَبلَهٗ وَالاٰخِرِ بِلاٰ اٰخِرٍ یَکُونُ بَعدَهٗ

''سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جو ایسا اول ہے جس کے پہلے کوئی اول نہ تھا اور ایسا آخر ہے جس کے بعد کوئی آخر نہ ہوگا''۔ ١٢

امام محمد باقرؑ ایک سائل کے جواب میں فرماتے ہیں

شیخ صدوق لکھتے ہیں کہ نافع بن ارزق نامی شخص نے امام محمد باقرؑ سے دریافت کیا کہ مجھے بتایئے اللہ کب سے ہے تو آپ نے فرمایا:
''تو مجھے بتا کہ وہ کب سے نہ تھا تو میں تجھے بتاؤں کہ وہ کب سے ہے اس کی ذات لم یزل و لا یزال ہے، وہ فرد ہے، صمد ہے، نہ اس کی بیوی ہے اور نہ بچے''۔ ١٣

---

١١ خطبہ نمبر ۹۱ ص ۳۴۰ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین
١٢ صحیفہ سجادیہ ص ۱۰۳ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین
١٣ توحید صدوق ص ۱۲۸ طبع کراچی

آپؑ ہی سے ایک دوسرے سائل نے یہ بات دریافت کی تو آپؑ نے فرمایا:
''یہ تو اس کے لیے کہا جاتا ہے جو پہلے نہ ہو اور بعد میں ہو جائے میرا رب بغیر کسی کیفیت کے ہمیشہ ''حی'' تھا نہ وہ کسی چیز میں تھا نہ کسی چیز پر تھا اس نے اپنے لیے کوئی جگہ نہیں بنائی''۔ ١٤

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں

جب آپ سے قولِ خدا ''ھو الاول والاخر'' کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:
''وہ اول ہے کہ اس سے پہلے کوئی اول نہیں ہے اور نہ کوئی ابتدا ہے جو اس سے آگے ہو اور وہ آخر ہے بغیر انتہا کے''۔ ١٥
ایک روایت میں امام جعفر صادقؑ کے یہ الفاظ نقل ہوئے ہیں کہ

فَلاَ اَوَّلَ لِلاَ وَّ لِیَّتِهٖ

''(یعنی) وہ اول ہے مگر اس کی اولیت کی ابتدا نہیں''۔ ١٦
ہم اس بحث کا اختتام حضرت علیؑ کی ایک دعا کے ان الفاظ پر کرتے ہیں:

اَلاَ وَّلُ غَیرُ مَوصُوفٍ

''(یعنی) وہ اول ہے مگر ہر اول سے جداگانہ انداز میں''۔ ١٧

---

١٤ توحید صدوق ص ۱۳۹
١٥ توحید صدوق ص ۲۶۵
١٦ الکافی جلد نمبر ۱ ص ۲۱۵ ترجمہ مولانا ظفر حسن امروہی
١٧ صحیفہ علویہ ص ۲۹ ترجمہ سید مرتضیٰ حسین

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے کے بیان میں

اللہ تعالیٰ ایک ہے یہ بات اکثر و بیشتر ہر شخص کی زبان سے ادا ہوتی رہتی ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ سید محمد ہارون زنگی پوری لکھتے ہیں:

''وہ اس معنی میں واحد ہے کہ اس میں اجزاء نہیں پائے جاتے جنہیں عقل یا وھم یا آلات خارجیہ الگ الگ کر کے سمجھ سکیں جیسے مرکبات کی حالت ہے''۔ [1]

شیخ صدوق لکھتے ہیں

''الاحد کے معنی یہ ہیں کہ وہ اپنی ذات میں ایک ہے جو نہ حصوں والا ہے نہ اجزاء و اعضاء والا ہے''۔ [2]

پھر آگے لکھتے ہیں:

''وہ واحد ہے جس کی کوئی نظیر نہیں پس کوئی غیر اس کی وحدانیت میں شریک نہیں''۔ [3]

اللہ تعالیٰ کے واحد ہونے کو حضرت علی نے انتہائی خوبصورت انداز میں اپنے مختلف خطبات میں بیان فرمایا ہے چنانچہ ایک خطبہ میں بیان فرماتے ہیں کہ:

[1] توحید الآئمہ ص ۳۴۸ طبع کراچی

[2]، [3] توحید صدوق ص ۱۵۸، ص ۱۵۹ طبع کراچی

الاَحَدِ لاَ بِتَاوِیلِ

''وہ ایک ہے لیکن نہ ویسا جو شمار میں آئے''۔ [4]

دوسری جگہ فرماتے ہیں:

وَاحِدٌ لاَ بِعَدَدٍ

''وہ گنتی و شمار میں آئے بغیر ایک ہے''۔ [5]

اگلے خطبہ میں یہی بات اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ

لاَ یُشمَلُ بِحَدٍّ وَلاَ یُحسَبُ بِعَدٍّ

''(اللہ تعالیٰ) کسی حد میں محدود نہیں اور نہ گننے سے شمار میں آتا ہے''۔ [6]

امام ہشتم علیؑ بن موسیٰؑ فرماتے ہیں

فتح بن یزید جرجانی نے امام علی رضا سے سوال کیا کہ:

''اللہ واحد ہے اور اکیلے انسان کو بھی واحد کہتے ہیں تو کیا وحدانیت میں دونوں یکساں قرار نہ پائیں گے''۔

امام نے جواباً فرمایا:

''جس انسان کو واحد سے تعبیر کرتے ہیں وہ حقیقی معنوں میں واحد نہیں ہوتا کیونکہ اس کے اعضاء مختلف ہوتے ہیں اور اجزائی ہیئت اور رنگت بھی جدا جدا ہوتی ہے کیونکہ خون جدا چیز ہے اور گوشت جدا چیز ہے اعصاب جدا ہیں اور رگیں دوسری

[4] خطبہ نمبر ۱۵۰ ص ۳۹۷ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

[5] خطبہ نمبر ۱۸۳ ص ۴۸۸ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

[6] خطبہ نمبر ۱۸۴ ص ۴۹۵ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

چیز ہیں بال کوئی دوسری چیز ہے اور جلد الگ چیز اس کی سیاہی الگ چیز ہے اور سفیدی علیحدہ ہے لہٰذا انسان بہت ساری چیزوں کا مرکب بننے کے بعد واحد کہلاتا ہے جبکہ اللہ مرکب نہیں ہے وہ واحد ہے اور ہر لحاظ سے یکتا ہے اس کی وحدانیت میں ترکیب کارفرما نہیں اور اس میں کمی بیشی نہیں پائی جاتی''۔ ۷

امام حسن عسکری فرماتے ہیں

ایک سائل نے امام حسن عسکری سے اللہ کے واحد ہونے کے متعلق سوال کیا تو آپ نے جواباً فرمایا:

''کسی کا یہ کہنا کہ وہ واحد ہے یعنی اس کا کوئی شبیہہ ونظیر نہیں ہے بیشک ہمارا پروردگار ایسا ہی ہے یعنی اس معنی میں واحد ہے کہ اس جیسا کوئی دوسرا نہیں''۔ ۸

---

۷ مخص عیون اخبار الرضا ص ۲۱۸ تا ص ۲۲۰ جلد نمبر طبع کراچی

۸ توحید الائمہ ص ۳۴۸ مطبوعہ کراچی

اللہ تعالیٰ کے وحدہ لاشریک ہونے کے بیان میں

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ظاہراً ایک چھوٹا سا کلمہ ہے لیکن اس کی عظمت وجلالت کس قدر ہے اس بارے میں توحید صدوق'' کی ایک روایت ملاحظہ فرمائیں۔

''ابی سعید خدری روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر اسلامؐ فرماتے ہیں کہ لا الہ الا اللہ جیسا کوئی کلمہ نہ ہی میں نے اور نہ مجھ سے پہلے والوں نے کہا۔ ۱

حضرت علیؑ نے اس کلمہ کی شان وعظمت اپنے مختلف خطبات میں بیان فرمائی ہے ایک خطبہ میں اس کلمہ کی رفعت و بلندی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

أشهدُ أن لا إلٰهَ إلَّا اللّٰهُ وَحدَهُ لا شريكَ لَهُ شَهادةً مُمتحَنًا إخلاصُها مُعتقَدًا مُصاصُها نَتمسّكُ بِها أبدًا ما أبقانا ونَدّخِرُها لأهاوِيلِ ما يَلقانا.

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا دوسرا خدا نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں

---

۱ التوحید ص ۱۸ ترجمہ سید عطا محمد عابدی طبع کراچی ۲ ۳ خطبہ نمبر ۳ ص ۱۸۱ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین

نوٹ علامہ مفتی جعفر حسین اور علامہ سید ذیشان حیدر جوادی کے نسخوں میں جو خطبہ نمبر ا ہے علامہ مرزا یوسف حسین کے ترجمہ میں اس کے تین حصے کر کے تین خطبے شمار کئے گئے ہیں اس طرح ۲ ۳ مذکورہ بالا عبارتیں مرزا صاحب کے نسخہ کے مطابق چوتھے خطبہ کی ہیں جبکہ مفتی صاحب اور علامہ جوادی صاحب کے نسخوں کے مطابق یہ دوسرا خطبہ ہے۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

ایسی گواہی جس کے خلوص کا امتحان لیا جا چکا ہو اور جس کے عقیدہ کو شرک کی ہوا بھی نہ لگ سکتی ہو ہم ہمیشہ اس سے تمسک کریں گے جب تک ہمیں زندہ رکھے اور پیش آنے والے خطرات کے لیے اسے ذخیرہ کریں گے''۔ ۲

آگے فرماتے ہیں:

فَاِنَّهَا عَزِيمَةُ الايمانِ وَفَاتِحَةُ الاِحسَانِ وَمَرضَاةُ الرَّحمٰنِ وَمَدحَرَةُ الشَّيطَانِ

''کیونکہ یہی (کلمہ) ایمان کی مستحکم بنیاد اور پہلا عمل خیر اور رضا خداوندی کا ذریعہ اور شیطان کی دوری کا سبب ہے''۔ ۳

علامہ ذیشان حیدر جوادی اس کی شرح میں لکھتے ہیں:

''کلمہ لا الہ الا اللہ اسلام کی بنیاد ایمان کا امتیاز تبلیغ کا آغاز اور رسول اکرمؐ کا شعار ہے یہ کلمہ کلمہ تقوی بھی ہے اور کلمہ نجات بھی اس پر اعتماد کرنے والا کسی بھی طاقت سے نہیں ڈرتا ہے اور اس کو صدق دل سے ادا کرنے والا ہر بڑی طاقت سے ٹکرا جاتا ہے''۔ ۴

آیت اللہ سید حبیب اللہ خوئی اس کلمہ کی شرح میں لکھتے ہیں

''یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ توحید کے بارے میں ادا ہونے والے تمام کلمات سے بڑھ کر اس کلمہ (شہادت) کی قدر و قیمت اور شان و عظمت زیادہ ہے''۔ ۵

کلمہ شہادت کی شان ومنزلت بیان کرتے ہوئے حضرت علیؑ ایک خطبہ میں فرماتے ہیں کہ:

۴ حاشیہ نہج البلاغہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی ص ۳۶

۵ منہاج البراعۃ فی شرح نہج البلاغۃ ص ۵۴۳ ترجمہ علامہ محمد علی فاضل

نَشهَدُ اَن لَّا اِلٰهَ غَيرُهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ نَجِيبُهُ وَبَعِيثُهُ شَهَادَةً يُوَافِقُ فِيهَا السِّرُّ الاِعلَانَ وَالقَلبُ اللِّسَانَ.

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے اور حضرت محمدؐ اس کے بھیجے ہوئے رسول ہیں اور اس گواہی میں باطن ظاہر سے اور دل زبان سے ہم آہنگ ہے''۔ ۶

اس بات کو دوسرے انداز میں اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ:

اَشهَدُ اَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ شَهَادَةَ اِيمَانٍ وَ اِيقَانٍ وَ اِخلَاصٍ وَ اِذعَانٍ

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اس خدائے وحدہ لاشریک کے علاوہ کوئی معبود نہیں ایسا اقرار جو عین ایمان واخلاص اور فرمانبرداری ہے''۔ ۷

ایمان اور خلوص سے کلمہ شہادت کہنے کا مفہوم کیا ہے؟

بعض احادیث میں پیغمبر اسلامؐ فرماتے ہیں کہ جو شخص خلوص سے لا الہ الا اللہ کہے گا وہ جنت میں جائے گا خلوص نیت سے لا الہ الا اللہ کہنے کا مطلب کیا ہے کیونکہ ہر مسلمان اپنی طرف سے تو یہ الفاظ پورے خلوص دل سے ادا کرتا ہے لیکن اس کی تشریح بعض دوسری احادیث میں آئی ہے جیسا کہ ثواب الاعمال کی حدیث میں پیغمبر گرامیؐ فرماتے ہیں کہ:

مَن قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخلِصًا دَخَلَ الجَنَّةَ وَاِخلَاصُهُ بِهَا اَن يَحجُرَهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ

''جو خلوص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہے گا داخل بہشت ہوگا اور خلوص سے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے جس چیز کو اس کے لیے حرام قرار دیا ہے اس سے رکا رہے''۔ ۸

۶ خطبہ نمبر ۱۳۲ ص ۲۵۵ ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی

۷ خطبہ نمبر ۱۹۴ ص ۵۹۳ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین

۸ ثواب الاعمال ص ۱۴ مطبوعہ تہران توحید صدوق ص ۲۶ طبع کراچی

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

لا الہ الا اللہ کہنے کا ثواب

شہادتین کے ثواب کا ذکر کرتے ہوئے ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

نَشهَدُ اَن لا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ وَحدَہٗ لا شَرِیکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہٗ وَرَسُولُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم شَهَادَتَینِ تُصعِدَانِ القَولَ وَتَرفَعانِ العَمَلَ لا یَخِفُّ مِیزَانٌ تُوضَعَانِ فِیہِ وَلا یَثقُلُ مِیزَانٌ تُرفَعَانِ عَنهُ

''ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو وحدہ لاشریک ہے اور یہ کہ محمدؐ اس کے عبد اور رسول ہیں یہ دونوں شہادتیں (اچھی) باتوں کو اونچا اور (نیک) اعمال کو بلند کرتی ہیں جس ترازو میں یہ دونوں گواہیاں رکھ دی جائیں اس کا پلہ ہلکا نہیں ہوسکتا اور جس ترازو سے یہ دونوں اٹھالی جائیں اس کا پلہ بھاری نہیں ہوسکتا'' [۹]

آیت اللہ سید حبیب اللہ خوئی لکھتے ہیں

مرحوم آیت اللہ سید حبیب اللہ خوئی اپنی مشہور زمانہ شرح نہج البلاغہ میں احتجاج طرسی سے حضرت علیؑ کی زبانی ایک روایت نقل کرتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

''جب انسان خلوص نیت سے لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور ملائکہ کی صفیں شگفتہ ہوجاتی ہیں اور جب تیسری مرتبہ خلوص نیت سے انسان لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو یہ عرش تک پہنچ جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اس کے کہنے والے کو بخش دیا ہے۔ پھر حضرت علیؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

اِلَیہِ یَصعَدُ الکَلِمُ الطَّیِّبُ وَالعَمَلُ الصَّالِحُ یَرفَعُهٗ (فاطر نمبر ۱۰)

[۹] خطبہ نمبر ۱۱۲ص ۳۲۴ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین، خطبہ نمبر ۱۱۴ص ۴۰۰ بمطابق ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین مرحوم

''اس (خدا) کی بارگاہ تک اچھی باتیں بلند ہو کر پہنچتی ہیں اچھے کام کو وہ خود بلند فرماتا ہے یعنی جب اس کا عمل خالص ہوگا تو بلند ہوگا'' [۱۰]

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث شیخ صدوقؒ کی زبانی

شیخ صدوقؒ نے اپنی کتاب ثواب الاعمال میں حضرت ابی سعید خدری کی زبانی ایک حدیث نقل کی ہے جس کے الفاظ اس طرح ہیں:

عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم قال قال اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ لِمُوسٰی بن عمرانَ یا مُوسٰی لَو اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَعَامِرِیهِنَّ عندی وَالاَرَضِینَ السَّبعَ فِی کِفَّةٍ ولاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ فِی کِفَّةٍ مَا لَت بِهِنَّ لا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ

''حضرت ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا کہ خداوند متعال نے حضرت موسیٰ بن عمران سے فرمایا کہ اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں اور ان کے درمیان موجود تمام چیزوں کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور لا الہ الا اللہ کو دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو لا الہ الا اللہ والا حصہ جھکتا نظر آئے گا'' [۱۱]

امام علیؑ بن حسینؑ فرماتے ہیں کہ میں نے خدا کی بارگاہ میں عقیدہ توحید پیش کیا ہے

امام علی زین العابدینؑ اپنی تعلیم کردہ دعائے یوم عرفہ میں خدا کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں کہ:

فَقَد قَدَّمتُ تَوحِیدَکَ وَنَفیَ الاَضدَادِ وَالاَندَادِ وَالاَشبَاہِ عَنکَ

''(بارالہا) میں تیری وحدت و یکتائی کا عقیدہ اور یہ کہ تیرا کوئی حریف و شریک کار

[۱۰] منہاج ابراعہ شرح نہج البلاغہ ص ۵۴۷ ترجمہ مولانا محمد علی فاضل طبع

[۱۱] ثواب الاعمال ص ۸ ترجمہ سید محمد طبع قم توحید صدوق ص ۲۸ طبع کراچی

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

اور مثل ونظر نہیں ہے (تیری بارگاہ میں) پیش کیا ہے''۔ ۱۲

اور آخر میں حضرت علیؑ کے مشہور زمانہ وصیت نامہ کے الفاظ ملاحظہ ہو۔

اگر اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک ہوتا تو اس کے بھی رسول آتے

اپنے فرزند امام حسینؑ، امام حسنؑ مجتبیٰ کو وصیت کرتے ہوئے حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ:

وَاعلَم یا بُنَیَّ اَنَّهُ لَو کَانَ لِرَبِّکَ شَرِیکٌ لَا تَتکَ رُسُلُهُ وَلَرَاَیتَ اٰثَارَ مُلکِهٖ وَ سُلطَانِهٖ وَلَعَرَفتَ اَفعَالَهُ وَصِفَاتِهٖ وَلٰکِنَّهُ اِلٰهٌ وَاحِدٌ کَمَا وَصَفَ نَفسَهُ وَلَا یُضَادُّهُ فِی مُلکِهٖ اَحَدٌ.

''اے (میرے) نور نظر غور کرو اگر تمہارے پروردگار کا کوئی شریک ہوتا تو اس (شریک) کے پیغمبر بھی تمہارے پاس آتے اور اس کے ملک وسلطنت کے آثار تمہیں دکھائی دیتے اور اس کے افعال وصفات کو تم ضرور پہچان لیتے (ایسا نہیں ہے) بلکہ حق یہ ہے کہ وہ (بلا شرکت غیرے) ایک ہی خدا ہے جیسا کہ اس نے (اپنا وصف) خود بیان فرمایا ہے کہ اس کے اقتدار میں کوئی اس کا مدمقابل نہیں ہوسکتا''۔ ۱۳

ہم اس وصیت نامہ کے الفاظ کے ساتھ ہی اس بحث کا اختتام کرتے ہیں۔

---

۱۲ صحیفہ سجادیہ ص ۳۵۹ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین طبع لاہور

۱۳ نہج البلاغہ حصہ دوم ص ۲۹، ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین مرحوم

اللہ اکبر کے معنی
اللہ تعالیٰ کے بڑا ہونے سے کیا مراد ہے

اللہ تعالیٰ کے بڑا ہونے کا کیا مطلب ہے وہ کس کس سے بڑا ہے اور کس طرح بڑا ہے اس بات کو حضرت علیؑ اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ:

لَیسَ بِذِی کِبَرٍ امتَدَّت بِهِ النِّهَایَاتُ فَکَبَّرَتهُ تَجسِیماً وَلَا بِذِی عِظَمٍ تَنَاهَت بِهِ الغَایَاتُ فَعَظَّمَتهُ تَجسِیداً بَل کَبُرَ شَاناً وَ عَظُمَ سُلطَاناً

''(یعنی) وہ اس اعتبار سے بڑا نہیں ہے کہ اس کے اطراف نے پھیل کر اس کے جسم کو بڑا بنا دیا ہے اور نہ ایسا عظیم ہے کہ اس کی جسامت زیادہ ہو اور اس نے اس کے جسد کو عظیم بنادیا ہو بلکہ وہ اپنی شان میں کبیر اور اپنی سلطنت میں عظیم ہے''۔ ۱

شیخ صدوقؒ لکھتے ہیں کہ

''ایک شخص نے امام جعفر صادقؑ کے سامنے اللہ اکبر کہا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کس چیز سے بڑا ہے اس نے کہا ہر ایک شے سے تو امام جعفر صادقؑ نے فرمایا تو نے اس کو محدود کر دیا۔ اس آدمی نے کہا میں کس طرح کہوں تو آپ نے فرمایا کہ اللہ بڑا ہے اس سے کہ اس کا وصف بیان کیا جائے''۔ ۲

---

۱ خطبہ نمبر ۱۸۵ ص ۳۵۷ ترجمہ سید ذیشان حیدر جوادی

۲ توحید صدوق ص ۲۶۴ ترجمہ سید عطا محمد عابدی طبع کراچی

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

شیخ یعقوب کلینیؒ لکھتے ہیں کہ

''امام نے اس سائل سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کس چیز سے بڑا ہے اس نے جواب دیا ہر شے سے امام نے فرمایا جب اس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی اس وقت وہ ہر شے سے بڑا کیسے ہوا سائل نے کہا پھر وہ کیا ہے امام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر ہے کہ اس کا وصف بیان کیا جائے''۔ [۳]

اللہ تعالیٰ کتنا قریب اور کتنا بلند ہے

ارشاد باری ہے کہ ہم انسان کی رگ گردن سے زیادہ قریب ہیں لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ انسان جب اللہ تعالیٰ سے کوئی التجا کرتا ہے تو اس کی نگاہ بے ساختہ آسمان کی طرف اٹھ جاتی ہے جس کا ظاہراً مطلب یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات آسمانوں میں ہے اب اصل حقیقت کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے قریب اور بصید ہونے کی اصل صورت کیا ہے اس بات کو حضرت علیؑ اپنے ایک خطبہ میں اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ:

سَبَقَ فِي الْعُلُوِّ فَلاَ شَيْءَ اَعلىٰ مِنهُ وَقَرُبَ فِي الدُّنُوِّ فَلا شَيْءَ اَقرَبُ مِنهُ فَلا اِستِعلاؤُهُ بَاعَدَهُ عَن شَيءٍ مِن خَلقِهِ وَلَا قُربُهُ سَاوَاهُم فِي لمَكَانِ بِهِ .

''وہ اتنا بلند و برتر ہے کہ کوئی چیز اس سے بلند تر نہیں ہوسکتی اور اتنا قریب سے قریب تر ہے کہ کوئی شے اس سے قریب تر نہیں ہے اور نہ اس کی بلندی نے اسے مخلوقات سے دور کر دیا ہے اور نہ اس کے قرب نے اسے دوسروں کی سطح پر لاکر ان کے برابر کر دیا ہے''۔ [۴]

---

[۳] الکافی جلد نمبر ا ص ۱۸۷ اتر جمہ سید ظفر حسن امروھی طبع کراچی
[۴] خطبہ نمبر ۴۹ ص ۱۹۲ اتر جمہ علامہ مفتی جعفر حسین مرحوم

دوسرے خطبہ میں فرماتے ہیں کہ:

لَمْ يَحلُل فِي الاَشيَآءِ فَيُقَالُ هُوَ فِيهَا كَآئِنٌ وَلَم يَنأَ عَنهَا فَيُقَالُ هُوَ مِنهَا بَائِنٌ .

''(یعنی) وہ چیزوں میں سمایا ہوا نہیں کہ یہ کہا جائے کہ وہ ان کے اندر ہے اور نہ ان سے دور ہے کہ یہ کہا جائے کہ وہ ان سے الگ ہے'' [۵]

ذعلب یمنی نامی شخص کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

قَرِيبٌ مِنَ الاَشيَآءِ غَيرُ مَلاَمِسٍ بَعِيدٌ مِنهَا غَيرُ مُبَايِنٍ .

''یعنی وہ ہر چیز سے قریب ہے لیکن جسمانی اتصال کے طور پر نہیں وہ ہر شے سے دور ہے مگر الگ نہیں''۔ [۶]

ایک خطبہ میں بڑے دلنشیں انداز میں بیان فرماتے ہیں کہ:

قَرُبَ فَنَائَ وَعَلَا فَدَنَا وَظَهَرَ فَبَطَنَ وَبَطَنَ فَعَلَنَ وَدَانَ وَلَم يُدَن

''وہ قریب ہوکر بھی دور ہے اور بلند ہوکر بھی نزدیک ہے اور ظاہر ہوکر بھی پوشیدہ ہے اور پوشیدہ ہوکر بھی ظاہر ہے وہ جزا دیتا ہے لیکن اسے جزا نہیں دی جا سکتی''۔ [۷]

ایک عیسائی عالم کا حضرت علیؑ سے پوچھنا کہ خدا کہاں ہے اور آپ کا جواب

عیسائیت کے ایک بہت بڑے عالم نے حضرت علیؑ سے پوچھا کہ خدا کہاں ہے آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ:

''اللہ تعالیٰ اس جگہ ہے وہ اس جگہ ہے وہ اوپر ہے وہ نیچے ہے اور ہم پر احاطہ

---

[۵] خطبہ نمبر ۶۵ ص ۲۹۹ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین
[۶] خطبہ نمبر ۱۷۷ ص ۴۶۹ ترجمہ مفتی جعفر حسین مرحوم
[۷] خطبہ نمبر ۱۹۵ ص ۴۰۸ ص ۴۰۹ ترجمہ سید ذیشان حیدر جوادی مرحوم

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

کیے ہوئے ہے اور ہر جگہ ہمارے ساتھ ہے اور یہی معنی ہیں جن سے متعلق خدا فرماتا ہے کہ تین افراد آپس میں سرگوشی نہیں کرتے مگر یہ کہ خدا ان کا چوتھا ہوتا ہے''۔ ۸

امام موسیٰ کاظمؑ کے سامنے ان لوگوں کا تذکرہ ہوا جو کہتے ہیں کہ خدا ساتویں آسمان سے پہلے آسمان کی طرف اترتا ہے تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ:

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنزِلُ وَلَا یَحتَاجُ اِلیٰ اَن یَنزِلَ اِنَّمَا مَنظِرُهُ فِی القُربِ وَالبُعدِ سِوَاءٌ لَم یَبعُد مِنهُ قَرِیبٌ وَلَم یَقرُب مِنهُ بَعِیدٌ وَلَم یَحتَج اِلیٰ شَیءٍ بَل یُحتَاجُ اِلَیهِ وَهُوَ ذُوالطَّولِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ العَزِیزُ الحَکِیمُ.

''اللہ تعالیٰ (ایک آسمان سے دوسرے پر) نہ اترتا ہے نہ اسے اترنے کی ضرورت ہے بلحاظ منظر اس کے لیے نزدیک و دور برابر ہے نہ قریب اس سے دور ہے نہ بعید اس سے قریب ہے وہ کسی کا محتاج نہیں بلکہ ہر شے اس کی محتاج ہے وہ صاحب قوت ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عزیز حکیم ہے''۔ ۹

شیخ صدوقؒ کا بیان:

''شیخ صدوق'' لکھتے ہیں کہ قریب کے معنی مجیب (قبول کرنے والا) کے ہیں اس کی تائید ارشاد الٰہی کر رہا ہے:

فَاِنِّی قَرِیبٌ اُجِیبُ دَعوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ.

(پس میں ان کے قریب ہوں جب کوئی مجھ سے دعا مانگتا ہے تو میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں البقرہ۔۱۸۶)

---

۸ تفسیر نور الثقلین جلد نمبر ۵ ص ۲۵۹ عربی تفسیر نمونہ جلد نمبر ۲۳ ص ۳۰۷ طبع قدیم
۹ الشافی ترجمہ اصول کافی جلد نمبر ۱ ص ۱۹۷ طبع کراچی

اور اس کے دوسرے معنی یہ ہیں کہ وہ دلوں کے وسوسوں کا عالم ہے اور اس کے اور ان کے وسوسوں کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہے اور نہ کوئی فاصلہ ہے اور اس کی تائید ارشاد ربانی سے ہو رہی ہے کہ:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ. (سورہ ق۔۱۶)

''اور بے شک ہم نے انسان کو خلق کیا ہے اور جو وسوسے اس کے دل میں پیدا ہوتے ہیں ہم ان کو جانتے ہیں اور ہم ان کی شہ رگ سے زیادہ قریب ہیں، پس وہ بغیر چھوئے اور ملے ہوئے قریب ہے اور اپنی مخلوق سے بغیر کسی راستہ اور دوری کے جدا و مختلف ہے بلکہ وہ باہم خلط ملط ہونے سے جدا ہے''۔ ۱۰

دُعائے مشلول میں حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ

یَا جَارَ مَن لَا جَارَ لَهٗ یَا جَارِیَ اللَّصِیق

''اے بے پڑوسی کے پڑوسی اے میرے قریب ترین پڑوسی'' ۱۱

اسی طرح اپنی تعلیم کردہ دوسری دعا میں فرماتے ہیں کہ:

هُوَ فِي عُلُوِّهٖ دَانٍ وَفِي دُنُوِّهٖ عَالٍ.

''یعنی وہ بلندیوں کے باوجود قریب اور قریب ہوتے ہوئے بہت بلند ہے'' ۱۲

اور دعائے صباح میں فرماتے ہیں

یَامَن قَرُبَ مِن خَوَاطِرِ الظُّنُونِ وَبَعُدَ عَن مُلَاحَظَةِ العُیُونِ

---

۱۰ توحید صدوق ص ۲۷ طبع کراچی
۱۱ صحیفہ علویہ ص ۴۸ ترجمہ علامہ سید مرتضیٰ حسین مرحوم طبع لاہور
۱۲ صحیفہ علویہ ص ۱۳۱

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

''(یعنی) اے وہ کہ جو خیالات کے تصور سے قریب اور آنکھوں کے مشاہدے سے دور ہے''۔ [13]

ذات باری کی کیفیت کے بارے میں کلام کرنے کی ممانعت

ایک شخص نے حضرت علیؑ سے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات اس طرح بیان فرمائیں کہ ایسا معلوم ہو جیسے ہم اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اس پر حضرت غضبناک ہو گئے اور ایک طویل خطبہ دیا جو ''خطبہ اشباح'' کے نام سے مشہور ہے اور حضرت امیر المومنینؑ کے بلند پایہ خطبوں میں شمار ہوتا ہے۔ اس میں ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

فَانظُر اَیُّهَا السَّآئِلِ فَمَا دَلَّکَ القُرانُ عَلَیهِ مِن صِفَتِهِ فَا ئتَمَّ بِهِ وَاستَضِیُٔ بِنُورِ هِدَایَتِهِ وَکَلَّفَکَ الشَّیطَانُ عِلمَهُ مِمَّا لَیسَ فِی الکِتٰبِ عَلَیکَ فَرضُهُ وَلَا فِي سُنَّةِ النَّبِيّ صَلیَّ اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّم وَآئِمَّهِ الهُدیٰ اَثَرُهُ فَکِل عِلمَهُ اِلیٰ اللّٰهِ سُبحَانَهُ فَاِنَّ ذَلِکَ مُنتَهیٰ حَقِّ اللّٰهِ عَلَیکَ.

''صفات خدا کے بارے میں سوال کرنے والے (دیکھ) قرآن مجید نے جن صفات کی نشاندہی کی ہے انہی کا اتباع کرو اور اسی کے نور ہدایت سے روشنی حاصل کرو اور جس علم کی طرف شیطان متوجہ کرے اور اس کا کوئی فریضہ نہ کتاب الٰہی میں موجود ہو نہ سنت پیغمبرؐ اور ارشادات آئمہ ھدیٰ میں تو اس کا علم پروردگار کے حوالے کر دو کہ یہی (تم پر) اس کے حق کی آخری حد ہے''۔ [14]

[13] صحیفہ علویہ ص 151
[14] خطبہ نمبر۹۱ ص۱۶۳ ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی مرحوم

ذات خداوندی اور صفات خداوندی کا کھوج لگانے سے اس لیے منع کیا گیا ہے کہ یہ انسان کے بس کا روگ ہی نہیں اس ذات باری کے متعلق حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ:

فَتَبَارَکَ اللّٰهُ الَّذِی لَا یَبلُغُهُ بُعدُ الهِمَمِ وَلَا یَنَالُهُ حَدسُ الفِطَنِ.

''یعنی بابرکت ہے وہ خدا جس کی ذات تک بلند پرواز ہمتوں کی رسائی نہیں اور نہ عقل و فہم کی قوتیں اسے پاسکتی ہیں''۔ [15]

ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

اَلبَاطِنُ بِجَلَالِ عِزَّتِهِ عَن فِکرِ الُتوَهِّمِینَ

''(اللہ تعالیٰ) اپنے جلال عظمت کی وجہ سے وہم و گمان دوڑانے والوں کے فکر و اوہام سے پوشیدہ ہے''۔ [16]

حضرت علیؑ سے ایک مرتبہ سوال کیا گیا کہ توحید کیا ہے تو آپ نے اس کا مختصر جواب اس طرح دیا کہ:

اَلتَّوحِیدُ اَن لَا تَتَوَهَّمَهُ

''توحید یہ ہے کہ اسے اپنے وہم و تصور کا پابند نہ بناؤ'' [17]

ایک خطبہ میں انتہائی عاجزانہ انداز میں اللہ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں کہ:

فَلَسنَا نَعلَمُ کُنهَ عَظمَتِکَ اِلَّا اَنَّا نَعلَمُ اَنَّکَ حَیٌّ قَیُّومٌ لَا تَاخُذُکَ سِنَةٌ وَّلَا نَومٌ لَم یَنتَهِ اِلَیکَ نَظَرٌ وَّلَم یُدرِکُکَ بَصَرٌ اَدرَکتَ الاَبصَارَ وَاَحصَیتَ الاَعمَارَ

''(یعنی) ہم تیری عظمت کی حقیقت سے باخبر نہیں ہیں لیکن یہ جانتے ہیں کہ تو

[15] خطبہ نمبر۹۲ ص۲۸۳ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین مرحوم
[16] خطبہ نمبر۲۱۱ ص۵۸۷ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین مرحوم
[17] نہج البلاغہ حصہ سوم حکمت نمبر۴۷۰ ص۹۵۵ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین مرحوم

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

ہمیشہ زندہ ہے اور ہر شے تیرے ارادے سے قائم ہے تیرے لئے نہ نیند ہے اور نہ اونگھ اور نہ کوئی نظر تجھ تک پہنچ سکتی ہے اور نہ کوئی نگاہ تیرا ادراک کر سکتی ہے تو نے تمام نگاہوں کا ادراک کر لیا ہے اور عمروں کو شمار کر لیا ہے''۔ ۱۸

اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق بحث سے بچنے کا حکم

امام محمد باقر فرماتے ہیں کہ:

''تم ہر شے کے بارے میں ایک دوسرے سے کلام کرو مگر اللہ تعالیٰ کے بارے میں گفتگو نہ کرو''۔ ۱۹

دوسری روایت میں فرماتے ہیں کہ:

''تم لوگ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے بارے میں گفتگو کرو اور اللہ تعالیٰ (کی ذات) کے بارے میں بحث نہ کرو کیونکہ اللہ کے بارے میں بحث حیرت و تحیر میں زیادتی کا سبب ہوتی ہے''۔ ۲۰

ایک روایت میں امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''تم اللہ کی عظمت کے بارے میں جو چاہو ذکر کرو مگر اس کی ذات کے بارے میں بحث نہ کرو اس لیے کہ تم جو کچھ بھی اس کے بارے میں بیان کرو گے وہ اس سے عظیم تر ہے''۔ ۲۱

یہ اصول کافی میں ایک پورا باب ہے جس میں خدا کی کیفیت میں کلام کرنے کی ممانعت وارد ہوئی ہے امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ:

مَن نظر فِی اللہِ کیف ھُوَ ھَلَکَ

---

۱۸ خطبہ نمبر ۶۰ ص ۲۹۶ ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی مرحوم
۱۹، ۲۰، ۲۱ توحید صدوق ص ۳۔۳۷ ص ۳۷۴ طبع کراچی

''جس نے اللہ کی کیفیت میں غور کیا ہلاک ہوا''۔ ۲۲

امام محمد باقر فرماتے ہیں کہ:

اِیَّاکُم وَالتَّفکُّرَ فِي اللّٰہِ وَلٰکِن اِذا اَرَدتُم اَن تَنظُرُوا اِلیٰ عَظمَتِہِ فَانظُرُوا اِلیٰ عَظِیمِ خَلقِہِ

''(یعنی) اللہ تعالیٰ کے بارے میں تفکر سے بچو لیکن اگر تم چاہتے ہو کہ اس کی عظمت پر غور کرو تو اس کی عظیم مخلوق کو دیکھو''۔ ۲۳

امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ:

فَاِذَا انتَھَی الکَلَامُ اِلَی اللّٰہِ فَاَمسِکُوا

''یعنی جب کلام کی انتہا خدا کی طرف ہو تو خاموش ہو جاؤ''۔ ۲۴

ایک دفعہ امام محمد باقر سے صفات باری کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر فرمایا کہ:

''بلند مرتبت ہے خدا بلند مرتبت ہے خدا جس نے اس کی ذات کو معلوم کرنا چاہا وہ ہلاک ہوا''۔ ۲۵

اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلالت کا بیان

ذعلب یمنی نامی شخص کے سوال کے جواب میں عظمت باری کے متعلق فرماتے ہیں کہ:

تَعنُو الوُجُوہُ لِعَظمَتِہِ وَتَجِبُ القُلُوبُ مِن مَخَافَتِہِ

---

۲۲ الشافی ترجمہ اصول کافی جلد نمبر ۱ ص ۱۵۳
۲۳ الشافی ترجمہ اصول کافی جلد نمبر ۱ ص ۱۵۴
۲۴ الشافی ترجمہ اصول کافی جلد نمبر ۱ ص ۱۵۳
۲۵ الشافی ترجمہ اصول کافی جلد نمبر ۱ ص ۱۵۵ طبع کراچی

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

''تمام چہرے اس کی عظمت کے سامنے ذلیل وخوار ہیں اور تمام قلوب اس کے خوف سے لرز رہے ہیں''۔ ۲۶؎

دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ:

خَضَعَتِ الاَشْیَاءُ لَهُ وَ ذَلَّت مُستَکِینَةً لِعَظَمَتِهِ لَا تَستَطِیعُ الهَرَبَ مِن سُلطَانِهِ اِلیٰ غَیرِهِ فَتَمتَنِعَ مِن نَفعِهِ وَ ضَرِّهِ وَلَا کُفؤَ لَهُ فَیُکَافِئَهُ وَلَا نَظِیرَ لَهُ فَیُسَاوِیَهُ

''تمام چیزیں اس کی عظمت و بزرگی کے آگے ذلیل وخوار ہیں اور اس کی سلطنت (کی وسعتوں) سے نکل کر کسی اور جانب بھاگ جانے کی ہمت نہیں رکھتیں اور اس کے جود وعطاء سے (بے نیاز) اور اس کی گرفت سے اپنے کو محفوظ سمجھ لیں نہ اس کا کوئی ہمسر ہے جو اس کے برابر اتر سکے نہ اس کی کوئی مثل ونظیر ہے جو اس سے برابری کر سکے''۔ ۲۷؎

کائنات کی ہر چیز اس کے سامنے سجدہ ریز ہے

اللہ تعالیٰ کی عظمت بیان کرتے ہوئے ایک خطبہ میں فرماتے ہیں کہ:

فَتَبَارَکَ اللّٰهُ الَّذِی یَسجُدُ لَهُ مَن فِي السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ طَوعاً وَّکَرهاً وَ یَعنُو لَهُ خَدّاً وَّ وَجهاً وَیُلقِی اِلَیهِ بِالطَّاعَةِ سِلمًا وَضَعفًا وَیُعطِی لَهُ القِیَادَ رَهبَةً وَخَوفًا

''(یعنی) پاک ہے وہ ذات کہ جس کے سامنے آسمان زمین میں جو کوئی بھی ہے خوشی یا مجبوری سے ہر صورت سجدہ میں گرا ہوا ہے اور اس کے لیے رخسار اور چہرے

۲۶؎ خطبہ نمبر ۱۷۹ص ۳۴۱ ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی مرحوم

۲۷؎ خطبہ نمبر ۱۸۴ص ۴۹۸ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین مرحوم

کو خاک پر مل رہا ہے اور عجز وانکسار سے اس کے آگے سرنگوں ہے اور خوف و دہشت سے اپنی ڈور اسے سونپے ہوئے ہے''۔ ۲۸؎

اللہ تعالیٰ ہر شے پر غالب ہے

اس بارے میں ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

هُوَ الظَّاهِرُ عَلَیهَا بِسُلطَانِهِ وَعَظَمَتِهِ وَهُوَ البَاطِنُ لَهَا بِعِلمِهِ وَ مَعرِفَتِهِ وَالعَالِي عَلیٰ کُلِّ شَیءٍ مِنهَا بِجَلَالِهِ وَعِزَّتِهِ وَلَا یُعجِزُهُ شَیءٌ مِنهَا طَلَبَهُ وَلَا یَمتَنِعُ عَلَیهِ فَیَغلِبَهُ وَلَا یَفُوتُهُ السَّرِیعُ مِنهَا فَیَسبِقَهُ وَلَا یَحتَاجُ اِلیٰ ذِی مَالٍ فَیَرزُقُهُ.

''وہ ہر شے پر اپنی عظمت وسلطنت کی بنا پر غالب ہے اور اپنے علم وعرفان کی بنا پر اندر تک کی خبر رکھتا ہے جلال وعزت کی بنا پر ہر شے سے بلند وبالا ہے اور کسی شے کو طلب کرنا چاہے تو کوئی شے اسے عاجز نہیں کر سکتی اور اس سے انکار نہیں کر سکتی کہ اس پر غالب آ جائے تیزی دکھانے والے اس سے بچ کر آگے نہیں جا سکتے وہ کسی صاحب ثروت کی روزی کا محتاج نہیں ہے''۔ ۲۹؎

ایک خطبہ میں فرماتے ہیں کہ:

اَلحَمدُ لِلّٰهِ الفَاشِی حَمدُهُ وَالغَالِبُ جُندُهُ وَالمُتَعَالِی جَدُّهُ.

''تمام حمد اس اللہ کے لیے ہے جس کی حمد ہمہ گیر ہے جس کا لشکر غالب اور عظمت وشان بلند ہے''۔ ۳۰؎

۲۸؎ خطبہ نمبر ۱۸۳ص ۴۹۲ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

۲۹؎ خطبہ نمبر ۱۸۶ص ۳۶۵ ترجمہ سید ذیشان حیدر جوادی

۳۰؎ خطبہ نمبر ۱۸۹ص ۵۱۱ ترجمہ مفتی جعفر حسین

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

عزت و کبریائی صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے

علامہ سید ذیشان حیدر جوادی اپنی شرح نہج البلاغہ میں لکھتے ہیں:

''انسان اگر غور کرے تو اس حقیقت کا ادراک کر سکتا ہے کہ عزت اور کبریائی کمال کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ جس کے پاس کمال نہیں ہے اس کے پاس کبریائی کا تصور ایک جنون اور دیوانگی کے علاوہ کچھ نہیں ہے اس بنیاد پر عزت اور کبریائی صرف پروردگار کے لیے ہے کہ کمال مطلق اس کی ذات کے لیے ہے اور اس کے علاوہ کوئی اس کمال کا حقدار نہیں ہے۔ جس کے پاس یہ کمال ہے وہ اس کا کرم اور احسان ہے ورنہ مخلوق ذاتی اعتبار سے عدم محض ہے۔ جس کو خالق نے وجود لباس سے آراستہ کر دیا ہے تو اب لباس وجود مخلوق کے لیے ضرور ہے لیکن لباس عزت و کبریائی صرف خالق کے لیے ہے''۔ ۳۱

چنانچہ حضرت علی اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کا اظہار اس طرح کرتے ہیں کہ:

اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی لَیسَ العِزَّ وَالکِبرِیَآءَ وَاختَارَ ھُمَا لِنَفسِہٖ دُونَ خَلقِہٖ وَجَعَلَھُمَا حِمیً وَحَرَمًا عَلٰی غَیرِہٖ وَاصطَفَا ھُمَا لِجَلَالِہٖ وَجَعَلَ اَلعَنَۃَ عَلٰی مَن نَازَعَہٗ فِیھِمَا مِن عِبَادِہٖ۔

''تمام حمد اس اللہ کے لیے ہے جو عزت و کبریائی کی ردا اوڑھے ہوئے ہے اور جس نے ان دونوں صفتوں کو بلاشرکت غیرے اپنی ذات کے لیے مخصوص کیا ہے اور دوسروں کے لیے ممنوع اور ناجائز قرار دیتے ہوئے صرف اپنے لئے انھیں منتخب کیا ہے اور اس کے بندوں میں سے جو ان صفتوں میں اس سے ٹکر لے اس پر لعنت کی ہے''۔ ۳۲

جناب مالک اشتر نخعی کو مصر کا گورنر مقرر کیا تو ان کے لیے اپنا مشہور زمانہ وصیت

۳۱ حاشیہ نہج البلاغہ ص ۳۷۸ از علامہ سید ذیشان حیدر جوادی
۳۲ خطبہ نمبر ۱۹۰ ص ۵۱۴ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

نامہ تحریر فرمایا جس میں انھیں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

لَا تَنصِبَنَّ نَفسَکَ لِحَربِ اللّٰہِ فَاِنَّہٗ لَا یَدَیٰ لَکَ بِنِقمَتِہٖ وَلَا غِنیٰ بِکَ عَن عَفوِہٖ وَ رَحمَتِہٖ

''خبردار اللہ سے مقابلہ کے لیے نہ اترنا اس لیے کہ اس کے غضب کے سامنے تم بے بس ہو اور اس کے عفو و رحمت سے تم بے نیاز نہیں ہو سکتے''۔ ۳۳

ایک خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلالت کے ذکر میں فرماتے ہیں کہ:

اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَظھَرَ مِن اٰثَارِ سُلطَانِہٖ وَجَلَالِ کِبرِیَائِہٖ مَا حَیَّرَ مُقَلَ العُیُونِ مِن عَجَائِبِ قُدرَتِہٖ وَرَدَعَ خَطَرَاتِ ھَمَا ھِمِ النُّفُوسِ عَن عِرفَانِ کُنہِ صِفَتِہٖ

''ساری تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے اپنی سلطنت کے آثار اور کبریائی کے جلال کو اس طرح نمایاں کیا ہے کہ عقلوں کی نگاہیں عجائب قدرت سے حیران ہو گئی ہیں اور نفوس کے تصورات و افکار اس کے صفات کی حقیقت کے عرفان سے رک گئے ہیں''۔ ۳۴

ایک جگہ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

عَزِیزُ الجُندِ عَظِیمُ المَجدِ

''یعنی اللہ تعالیٰ بڑے لاؤ لشکر والا اور بڑی شان والا ہے''۔ ۳۵

ہم اس فصل کا اختتام امام المتقین کی جناب حارث ہمدانی کو کی گئی نصیحت پر کرتے ہیں جس کے الفاظ اس طرح ہیں کہ:

وَعَظِّمِ اسمَ اللّٰہِ اَن تَذکُرَہٗ اِلَّا عَلٰی حَقٍّ

''دیکھو اللہ کی عظمت کے پیش نظر حق بات کے علاوہ اس کے نام کی قسم نہ کھاؤ''۔ ۳۶

۳۳ نہج البلاغہ حصہ دوم عہد نامہ نمبر ۵۳ ص ۷۴۵ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین
۳۴ خطبہ نمبر ۱۹۵ ص ۴۰۶، ۴۰۷ ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی
۳۵ خطبہ نمبر ۱۸۸ ص ۵۰۸ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین
۳۶ مکتوب نمبر ۶۹ حصہ دوم ص ۷۹۳ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ازلی وابدی ہے

اس کائنات میں اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ایسی ہے جو ازل سے ہے اور جب کچھ نہ رہے گا تو اس وقت بھی صرف ذات خدا باقی رہے گی اس سلسلے میں امام المتقین حضرت علیؑ فرماتے ہیں:

اَنتَ الا بَدُ لَا اَمَدَ لَکَ وَاَنتَ الْمُنتَهٰی لَا محیصَ عَنکَ وَاَنتَ الموعِدُ لَا مَنجاءَ مِنکَ اِلَّا اِلَیکَ

''(بارالہا) تو قدیم ہے ازلی ہے تیری کوئی حد نہیں اور تو ہی آخری منزل ہے تجھ سے بھاگ کر جانے کی کوئی جگہ نہیں تو ہی سب کی وعدہ گاہ ہے تیرے عذاب سے بچ کر جانے کی کوئی جگہ نہیں سوا تیری رحمت کی طرف جانے کے۔'' [1]

ایک خطبہ کے الفاظ اس طرح ہیں کہ:

سَبَقَ الاَوقَاتَ کَونُهُ وَالعَدَمَ وُجُودُهُ وَالابتدَآءَ اَزَلُهُ

''اس کی ہستی زمانہ سے پیشتر اس کا وجود عدم سے سابق اور اس کی ہمیشگی نقطہ آغاز سے بھی پہلے ہے'' [2]

جب کوئی باقی نہ رہے گا تو اللہ تعالیٰ کی ذات باقی ہوگی

ذات باری کے ابدی ہونے کے بیان میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

---

1. خطبہ نمبر ۱۰۹ ص ۳۸۴ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین
2. خطبہ نمبر ۱۸۴ ص ۴۹۴ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

وَاِنَّ اللّٰهَ سُبحَانَهُ یَعُودُ بَعدَ فَنَاءِ الدُّنیَا وَحدَهُ لَا شَیَٔ مَعَهُ کَمَا کَانَ قَبلَ ابتِدَائِهَا کَذٰلِکَ یَکُونُ بَعدَ فَنَائِهَا بِلَا وَقتٍ وَلَا مَکَانٍ وَلَا حِینٍ وَلَا زَمَانٍ

''اور یقیناً دنیا کے فنا ہو جانے کے بعد خدائے وحدہ لاشریک اکیلا ہوگا اس کے ساتھ کوئی شے نہ ہوگی جیسا کہ دنیا کی خلقت سے پہلے اکیلا تھا اس طرح اس کے فنا ہو جانے کے بعد وقت و مکان عہد و زمانہ کے بغیر (فقط خدا) ہوگا''۔ [3]

پھر ساتھ ہی فرماتے ہیں کہ:

عُدِمَتْ عِندَ ذٰلِکَ الاٰجَالُ وَالاَوقَاتُ وَزَالَتِ السِّنُونَ وَالسَّاعَاتُ فَلَا شَیْءَ اِلَّا الوَاحِدُ القَهَّارُ الَّذِی اِلَیهِ مَصِیرُ جَمِیعِ الاُمُورِ.

''اس وقت مدتیں اوقات سال گھڑیاں سب نیست و نابود ہو جائیں گے سوائے اس خدائے واحد قہار کے جس کی طرف ہر امر کی بازگشت ہے''۔ [4]

اور اپنی تعلیم کردہ مشہور زمانہ دعائے کمیل میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

وَبِوَجهِکَ البَاقِی بَعدَ فَنَآءِ کُلِّ شَیءٍ

''اور (اے خدا) ہر چیز کے فنا ہو جانے کے بعد فقط تیری ذات باقی رہے گی''۔ [5]

---

3. خطبہ نمبر ۱۸۵ ص ۵۵۴ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین
4. خطبہ نمبر ۱۸۵ ص ۵۵۴ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین
5. دعائے کمیل ص ۱

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

اللہ تعالیٰ کی صفات کا احاطہ کرنا ممکن نہیں

اللہ تعالیٰ کی صفات کا احاطہ کرنا انسان کے لیے ممکن ہی نہیں ہے۔ نہج البلاغہ کے شارح علامہ سید ذیشان حیدر جوادی خطبہ نمبر ۸۵ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ اس میں امام المتقین نے آٹھ صفات باری کا ذکر فرمایا ہے۔ مثلاً وہ ایک ہے، اول ہے، آخر ہے وغیرہ لیکن ایک ہے تو کس طرح اول ہے تو کس طرح اور کس سے اول ہے، آخر ہے تو کس طرح اللہ تعالیٰ کی صفات ایسی ہیں جن تک انسانی عقل کی رسائی نہیں اسی خطبہ میں حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ:

لَا تَقَعُ الْاَوْهَامُ لَهُ عَلٰى صِفَةٍ وَلَا تَعْقِدُ الْقُلُوبُ مِنْهُ عَلٰى كَيْفِيَّةٍ

''وہم و گمان اس کی کسی صفت کا اندازہ نہیں کر سکتے اور نہ اس کی کیفیت کا ادراک ممکن ہے۔'' [1]

دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ:

مَنْ وَصَفَهُ فَقَدْ حَدَّهُ وَمَنْ حَدَّهُ فَقَدْ عَدَّهُ وَمَنْ عَدَّهُ فَقَدْ اَبْطَلَ اَزَلَهُ وَمَنْ قَالَ كَيْفَ فَقَدِ اسْتَوْصَفَهُ وَمَنْ قَالَ اَيْنَ فَقَدْ حَيَّزَهُ

''جس نے (ذات کے علاوہ) اس کے لیے صفات تجویز کیے اس نے اس کی حد بندی کر دی اور جس نے اسے محدود خیال کیا وہ اسے شمار میں آنے والی چیزوں کی قطار میں

[1] خطبہ نمبر ۸۵ص ۳۲۸ ترجمہ مرزا یوسف حسین

لے آیا اور جس نے اسے شمار کے قابل سمجھ لیا اس نے اس کی قدامت (یعنی ازلی ہونے) ہی سے انکار کر دیا اور جس نے یہ کہا کہ وہ کیسا ہے وہ اس کے لیے (الگ سے) صفتیں ڈھونڈنے لگا اور جس نے یہ کہا کہ وہ کہاں ہے اس نے اسے کسی جگہ میں محدود سمجھ لیا''۔ [2]

ایک خطبہ میں صفات باری کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

فَاِنَّمَا يُدْرَكُ بِالصِّفَاتِ ذَوُو الْهَيْئَاتِ وَالْاَدَوَاتِ وَمَنْ يَنْقَضِي اِذَا بَلَغَ اَمَدَ حَدِّهِ بِالْفَنَاءِ

''یاد رکھو صفات کے ذریعے اس کا ادراک ہوتا ہے جس کی شکل و صورت ہوتی ہے اور جس کے اعضاء و جوارح ہوتے ہیں اور جو اپنی آخری حد پر پہنچ کر ختم ہو جاتا ہے''۔ [3]

حواس اسے چھو نہیں سکتے تصورات اسے پا نہیں سکتے

چونکہ اللہ تعالیٰ کسی بھی قسم کا جسم نہیں رکھتا اس لیے حواس خمسہ بھی خدا کی ذات کو نہ چھو سکتے ہیں نہ محسوس کر سکتے ہیں چنانچہ صفات باری کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

لَا تُدْرِكُهُ الْحَوَاسُّ فَتُحِسَّهُ وَلَا تَلْمِسُهُ الْاَيْدِي فَتَمَسَّهُ

''حواس اس کا ادراک نہیں کر سکتے کہ اسے محسوس کر سکیں اور ہاتھ اسے چھو نہیں سکتے کہ مس کر لیں''۔ [4]

دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ:

لَا تَسْتَلِمُهُ الْمَشَاعِرُ وَلَا تَحْجُبُهُ السَّوَاتِرُ

[2] خطبہ نمبر ۱۵۰ص ۳۹۷ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

[3] خطبہ نمبر ۱۸۲ص ۳۴۷ ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی

[4] خطبہ نمبر ۱۸۶ص ۳۶۳ ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

''نہ حواس اسے مس کر سکتے ہیں نہ پردے اسے چھپا سکتے ہیں''۔ [5]

جس طرح اللہ تعالیٰ کو حواس نہیں چھو سکتے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی ہستی انسانی تصور میں بھی آنے والی نہیں ہے اس سلسلے میں حضرت علیؑ ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں:

لَا تَنَالُهُ الْاَوهَامُ فَتُقَدِّرَهُ وَلَاتَتَوَهَّمُهُ الفِطَنُ فَتُصَوِّرَهُ

''تصورات اسے پا نہیں سکتے کہ اس کا اندازہ ٹھہرالیں اور عقلیں اس کا تصور نہیں کر سکتیں کہ اس کی کوئی صورت مقرر کرلیں''۔ [6]

اللہ تعالیٰ ادلتا بدلتا نہیں ہے

اللہ تعالیٰ کی ہستی ایسی نہیں ہے کہ جو مختلف صورتیں تبدیل کرتی رہے اس بارے میں حضرت علیؑ اپنے ایک خطبہ میں بیان فرماتے ہیں کہ:

اَلَّذِی لَا یَحُولُ وَلَا یَزُولُ

''(اللہ تعالیٰ) ادلتا بدلتا نہیں نہ زوال پذیر ہوتا ہے''۔ [7]

دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ:

لَا یَتَغَیَّرُ بِحَالٍ وَلَا یَتَبَدَّلُ بِالاَحْوَالِ

''(یعنی اللہ تعالیٰ) کسی حال میں بدلتا نہیں اور نہ مختلف حالتوں میں منتقل ہوتا رہتا ہے''۔ [8]

ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

---

[5] خطبہ نمبر ۱۵۲ ص ۴۶۱ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین

[6] خطبہ نمبر ۱۸۴ ص ۴۹۶ ترجمہ مفتی جعفر حسین

[7] خطبہ نمبر ۱۸۴ ص ۴۹۶ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

[8] خطبہ نمبر ۱۸۴ ص ۴۹۶ ترجمہ مفتی جعفر حسین

لَا یُغَیِّرُهُ زَمَانٌ وَلَا یَحوِیهِ مَکَانٌ وَلَا یَصِفُهُ لِسَانٌ

''نہ زمانہ اس میں تبدیلی (پیدا) کرتا ہے نہ جگہ اسے گھیرتی ہے نہ زبان اس کی تعریف کر سکتی ہے''۔ [9]

انسان اپنی عقل و فکر کی تمام صلاحیتیں صرف کر کے اگر یہ چاہے کہ وہ خدا کی ذات کا کوئی نقشہ اپنے ذہن میں بنالے تو یہ ناممکن ہے اس بات کو مختصر الفاظ میں حضرت علیؑ اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ:

لَم تُحِط بِهِ الاَوهَامُ

''(یعنی) عقلیں اسے گھیر نہیں سکتیں''۔ [10]

اللہ تعالیٰ کی ذات صفات اور کمالات میں کہاں تک غور کرنے کی اجازت ہے

خدا کی ذات کتنی عظمت و بزرگی والی ہے اس کے لیے زمین و آسمان میں موجود اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں معمولی سا غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے مثلاً اتنا بڑا آسمان بغیر ستونوں کے کس طرح قائم ہے آسمان پر چمکتے ہوئے ستارے جب سے بنے ہیں اسی حالت میں چمک رہے ہیں اور قدرت خداوندی سے اپنی جگہ پر قائم ہیں اور کبھی کسی کے ذہن میں یہ خوف پیدا نہیں ہوا کہ کوئی ستارہ آسمان سے ٹوٹ کر زمین پر نہ گر جائے اسی طرح دمکتا ہوا چاند ہے اور چمکتا ہوا سورج ہر روز مشرق سے طلوع ہو کر مغرب میں غروب ہو جاتا ہے اور اگلے روز پھر اسی طرح مشرق سے نمودار ہو جاتا ہے اسی طرح باقی کائنات میں موجود خدا کی نشانیوں میں غور و فکر کر کے خدا کی معرفت اور اس پر یقین میں پختگی حاصل کی جا سکتی ہے

---

[9] خطبہ نمبر ۱۷۷ ص ۴۷۴ ترجمہ علامہ رئیس احمد جعفری

[10] خطبہ نمبر ۱۸۴ ص ۵۴۶ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

لیکن بعض معاملات ایسے ہیں جن کی تہہ تک نہ انسان کی عقل پہنچ سکتی ہے اور نہ ہی ان میں غور کرنے کا انسان کو حکم ہے کیونکہ اس طرح انسان کے گمراہ ہونے کا احتمال ہے۔ مثلاً

مولانا محمد ہارون زنگی پوری لکھتے ہیں کہ

''اس امر میں غور کرنا کہ خدا تعالیٰ کیا چیز ہے کس طرح کا اور کس کیفیت کا ہے کب سے ہے اور کب تک رہے گا کہاں ہے کس جگہ ہے بالکل بے کار اور فضول بات ہے''۔ [11]

دوسری جگہ یہی مولانا سید محمد ہارون زنگی پوری لکھتے ہیں کہ:

''بندوں کو معرفت حاصل کرنے کی اسی قدر تکلیف دی گئی ہے جس قدر ان کے امکان میں ہے اور جہاں تک پہنچنے کی ان کو طاقت ہے وہ یہ ہے کہ اس کے وجود ذی جود کا یقین کریں اس کے اوامر ونواہی پر عمل کریں انھیں یہ تکلیف تو نہیں دی گئی کہ اس کی صفات (اور ذات) پر احاطہ حاصل کریں''۔ [12]

مولانا سید محمد سبطین سرسوی لکھتے ہیں:

''حکماء کا اتفاق ہے کہ اس کی حقیقت کا تصور محال ہے اس کی حقیقت و ماہیت کا علم نہیں ہوسکتا یعنی ہماری عقول ناقص ہیں ہمارے اعضاء و آلات احساس و ادراک ضعیف ہیں''۔ [13]

پھر لکھتے ہیں کہ:

''عقل زیادہ سے زیادہ اگر رسائی پاسکتی ہے تو صرف اسی قدر کہ وہ ہے لیکن یہ

---

[11] توحید القرآن ص ۷۷ طبع لاہور
[12] توحید الائمہ ص ۲۳۲ طبع کراچی
[13] پیغام توحید ص ۵۲

معلوم کرنا کہ وہ کیا ہے اور اس کی تمام صفات کو جو اس کے شایان ہیں جاننا محال ہے اور اس کی تمام صفات کو جن سے اس کی ذات پاک ہے اور وہ اس کے لائق نہیں ہیں پہچاننا محال ہے''۔ [14]

شہید آیت اللہ دستغیب شیرازی ''عقل وادراک کی نارسائی'' کے زیر عنوان لکھتے ہیں کہ

''صحراؤں میں کیا ہے، پہاڑوں میں کیا ہے، دریاؤں، سمندروں، خلاؤں، فضاؤں میں کیا کیا موجود ہے؟ یہ ہماری سمجھ سے باہر ہے، ہم قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کے عظیم نظام کے سامنے احساس عجز کرنے کے سوا کر بھی کیا سکتے ہیں، سبحان اللہ تیری قدرت کتنی نرالی ہے''۔ [15]

---

[14] پیغام توحید ص ۵۴ طبع لاہور
[15] توحید ص ۱۳۷ ترجمہ مولانا عابد عسکری طبع لاہور

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

اللہ تعالیٰ ''بصیر''
یعنی ہر چیز کا دیکھنے والا ہے

اللہ تعالیٰ کا ایک نام ''بصیر'' (دیکھنے والا) ہے اس نے اپنی مخلوق کو بھی دیکھنے کی طاقت عطا کی ہے اور اسے دو آنکھیں دی ہیں جن کی مدد سے مخلوق خدا اپنے گرد و پیش پر نظر ڈال سکتی ہے لیکن ہمارے دیکھنے اور اللہ تعالیٰ کے دیکھنے میں کیا فرق ہے اس کی وضاحت امام علی بن موسیٰ رضا اپنے ایک فرمان میں اس طرح کرتے ہیں کہ:

''ہم دیکھنے کے لیے آنکھوں کے محتاج ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ حاسۂ چشم کا محتاج نہیں ہے علاوہ ازیں ہم ہزاروں چیزیں دیکھتے ہیں لیکن انھیں پہچانتے نہیں ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو دیکھتا بھی ہے اور پہچانتا بھی ہے اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے لیے اسم ''بصیر'' ایک ہے لیکن معنی جدا جدا ہیں''۔ [1]

دوسری جگہ انہی حضرت سے روایت ہے کہ:

''اللہ تعالیٰ ایسا ''بصیر'' ہے کہ اسے اس کی ضرورت نہیں کہ دیکھنے کے لیے کسی کا وجود اس کے سامنے ہو پس ''بصیر'' کی صفت دونوں جگہ ہے مگر معنی مختلف ہیں''۔ [2]

---

[1] عیون اخبار الرضاؑ جلد نمبر ا ص ۲۵۶ مطبوعہ کراچی

[2] الشافی ترجمہ اصول کافی جلد نمبر ا ص ۱۹۳ طبع کراچی

اللہ تعالیٰ ہر لمحے اور ہر آن کائنات کے ذرے ذرے کو دیکھ رہا ہے اس بات کو حضرت علی نے اپنے خطبات میں بڑے احسن انداز میں بیان فرمایا ہے چنانچہ ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

كُلُّ سِرٍ عِندكَ عَلَانِيَةٌ وَكُلُّ غَيبٍ عِندكَ شَهَادَةٌ

''ہر چھپی ہوئی چیز تیرے لیے ظاہر اور ہر غیب تیرے سامنے بے نقاب ہے''۔ [3]

اللہ تعالیٰ ہر چیز پر حاضر و ناظر ہے

اللہ تعالیٰ ظاہر اور پوشیدہ امور سے ہر وقت آگاہ ہے اور یہ تمام چیزیں اس کے سامنے آشکارا ہیں اس بات کو ایک خطبہ میں اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ:

اَلبَاطِنُ لِكُلِّ خَفِيَّةٍ وَّالحَاضِرُ لِكُلِّ سَرِيرَةٍ

''(یعنی) وہ ہر چھپی ہوئی چیز کی گہرائیوں سے آگاہ اور ہر پوشیدہ شے پر حاضر و ناظر ہے''۔ [4]

اسی لیے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

لَا يُخفَىٰ عَلَيهِ مَا العِبَادُ مُقتَرِفُونَ فِي لَيَالِيهِم وَ نَهَارِهِم لَطُفَ بِهِ خُبرًا وَاَحَاطَ بِهِ عِلمًا

''(یعنی اللہ کے) بندے رات (کے پردوں) اور دن کی روشنی میں جو گناہ کرتے ہیں وہ خدا سے پوشیدہ نہیں ہیں وہ ہر چیز سے باخبر ہے اور اس کا علم ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے''۔ [5]

---

[3] خطبہ نمبر ۱۰۷ ص ۳۰۹ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین مرحوم

[4] خطبہ نمبر ۱۳۰ ص ۳۶۵ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین مرحوم

[5] خطبہ نمبر ۱۹۸ ص ۶۰۴ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین مرحوم

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

اسی طرح اپنے حکمت آمیز کلمات سے انسان کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

اِتَّقُو مَعَاصَی اللّٰهِ فِي الخَلَوَاتِ فَاِنَّ الشَّاهِدَ هُوَ الحَاکِمُ

''یعنی تنہائیوں میں گناہ کرنے سے ڈرو کہ جو گواہ ہے وہی حاکم ہے''۔ [6]

اللہ تعالیٰ کب سے بصیر (دیکھنے والا) ہے اس بات کو اپنے پہلے ہی خطبہ میں یوں بیان فرماتے ہیں کہ:

بَصِیرٌ اِذا لا مَنظُورَ اِلَیهِ

''(یعنی اللہ تعالیٰ) اس وقت بھی دیکھنے والا تھا جبکہ مخلوقات میں سے کوئی چیز دکھائی دینے والی نہ تھی''۔ [7]

اس فقرہ کی شرح میں نہج البلاغہ کے مشہور شارح آیت اللہ سید حبیب اللہ خوئی فرماتے ہیں کہ:

''خدا سبحانہ تعالیٰ ازل سے بصیر ہے جبکہ کوئی دیکھے جانے والی مخلوق نہ تھی جیسا کہ اس وقت سے سمیع (سننے والا) بھی ہے جب کوئی مسموع (سنی جانے والی) مخلوق نہ تھی''۔ [8]

---

[6] نہج البلاغہ حصہ سوئم حکمت نمبر ۳۱۷ ص ۱۷۷ ترجمہ سید مرتضیٰ حسین مرحوم طبع لاہور

[7] منہاج البراعہ فی شرح نہج البلاغہ جلد نمبر ۱ ص ۲۵۶ ترجمہ مولانا محمد علی فاضل طبع لاہور

[8] منہاج البراعہ فی شرح نہج البلاغہ جلد نمبر ۱ ص ۲۶۰

اللہ تعالیٰ کے سمیع ہونے کے بیان میں

امام علی بن موسیٰ رضا فرماتے ہیں کہ:

''اللہ تعالیٰ کا ایک نام ''سمیع'' ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں بھی حس سماعت موجود ہے جس کی وجہ سے انہیں بھی سمیع کہا جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ سننے کے لیے کانوں کا محتاج نہیں وہ بغیر کانوں کے سنتا ہے جبکہ اس کی مخلوق سننے کے لیے کانوں کی محتاج ہے''۔ [1]

اس بات کو حضرت علیؑ نے اپنے خطبات میں بڑے خوبصورت انداز میں بیان فرمایا ہے چنانچہ ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

یَسمَعُ لَا بِخُرُوقٍ وَّ اَدَوَاتٍ

''اللہ تعالیٰ سنتا ہے بغیر کانوں کے سوراخوں اور آلات سماعت کے''۔ [2]

دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

السَّمِیعُ لَا بِاَدَاةٍ

''(یعنی) وہ سمیع ہے لیکن کانوں کے ذریعے نہیں''۔ [3]

---

[1] عیون اخبار الرضا جلد نمبر ۱ ص ۲۵۶ طبع کراچی

[2] خطبہ نمبر ۱۸۴ ص ۴۹۶ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

[3] خطبہ نمبر ۱۵۲ ص ۲۸۳ ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

ایک شخص نے امام محمد تقیؑ سے سوال کیا کہ! ہم اپنے رب کا نام ''سمیع'' کیسے رکھیں تو آپ نے فرمایا! ''وہ ایسا سننے والا ہے کہ جو باتیں کانوں سے سنی جاتی ہیں وہ اس پر مخفی نہیں ہیں''۔ [۴]

اللہ تعالیٰ خفیف ترین اور بلند ترین آوازوں کا سننے والا ہے

مخلوق کی یہ کمزوری ہوتی ہے کہ وہ بالکل آہستہ یا خفیف ترین آوازوں کو سننے سے قاصر ہوتی ہے اور بلند ترین یا گرج دار آوازوں کا سننا نہ صرف اس کے لیے مشکل ہوتا ہے بلکہ بعض اوقات کانوں میں انگلیاں دے لی جاتی کیونکہ زیادہ بلند آواز سننے کی ہمارے کانوں میں طاقت ہی نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے سمیع ہونے کو حضرت علیؑ اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ:

كُلُّ سَمِيعٍ غَيْرُهُ يَصَمُّ عَنْ لَطِيفِ الأَصْوَاتِ وَلَيُصِمُّهُ كَبِيرُهَا وَيَذْهَبُ عَنْهُ مَا بَعُدَ مِنْها

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر سننے والے کو بلند آوازیں بہرا بنا دیتی ہیں اور دور کی آہستہ آوازیں سنائی نہیں دیتیں اور دور کی صدائیں اس تک پہنچ نہیں پاتیں''۔ [۵]

اس بات کی مزید وضاحت دوسری جگہ اس طرح فرماتے ہیں کہ

مَا اصغَتْ لِاستِرَاقِهِ مَصَائِخُ الاَسْمَاعِ

''اللہ تعالیٰ ان آوازوں کو بھی سن لیتا ہے جن کے لیے کانوں کے سوراخوں کو جھکنا پڑتا ہے''۔ [۶]

اسی خطبہ میں مزید فرماتے ہیں کہ

وَ رَجْعَ الحَنِينَ مِنَ المُولَهَاتِ وَ هَمْسِ الاَقْدَامِ

---

[۴] الشافی ترجمہ اصول کافی جلد نمبر ۱ ص ۱۸۶ طبع کراچی

[۵] خطبہ نمبر ۶۴ ص ۲۴۸ ترجمہ مولانا نارئیس احمد جعفری ندوی طبع لاہور

[۶] خطبہ نمبر ۱۹۱ ص ۹۷۱ ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی مرحوم

''(اللہ تعالیٰ) پسر مردہ عورتوں کے درد بھرے نالہ وفریاد اور قدموں کی چاپ کا سننے والا ہے''۔ [۷]

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں

''سخت پتھر پر چیونٹی کے چلنے کی آواز کو اللہ تعالیٰ سنتا ہے اور فضا میں پرندوں کے پر مارنے کی آواز کو وہ سنتا ہے کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں ہے''۔ [۸]

ساری کائنات بیک وقت اللہ تعالیٰ کو پکارے تو وہ سب کی سنتا ہے

اس کائنات کے پانچ ارب سے زائد انسان اگر بیک وقت اللہ تعالیٰ کو پکاریں اور ہر شخص اپنی اپنی مشکل اللہ کی بارگاہ میں پیش کر رہا ہو تو وہ ہر ایک کی الگ الگ مشکل کو ایک ہی وقت میں سنتا بھی ہے اور سمجھتا بھی ہے۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس پر آوازیں مشتبہ نہیں ہوتیں انسان کی بساط تو بس اتنی ہے کہ اگر دو انسان بیک وقت اپنی اپنی بات سنا رہے ہوں تو ایک شخص کو چپ کروانا پڑتا ہے اور اگر چند لوگ مل کر اپنی اپنی بات سنانا چاہیں تو انسان گھبرا جاتا ہے اور وہ کسی کی بات بھی سمجھ نہیں سکتا لیکن اس کائنات میں وہ ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے جس کے متعلق حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ:

لَا يَلوِيهِ شَخصٌ عَن شَخصٍ وَلَا يُلهِيهِ صَوتٌ عَن صَوتٍ

''(اللہ تعالیٰ) ایک شخص کی طرف توجہ دوسرے کی طرف سے (اس کا) رخ نہیں موڑ سکتی ہے اور ایک (شخص کی) آواز دوسری آواز سے غافل نہیں بنا سکتی''۔ [۹]

---

[۷] خطبہ نمبر ۹۱ ص ۳۵۱ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین مرحوم

[۸] تفسیر نور الثقلین جلد نمبر ۵ ص ۲۵۸ تفسیر نمونہ جلد نمبر ۲۳ ص ۳۰۷ طبع قدیم

[۹] خطبہ نمبر ۱۹۵ ص ۴۰۹ ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی مرحوم

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

اس بات کو ایک خطبہ میں اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ

لَا یَشغَلُهٗ سَآئِلٌ وَلَا یَنقُصُهٗ نَائِلٌ

''اسے کوئی سوال کرنے والا دوسرے سائلوں سے غافل نہیں بناتا اور نہ بخشش وعطا سے اس کے ہاں کچھ کمی آتی ہے''۔ ١٠

اور دعائے یستشیر میں حضرت علی اللہ تعالیٰ کو اسمع السامعین یعنی سننے والوں میں سب سے زیادہ سننے والا کہہ کر پکارتے ہیں۔

جو کہے اس کی بھی سنتا ہے جو خاموش رہے اس کے بھید سے آگاہ ہے

اس بارے میں ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ

مَن تَکَلَّمَ سَمِعَ نُطقَهٗ وَمَن سَکَتَ عَلِمَ سِرَّهٗ

''جو کہے اس کی بھی سنتا ہے اور جو چپ رہے اس کے بھید سے بھی آگاہ ہے''۔ ١١

اس بات کو اپنے حکمت بھرے کلمات میں اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ

اَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُو اللّٰهَ الَّذِی اِن قُلتُم سَمِعَ وَاِن اَضمَرتُم عَلِمَ

''اے لوگو! اس اللہ سے ڈرو کہ اگر تم کچھ کہو تو سنتا ہے اور دل میں چھپا کر رکھو تو وہ جان لیتا ہے''۔ ١٢

اور اپنے فرزند امام حسینؑ، امام حسنؑ کو اپنے مشہور زمانہ وصیت نامہ میں فرماتے ہیں کہ

فَاِذَا نَادَیتَهٗ سَمِعَ نِدَاءَکَ وَ اِذَا نَاجَیتَهٗ عَلِمَ نَجوَاکَ

''یعنی جب بھی تم اسے پکارو وہ تمہاری سنتا ہے اور جب بھی راز و نیاز کرتے

١٠ خطبہ نمبر ١٨٠ ص ٤٧٥ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین مرحوم

١١ خطبہ نمبر ١٠٧ ص ٣٠٨ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین مرحوم

ہوئے اس سے کچھ کہو وہ جان لیتا ہے''۔ ١٣

امام علی بن حسین ایک دعا میں عرض کرتے ہیں کہ

اَنَّکَ رَحِیمٌ بِمَن دَعَاکَ وَمُستَجِیبٌ لِمَن نَادَاکَ

''بے شک جو تجھے بلائے تو اس پر مہربانی کرتا ہے اور جو تجھے پکارے اس کی سنتا ہے''۔ ١٤

امام سجاد کے اس فرمان پر ہم اس بحث کا اختتام کرتے ہیں۔

١٢ نہج البلاغہ حصہ سوم حکمت نمبر ٢٠٣ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

١٣ نہج البلاغہ حصہ سوم وصیت نامہ نمبر ٣١ ص ١٠٧ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

١٤ صحیفہ سجادیہ ص ١٥٧ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

اللہ تعالیٰ کے علیم وخبیر

ہونے کے بیان میں

واضح رہے کہ ''علیم'' اور ''خبیر'' اللہ تعالیٰ کی دو صفات ہیں چونکہ ان دو صفات کے مفہوم میں کسی حد تک قربت موجود ہے اس لیے ہم پہلے ان کے مفہوم کی وضاحت کرتے ہیں۔

شیخ صدوقؒ کا بیان:

لفظ ''علیم'' کے معنی یہ ہیں کہ وہ اپنی ذات سے ہی علیم ہے۔ [1]

''رازوں کا جاننے والا اور پوشیدہ خیالات سے واقف ہے اس پر کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے اور اس سے ذرہ برابر شے پوشیدہ و غائب نہیں اس کو قبل پیدائش اشیا، بعد ایجاد اشیاء، ان کے پوشیدہ و علانیہ ان کے ظاہر و باطن کا علم تھا''۔ [2]

اسی طرح شیخ صدوقؒ نے لفظ ''خبیر'' کے معنی بھی عالم لکھے ہیں۔ [3]

امام علی بن موسیٰ رضا لفظ خبیر کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

''وہ ایسا باخبر ہے کہ کوئی چیز اس کے احاطہ علم سے باہر نہیں ہے اور کوئی چیز اس سے

---

[1] یعنی کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے اور وہ اس سے بے نیاز ہے کہ کسی کے بتانے پر کوئی چیز اس کے علم میں آئے۔

[2] توحید صدوق ص ۱۶۴ ترجمہ سید عطا محمد عابدی طبع کراچی۔

[3] توحید صدوق ص ۱۷۸

پوشیدہ نہیں ہے لیکن اس کا باخبر ہونا کسی تجربہ کا مرہون منت نہیں ہے اگر اس کا علم تجربہ کا محتاج ہوتا تو وہ جاہل کہلاتا اللہ تعالیٰ ازل سے ہی ہر چیز سے باخبر ہے''۔ [4]

حضرت علیؑ کا فرمان ملاحظہ ہو

اللہ تعالیٰ کے علیم ہونے کے متعلق حضرت علی ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

اَلعَالِمُ بِلاَ اکتِسَابِ وَلَا ازدِیَادٍ وَلَا عِلمٍ مُستَفَادٍ

''یعنی وہ عالم ہے بغیر اس کے کہ کسی سے کچھ سیکھے''۔ [5]

پھر تھوڑا آگے اسی خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ

لَیسَ اِدرَاکُہٗ بِالَا بصَارِ وَ لَاعِلمُہٗ بِالاَخبَارِ

''یعنی اللہ تعالیٰ کا جاننا بوجھنا آنکھوں کے ذریعے سے نہیں اور نہ اس کا علم دوسروں کے بتانے پر منحصر ہے''۔ [6]

ان ہر دو فرامین کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے بلند و بالا ہے کہ اسے کوئی بات بتائی جائے تو اس کے علم میں آئے بلکہ وہ ذات پہلے سے ہی ہر چیز کا علم رکھتی ہے اسی طرح کسی چیز کو دیکھنے کے بعد اس کے علم و یقین میں اضافہ نہیں ہوتا بلکہ دنیا کی ہر ظاہر و پوشیدہ چیز اس کے سامنے ہے ایک خطبہ میں اللہ تعالیٰ کے دوستوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ:

تُشَاھِدُھُم فِی سَرَائِرِ ھِم وَتَطَّلِعُ عَلَیھِم فِی ضَمَا ئِرِ ھِم وَتَعلَمُ مَبلَغَ بَصَائِرِ ھِم فَاَ سرَ ارُ ھُم لَکَ مَکشُوفَۃٌ

---

[4] عیون اخبار الرضاؑ جلد نمبر ۱ ص ۲۵۷ ترجمہ محمد حسن جعفری طبع کراچی

[5] خطبہ نمبر ۲۱۱ ص ۵۸۷ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین مرحوم

[6] خطبہ نمبر ۲۱۱ ص ۵۸۷ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین مرحوم

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

''(بارالہا) تو ان کی باطنی کیفیتوں کو دیکھتا اور ان کے چھپے ہوئے بھیدوں کو جانتا ہے اور ان کی بصیرتوں کی آخری حدوں کو بھی جانتا ہے ان کے راز تیرے سامنے آشکارا ہیں''۔ 7

کیا اللہ تعالیٰ سے کوئی شے چھپائی جا سکتی ہے:

اللہ تعالیٰ سے ہمارا کوئی عمل اور کوئی چھوٹی سے چھوٹی حرکت بھی پوشیدہ نہیں اس کی وضاحت کرتے ہوئے ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ

إن أسررتم علمهُ وإن أعلنتم كتبهُ قد وكّل بكم حفظةً كراماً لا يُسقطون حقاً ولا يُثبتون باطلاً

''جو بات تم (خدا سے) راز میں رکھو وہ جانتا ہے اور جو ظاہر کرو وہ لکھ لیتا ہے اس نے تم پر نگرانی کرنے والے مکرم فرشتے مقرر کر رکھے ہیں جو کسی حق کو نظر انداز اور کسی غلط بات کو درج نہیں کرتے''۔ 8

ایک جگہ بنی نوع انسان کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

''اے خدا کے بندو یاد رکھو کہ خدا نے تمہیں بے کار پیدا نہیں کیا اور نہ تمہیں یونہی چھوڑ دیا ہے''۔

ساتھ ہی فرماتے ہیں کہ

عَلِمَ مبلغ نِعَمِهِ عليكم وأحصى إحسانَهُ إليكم

''اس نے جو نعمتیں تمہیں دی ہیں ان کی تعداد کو جانتا ہے اور جو احسانات (تم پر) کئے ہیں ان کے شمار سے واقف ہے''۔ 9

7. خطبہ نمبر ۲۲۳ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین وعلامہ سید ذیشان حیدر جوادی مرحوم
8. خطبہ نمبر ۱۸۲ ص ۵۴۲ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین مرحوم
9. خطبہ نمبر ۱۹۶ ص ۵۹۳ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین

اللہ تعالیٰ تنہائیوں اور رات کی تاریکی میں بندوں کے گناہوں سے آگاہ ہے

اس سلسلے میں امام المتقین فرماتے ہیں کہ:

يَعلَمُ عَجيجَ الوُحوشِ في الفَلَواتِ وَمَعاصي العِبادِ في الخَلَواتِ

''(اللہ تعالیٰ) میدانوں کے وحشی جانوروں کی پکار اور تنہائیوں میں بندوں کے گناہوں سے باخبر ہے''۔ 10

اللہ تعالیٰ بندوں کے اعمال سے کس طرح باخبر ہے اس بارے میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

إنَّ اللّهَ سُبحانَهُ وَتَعالى لا يَخفى عَلَيهِ ما العِبادُ مُقتَرِفونَ في لَيالِيهِم وَنَهارِهِم لَطُفَ بِهِ خُبراً وَأحاطَ بِهِ عِلماً.

''یہ بندگان خدا رات (کے پردوں) اور دن (کے اجالوں) میں جو گناہ کرتے ہیں وہ اللہ سے ڈھکے چھپے ہوئے نہیں ہیں وہ تو ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز سے آگاہ اور ہر شے پر اس کا علم محیط ہے''۔ 11

غفلت میں پڑے ہوئے انسان کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ آگاہ رہو۔

أعضاؤُكُم شُهودُهُ وَجَوارِحُكُم جُنودُهُ وَضَمائِرُكُم عُيونُهُ وَخَلَواتُكُم عِيانُهُ

''تمہارے اعضاء ہی اس کے گواہ ہیں اور تمہارے ہاتھ پاؤں ہی اس کے لشکر ہیں تمہارے ضمیر (یعنی دل) اس کے جاسوس ہیں اور تمہاری تنہائیاں

10. خطبہ نمبر ۱۸۹ ص ۴۹۸ ترجمہ رئیس احمد جعفری، خطبہ نمبر ۱۹۶ بمطابق ترجمہ مفتی جعفر حسین
11. خطبہ نمبر ۱۹۷ ص ۵۶۲ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

(یعنی عشرت کدے) اس کی نگاہ کے سامنے ہیں''۔ ۱۲

اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ فرشتے انسانی اعمال کے گواہ ہیں

بروز قیامت ایک طرف انسان کے اعمال کی گواہی اس کے اپنے ہاتھ پاؤں اور باقی اعضاء دیں گے اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے مقرر کر رکھے ہیں جو انسان کے اعمال اس کے نامہ اعمال میں درج کرتے ہیں اس بارے میں حضرت علیؑ ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

اِن اَسرَرتُم عَلِمَهُ وَاِن اَعلَنتُم كَتَبَهُ قَد وَكَّلَ بِكُم حَفَظَةً كِرَامًا لَا يُسقِطُونَ حَقًّا وَلَا يُثبِتُونَ بَاطِلًا

''اگر تم کوئی بات (اللہ تعالیٰ سے) مخفی رکھو گے تو وہ اسے جان لے گا اور ظاہر کرو گے تو لکھ لے گا (یوں کہ) اس نے تم پر نگہبانی کرنے والے مکرم فرشتے مقرر کر رکھے ہیں وہ کسی حق کو نظر انداز اور کسی غلط چیز کو درج نہیں کرتے''۔ ۱۳

واضح رہے کہ حضرت علیؑ کے بیشتر خطبات دراصل قرآن و سنت کی وہ تعلیمات ہوتی ہیں جن کو امام المتقین اپنے مخصوص انداز میں بیان فرماتے ہیں مذکورہ بالا عبارت بھی دراصل قرآنی آیات کا ہی بیان ہے مثلاً قرآن میں ارشاد العزت ہے کہ:

وَاِنَّ عَلَيكُم لَحٰفِظِينَ كِرَامًا كَاتِبِينَ يَعلَمُونَ مَا تَفعَلُونَ

''حالانکہ تم پر (ہمارے) چوکیدار تعینات ہیں عزت دار لکھنے والے (فرشتے) جو تم کرتے ہو ان کو خبر ہے''۔ (الانفطار۔ پارہ نمبر ۳۰) ۱۴

---

۱۲ خطبہ نمبر ۱۹۹ ص ۴۲۱ ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی

۱۳ خطبہ نمبر ۱۸۱ ص ۴۸۴ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین مرحوم

۱۴ ملاحظہ ہو تبویب القرآن فی مضامین الفرقان جلد نمبر ۲ ص ۱۴۹ مولانا وحید الزمان حیدر آبادی طبع لاہور

انسانی اعمال کا سب سے بڑا گواہ خود اللہ تعالیٰ ہے

انسانی اعضاء اور فرشتوں کو انسان کے اعمال کا گواہ بنانے کا مقصد تو صرف انسان کو سمجھانے کے لیے ہے کہ شاید غافل انسان ہوش میں آ جائے ورنہ اللہ تعالیٰ کی ذات خود ہر چیز کا علم رکھتی ہے بلکہ وہ رحیم و کریم ذات تو ہمارے ان گناہوں سے بھی آگاہ ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے انسان پر مقرر کردہ فرشتوں کراماً کاتبین سے بھی پوشیدہ رکھا ہوا ہے جیسا کہ اپنی مشہور زمانہ دعائے کمیل میں نگران فرشتوں کا ذکر کرنے کے بعد حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ:

اَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيَّ مِن وَّرَآئِهِم وَالشَّاهِدَ لِمَا خَفِيَ عَنهُم وَبِرَحمَتِكَ اَخفَيتَهُ وَبِفَضلِكَ سَتَرتَهُ

''اور ان (کراماً کاتبین) کے علاوہ خود تو بھی مجھ پر ناظر اور اس بات کا گواہ ہے جو ان پر پوشیدہ ہے تو نے اپنی رحمت سے اسے چھپایا اور اپنے فضل سے پردہ ڈالا ہے''۔ ۱۵

اللہ تعالیٰ سانسوں کے شمار اور سینے کی مخفی نیتوں کو جانتا ہے

لوگوں کا ہر عمل کس طرح اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے اور ان کی ہر حرکت کس طرح خدا کے سامنے عیاں ہے اس سلسلے میں حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ:

اَحصٰى اٰثَارَهُم وَاَعمَالَهُم وَعَدَدَاَنفَاسِهِم وَخَائِنَةَ اَعيُنِهِم وَمَا تُخفِي صُدُورُهُم مِنَ الضَّمِيرِ وَمُستَقَرَّهُم وَمُستَودَعَهُم مِنَ الاَرحَامِ

''اللہ تعالیٰ سب کے عمل و کردار اور سانسوں کے شمار تک کو جانتا ہے وہ چوری

---

۱۵ مفاتیح الجنان ص ۱۴۵ ترجمہ حافظ سید ریاض حسین نجفی طبع لاہور

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

چھپی نظروں اور سینے کی مخفی نیتوں اور صلب میں ان کے ٹھکانوں اور شکم میں ان کے سونپے جانے کی جگہوں کا احاطہ کیے ہوئے ہے''۔ ۱۶

جو ہو چکا اور جو ابھی ہونا ہے اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے

اس بارے میں حضرت علیؑ ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ

عَلِمَ مَا يَمضِي وَمَا مَضٰى

یعنی اللہ تعالیٰ جو کچھ گزر گیا اور گزر رہا ہے سب کا جاننے والا ہے''۔ ۱۷

اس بات کو دوسرے خطبہ میں یوں بیان فرماتے ہیں کہ:

عِلمُهُ بِالاَموَاتِ المَاضِينَ كَعِلمِهٖ بِالاَحيَاءِ البَاقِينَ وَعِلمُهُ بِمَا فِي السَّموٰتِ العُلٰى كَعِلمِهٖ بِمَا فِي الاَرَضِينَ السُّفلٰى

اسے گزشتہ مرنے والوں کا اسی طرح علم ہے جیسے باقی رہنے والے زندوں کا اور جس طرح بلند آسمانوں کی ہر چیز کو جانتا ہے اسی طرح پست زمین کی ہر چیز کو جانتا ہے۔ ۱۸

کائنات کی ہر چیز کی ابتداء اور انتہا اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے

اللہ تعالیٰ کے علیم وخبیر ہونے کے متعلق ایک جگہ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

لَا يَعزُبُ عَنهُ عَدَدُ قَطرِ المَاءِ وَلَا نُجُومِ السَّمَآءِ وَلَا سَوَافِي الرِّيحِ فِي الهَوَاءِ وَلَا دَبِيبِ النَّملِ عَلَى الصَّفَا وَلَا مَقِيلُ الذَّرِّ فِي اللَّيلَةِ الظَّلمَآءِ يَعلَمُ مَسَاقِطَ الاَورَاقِ وَخَفِيَّ طَرفِ الاَحدَاقِ

''اللہ تعالیٰ کے علم سے نہ بارش کے قطرے مخفی ہیں نہ آسمان کے ستارے نہ ہوا

---

۱۶ خطبہ نمبر ۸۸ ص ۲۵۳ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین مرحوم

۱۷ خطبہ نمبر ۱۹۱ ص ۲۷۵ ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی

۱۸ خطبہ نمبر ۱۶۲ ص ۴۹۲ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین

کے جھکڑوں میں اڑتے ہوئے خاک کے زروں کا شمار پوشیدہ ہے نہ چکنے پتھر پر چیونٹی کے چلنے کی آواز اور نہ اندھیری رات میں چیونٹیوں کے قیام کرنے کی جگہ پوشیدہ ہے وہ پتوں کے گرنے کی جگہ کو بھی جانتا ہے اور آنکھ کے چوری چھپے اشاروں کو بھی جانتا ہے''۔ ۱۹

یعنی اللہ تعالیٰ زمین پر گرنے والے بارش کے قطروں کی تعداد کو بھی جانتا ہے آسمان پر چمکنے والے ستاروں کی تعداد بھی اس کے علم میں ہے اور تیز ہوا اور جھکڑوں میں خاک کے جتنے ذرات اڑتے ہیں ان کی تعداد بھی اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ اسی بات کی مزید وضاحت ایک خطبہ میں اس طرح کرتے ہیں کہ:

يَعلَمُ مَسقَطَ القَطرَةِ وَمَقَرَّهَا وَمَسحَبَ الذَّرَّةِ وَمَجَرَّهَا وَمَا يَكفِي البَعُوضَةَ مِن قُوتِهَا وَمَا تَحمِلُ الاُنثٰى فِي بَطنِهَا

''اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ بارش کے قطرے کہاں گریں گے اور کہاں (جا کر) ٹھہریں گے اور چھوٹی چیونٹیاں کہاں رینگیں گی اور کہاں (اپنے کو) کھینچ کر لے جائیں گی وہ یہ بھی جانتا ہے کہ مچھر کے لیے کتنی غذا کافی ہوتی ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ مادہ اپنے پیٹ میں کیا لیے ہوئے ہے''۔ ۲۰

اللہ تعالیٰ کے علیم وخبیر ہونے کے متعلق مزید فرماتے ہیں کہ:

اَثَرِ كُلِّ خَطوَةٍ وَحِسِّ كُلِّ حَرَكَةٍ وَرَجعِ كُلِّ كَلِمَةٍ وَتَحرِيكِ كُلِّ شَفَةٍ وَمُستَقَرِّ كُلِّ نَسَمَةٍ وَمِثقَالِ كُلِّ ذَرَّةٍ وَهَمَاهِمِ كُلِّ

---

۱۹ واضح رہے کہ مفتی جعفر حسین کے نسخہ کے مطابق اس خطبہ کا نمبر ۱۷۶ علامہ مرزا یوسف حسین مرحوم کے مطابق خطبہ نمبر ۱۷۷ اور علامہ سید ذیشان حیدر جوادی کے نسخہ کے مطابق خطبہ نمبر ۱۷۸ ہے۔

۲۰ خطبہ نمبر ۱۸۰ ص ۴۷۵ بمطابق نسخہ علامہ مفتی جعفر حسین اور خطبہ نمبر ۱۸۲ بمطابق نسخہ سید ذیشان حیدر جوادی۔ ہم نے دونوں بزرگوں کے ترجمہ سے استفادہ کیا ہے۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

نَفسٍ هَآمَّةٍ وَمَا عَلَيهَا

''اللہ تعالیٰ ہر قدم کا نشان ہر چیز کی حس و حرکت ہر لفظ کی گونج ہر ہونٹ کی جنبش ہر جاندار کا ٹھکانہ ہر ذرے کا وزن ہر جی دار کی سسکیوں کی آواز اور جو کچھ بھی اس زمین پر ہے سب اس کے علم میں ہے''۔ [۲۱]

ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

یَعلَمُ مَسَاقِطَ الاَ وراَقِ وَخَفِیَّ طَرفِ الاَحدَاقِ

''اللہ تعالیٰ پتوں کے گرنے کی جگہوں اور چوری چھپے آنکھ کے اشاروں کو جانتا ہے''۔ [۲۲]

ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

فَالطَّیرُ مُسَخَّرَةٌ لِاَمُرِهِ اَحصٰی عَدَدَ الرِّیشِ مِنهَا وَالنَّفسِ

''پرندے (بھی) اس کے امر کے تابع ہیں وہ ان کے پروں اور سانسوں کا شمار رکھتا ہے''۔ [۲۳]

اللہ تعالیٰ کب سے علیم و خبیر ہے

اس بارے میں فرماتے ہیں کہ

عَالِمٌ اِذا لَا مَعلُومٌ

''اللہ تعالیٰ اس وقت بھی عالم تھا جب معلوم کا وجود نہ تھا'' [۲۴]

یعنی اللہ تعالیٰ کائنات کو خلق کرنے سے پہلے بھی اس کی ہر چیز کا اسی طرح عالم تھا جس طرح اس کی خلقت کے بعد علیم و خبیر ہے اس کا علم گھٹنے یا بڑھنے والا نہیں ہے۔

---

[۲۱] خطبہ نمبر ۸۹ ص ۲۷۱ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین مرحوم

[۲۲] خطبہ نمبر ۱۷۷ ص ۵۲۸ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین مرحوم

[۲۳] خطبہ نمبر ۱۸۵ ص ۳۶۱ ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی مرحوم

[۲۴] خطبہ نمبر ۱۵۰ ص ۳۹۷ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین مرحوم

اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے کا مفہوم

قادر اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت ہے لیکن بعض اوقات انسانوں کیلئے بھی صاحب قدرت و اختیار کا لفظ استعمال ہوتا ہے لیکن خالق اور مخلوق کے قادر ہونے میں یہ فرق ہے کہ اللہ تعالیٰ کائنات کے ذرہ ذرہ پر ہر وقت ہر آن اور ہر لحظہ قدرت و اختیار رکھتا ہے لیکن مخلوق میں سے بڑے بڑے جابر اور صاحب اختیار بعض اوقات بے بسی کی تصویر بنے ہوئے نظر آتے ہیں اور ایسا عموماً اس وقت ہوتا ہے جب کوئی ان سے زیادہ طاقتور ان پر غالب آجاتا ہے اور ان کے اختیارات سلب کر لیتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ ہمیشہ قادر ہے اور ہمیشہ سے قادر ہے گا اس حقیقت کو حضرت علیؑ نے اس طرح بیان فرمایا ہے کہ:

کُلُّ قَادِرٍ غَیرُهُ یَقدِرُ وَیَعجِزُ

''(یعنی) اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر قدرت و تسلط والا کبھی قادر ہوتا ہے اور کبھی عاجز''۔ [۱]

چونکہ کائنات پر حقیقی قدرت و اختیار فقط خدا کی ذات ہی کو حاصل ہے اس لیے ایک خطبہ میں بیان فرماتے ہیں کہ:

بِیَدِکَ نَاصِیَةُ کُلِّ دَابَّةٍ وَاِلَیکَ مَصِیرُ کُلِّ نَسَمَةٍ

---

[۱] خطبہ نمبر ۶۳ ص ۲۰۷ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

''ہر چلنے والا تیرے قبضہ میں ہے اور ہر جاندار کی تیری ہی طرف بازگشت ہے''۔ ۲

ایک خطبہ میں اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے کے متعلق فرماتے ہیں کہ:

هُوَ اللّٰهُ الَّذِی لَا یُعجِزُهُ مَن طَلَبَ وَلَا یَفُوتُهُ مَن هَرَبَ

''وہ خدا ہے کہ جسے وہ طلب کرے وہ اسے عاجز نہیں کرسکتا اور جو بھاگ جائے وہ اس سے بچ کر نکل نہیں سکتا''۔ ۳

اسی طرح ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

قَاهِرٌ مَن عَاذَّهُ وَ مُدَمِّرٌ مَن شَاقَّهُ وَمُذِلٌّ مَن نَاوَاهُ وَغَالِبُ مَن عَادَاهُ

''جو اسے دبانا چاہے وہ اس پر قابو پا لینے والا ہے اور جو اس سے ٹکر لینا چاہے اسے تباہ و برباد کرنے والا جو اس کی مخالفت کرے اسے رسوا و ذلیل کرنے والا ہے اور جو اس سے دشمنی برتے اس پر غلبہ پانے والا ہے''۔ ۴

اللہ تعالیٰ جسے گرفت میں لانا چاہے وہ کہیں جا نہیں سکتا

اس بارے میں ایک خطبہ میں قدرت خداوندی کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

لَا یَسبِقُکَ مَن طَلَبتَ وَلَا یُفلِتُکَ مَن اَخَذتَ وَیَنقُصُ سُلطَانَکَ مَن عَصَاکَ وَلَا یَزِیدُ فِي مُلکِکَ مَن اَطَاعَکَ وَلَا یَرُدُّ اَمرَکَ مَن سَخِطَ قَضَائَکَ وَلَا یَستَغنِي عَنکَ مَن تَوَلّیٰ عَن اَمرِکَ

''(اے اللہ) جسے تو گرفت میں لانا چاہے وہ تجھ سے آگے بڑھ کر جا نہیں سکتا

۲ خطبہ نمبر ۱۰۹ص ۳۸۴ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین
۳ خطبہ نمبر ۱۰۵ ص ۳۷۷ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین
۴ خطبہ نمبر ۸۸ ص ۲۵۴ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

اور جسے تو نے گرفت میں لے لیا پھر وہ نکل نہیں سکتا جو تیری مخالفت کرتا ہے ایسا نہیں کہ وہ تیری فرمانروائی کو نقصان پہنچائے اور جو تیری اطاعت کرتا ہے وہ ملک (کی وسعتوں) کو بڑھا نہیں دیتا اور جو تیری قضاء وقدر پر بگڑا تھے وہ تیرے امر کو رد نہیں کرسکتا اور جو تیرے حکم سے منہ موڑے وہ تجھ سے بے نیاز نہیں ہوسکتا''۔ ۵

اللہ تعالیٰ سب پر غالب ہے لیکن اس پر کوئی غالب نہیں

حضرت علیؑ کی تعلیم کردہ ایک دعا جس کے شروع میں لکھا ہوا ہے کہ:

هُوَ لِکُلِّ مُهِمٍّ وَ شِدَّةٍ

''یعنی یہ دعا ہر مشکل مہم کے لیے کار آمد ہے''

اس میں فرماتے ہیں کہ:

قَاهِرٌ لَا تُقهَرُ

''(اے خدا تو) سب پر قادر ہے تجھ پر کسی کو غلبہ نہیں''۔ ۶

پھر اپنی ہی تعلیم کردہ دعائے یستشیر میں فرماتے ہیں کہ:

فَاَنَا اَشهَدُ بِاَنَّکَ اَنتَ اللّٰهُ لَا رَافِعَ لِمَا وَضَعتَ وَلَا وَاضِعَ لِمَا رَفَعتَ وَلَا مُعِزَّ لِمَا اَذلَلتَ وَلَا مُذِلَّ لِمَن اَعزَزتَ وَلَا مَانِعَ لِمَا اَعطَیتَ وَلَا مُعطِیَ لِمَا مَنَعتَ

''(بار الہا) میں اقرار کرتا ہوں کہ معبود تو اور فقط تو ہی وہ خدا ہے کہ جسے تو

۵ خطبہ نمبر ۱۰۷ ص ۳۰۹ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین
۶ صحیفہ علویہ ص ۳۷ ترجمہ مولانا سید مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی طبع لاہور

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

پست کر دے اسے کوئی اونچا نہیں کر سکتا اور جسے تو سرفراز کرے اسے کوئی اور گرا نہیں سکتا جسے تو عزت دے اسے کوئی ذلیل اور جسے ذلیل کرے اسے کوئی عزت نہیں دے سکتا جسے تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو نہ دے اسے کوئی دینے والا نہیں''۔ ۷

اور اپنی تعلیم کردہ دعائے صباح میں فرماتے ہیں کہ:

اِنَّکَ قَادِرٌ عَلیٰ مَا تَشَآءُ

''(بارالہا) تو ہر مشیت میں آزاد ہے''۔ ۸

اللہ تعالیٰ کب سے قادر ہے اسے ایک مختصر جملے میں فرماتے ہیں کہ:

قَادِرٌ اِذْ لَا مَقْدُورٌ

''(یعنی اللہ تعالیٰ) اس وقت بھی قادر تھا جب زیرِ قدرت آنے والی مخلوق نہ تھی''۔ ۹

۷ صحیفہ علویہ ص ۲۹ ص ۳۰
۸ صحیفہ علویہ ص ۱۵۳
۹ خطبہ نمبر ۱۵۰ ص ۳۹۸ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

خوف خدا اور اطاعت خدا

حضرت علی اس امت کے ایسے شجاع اور دلیر تھے کہ آپ کی بہادری پر پیغمبر گرامی ﷺ کو بھی ناز تھا لیکن اسلام کے یہ بے مثل شجاع اپنے سپہ سالاروں اور اپنے پیروکاروں کو ہر وقت خوف خدا اور اطاعت الٰہی کی تلقین فرمایا کرتے تھے ایک دفعہ اپنے ایک سالار معقل بن قیس ریاحی کو تین ہزار سپاہیوں کے ساتھ شام کی طرف روانہ فرمایا تو انہیں ھدایات دیتے ہوئے فرمایا:

اِتَّقِ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا بُدَّلَکَ مِنْ لِقَائِہٖ وَلَا مُنْتَھٰی لَکَ دُوْنَہٖ

ترجمہ: ''اس اللہ سے ڈرتے رہنا جس کے علاوہ تمہارے لیے کوئی اور آخری منزل نہیں''۔ ۱

اسی ہدایت نامہ میں مزید فرماتے ہیں کہ

وَلَا یَحْمِلَنَّکُمْ شَنَآنُھُمْ عَلٰی قِتَالِھِمْ قَبْلَ دُعَائِھِمْ وَالْاِعْذَارِ اِلَیْھِمْ

ترجمہ: ''اور دیکھو! ایسا نہ ہو ان کی عداوت تمہیں اس پر آمادہ کر دے کہ تم حق کی دعوت دینے اور اُن پر حجت تمام کرنے سے پہلے ان سے جنگ کرنے لگو''۔ ۲

ایک خطبہ میں خدا سے ڈرنے کی وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰہِ الَّذِیْ اِبْتَدَا خَلْقَکُمْ وَ اِلَیْہِ یَکُوْنُ مَعَادُکُمْ

ترجمہ: میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں جس نے تمہاری خلقت کی بنیاد رکھی اور اسی کی طرف تمہیں جانا ہے۔ ۳

۱، ۲ نہج البلاغہ، ہدایت 12 654 655 ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین
۳ خطبہ 197 598 ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین مرحوم

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

امام حسنؑ مجتبیٰ کو وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

اُوصِیکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ اَیْ بُنَیَّ وَلُزُومِ اَمْرِہٖ وَ عِمَارَۃِ قَلْبِکَ بِذِکْرِہٖ وَالْاِعْتِصَامِ بِحَبْلِہٖ وَ اَیُّ سَبَبٍ اَوْثَقُ مِنْ سَبَبٍ بَیْنَکَ وَ بَیْنَ اللّٰہِ اِنْ اَنْتَ اَخَذْتَ بِہٖ.

''میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرتے رہنا اس کے احکام کی پابندی کرنا اس کے ذکر سے قلب کو آباد رکھنا اور اسی کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہنا تمہارے اور اللہ کے درمیان جو رشتہ ہے اس سے مضبوط رشتہ ہو بھی کیا سکتا ہے بشرطیکہ مضبوطی سے اسے تھامے رہو''۔ ۴

ایک جگہ لوگوں کو نصیحت کرتے ہوئے امام المتقین فرماتے ہیں کہ:

اِحْذَرْ اَنْ یَرَاکَ اللّٰہُ عِنْدَ مَعْصِیَتِہٖ وَ یَفْقِدَکَ عِنْدَ طَاعَتِہٖ فَتَکُوْنَ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ.

''اس بات سے ڈرو کہ اللہ تمہیں معصیت (گناہ) کے موقع پر حاضر دیکھے اور اطاعت کے موقع پر غائب پائے کہ اس طرح خسارہ پانے والوں میں شمار ہو جاؤ گے''۔ ۵

پھر ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

اِذَا قَوِیْتَ فَاقْوَ عَلٰی طَاعَۃِ اللّٰہِ وَ اِذَا ضَعُفْتَ فَاضْعُفْ عَنْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ.

''اگر (تم میں) طاقت ہو تو عبادت الٰہی کیلئے اور اگر کمزور ہو تو گناہ خداوندی میں''۔ ۶

۴ نہج البلاغہ حصہ دوم وصیت نامہ 31 ص 691 ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین مرحوم
۵ نہج البلاغہ حصہ سوم کلمات حکمت 383 ص 767 ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جواری مرحوم
۶ نہج البلاغہ حصہ سوم کلمات حکمت 376 ص 782 ترجمہ علامہ سید مرتضیٰ حسین مرحوم

جناب حارث ھمدانی کو اطاعت الٰہی کی دعوت دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:

اَطِعِ اللّٰہَ فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِکَ فَاِنَّ طَاعَۃَ اللّٰہِ فَاضِلَۃٌ عَلٰی مَاسِوَاھَا

''اپنے تمام کاموں میں اللہ کی اطاعت کرو کیونکہ اللہ کی اطاعت دوسری چیزوں پر مقدم ہے''۔ ۷

ایک خطبہ میں اطاعت الٰہی کے ذکر میں فرماتے ہیں کہ:

کُنْ لِلّٰہِ مُطِیْعًا وَ بِذِکْرِہٖ اٰنِسًا وَ تَمَثَّلْ فِیْ حَالِ تَوَلِّیْکَ عَنْہُ اِقْبَالَہٗ عَلَیْکَ یَدْعُوْکَ اِلٰی عَفْوِہٖ وَ یَتَغَمَّدُکَ بِفَضْلِہٖ وَ اَنْتَ مُتَوَلٍّ عَنْہُ اِلٰی غَیْرِہٖ.

''اللہ کے مطیع اور فرمانبردار بنو اور اس کی یاد سے جی لگاؤ ذرا اس حالت کا تصور کرو وہ تمہاری طرف بڑھ رہا ہے اور تم اس سے منہ پھیرے ہوئے ہو اور وہ تمہیں اپنے دامن عفو میں لینے کے لیے بلا رہا ہے اور اپنے لطف و احسان سے تمہیں ڈھانپنا چاہتا ہے''۔ ۸

پھر ایک خطبہ میں یہ بھی فرماتے ہیں کہ:

فَاجْعَلُوْا طَاعَۃَ اللّٰہِ شِعَارًا دُوْنَ دِثَارِکُمْ وَ دَخِیْلًا دُوْنَ شِعَارِکُمْ وَ لَطِیْفًا بَیْنَ اَضْلَاعِکُمْ.

''بس اللہ کی اطاعت کو صرف ظاہری پہناوا نہیں بلکہ اپنا اندرونی پہناوا بنالو اور فقط اندرونی پہناوا ہی نہیں بلکہ تمہارے اندر اتر جائے اور (تمہاری) پسلیوں کے درمیان دل میں جگہ پا جائے''۔ ۹

مطلب یہ ہے کہ تمہارا دل اللہ تعالیٰ کا مطیع ہو جائے

۷ مکتوب 69 ص 795 ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین مرحوم
۸ خطبہ 220 ص 609 ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین مرحوم
۹ خطبہ 197 ص 598 ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین مرحوم

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

امام المتقینؑ اپنے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

آنحضرت کا اپنا دل خشیت الٰہی سے کس طرح لبریز رہتا تھا اس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

وَاللّٰهِ لَاَن اَبِیتَ عَلٰی حَسَکِ السَّعِدانِ مُسَهَّداً وَ اُجَرَّفِی الْاَغلالِ مُصَفَّداً حَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَلقی اللّٰهَ وَ رَسُوْلِهٖ یَوْمَ الْقِیامَةِ ظَالِمًا لِبَعْضِ الْعِبادِ وَ غَاصِبًا لِشَیْءٍ مِنَ الْحُطامِ وَ لیف اَظْلِمُ اَحَدًا لِنَفْسٍ یُسْرِعُ اِلَی الْبَلٰی قُفُوْلُهَا وَ یَطُوْلُ فِی الثَّرٰی حُلُوْلُهَا

''خدا کی قسم مجھے سعدان کے کانٹوں پر جاگتے ہوئے رات گذارنا اور طوق و زنجیر میں مقید ہو کر گھسیٹا جانا اس سے کہیں زیادہ پسند ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ سے اس حالت میں ملاقات کروں کہ میں نے کسی بندے پر ظلم کیا ہو یا مال دنیا میں سے کوئی چیز غصب کی ہو میں اس نفس کی خاطر کیونکر کسی پر ظلم کر سکتا ہوں جو جلد ہی فنا کی طرف پلٹنے والا اور مدتوں تک مٹی کے نیچے پڑا رہنے والا ہے''۔ [10]

اسی خطبہ میں مزید فرماتے ہیں کہ:

وَاللّٰهِ لَو اُعطِیتُ الْاَقَالِیْمَ السَّبْعَةَ بِمَا اَفْلَاکِهَا عَلٰی ان اعصی اللّٰه فِی غلةٍ اسبلها جلب شعیرة مَا فَعلت وَ اِن دُنیَاکُمْ عِنْدی لَاَهوَن من ورقة فِی فَمِ جَرَادَةٍ تقضمها.

''خدا کی قسم اگر ہفت اقلیم ان چیزوں سمیت جو آسمان کے نیچے ہیں مجھے دے دیئے جائیں صرف اللہ کی اتنی معصیت کروں کہ میں چیونٹی سے جو کا ایک چھلکا چھین لوں تو میں کبھی بھی ایسا نہ کروں گا یہ دنیا تو میرے نزدیک اس پتی سے بھی زیادہ بے قدر ہے جو ٹڈی کے منہ میں ہو اور وہ اسے چبا رہی ہو''۔ [11]

---

[10] [11] خطبہ ۲۲۱، ص ۶۱۲، ۶۱۳ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین مرحوم

انسان کو قرآن کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

یَآاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الْکَرِیْمِ

''اے انسان تجھے کس چیز نے اپنے پرودگار کریم کے بارے میں دھوکہ دیا ہے''۔

اس آیت کی تفسیر و تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

یَآاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا جَرَّاکَ عَلٰی ذَنْبِکَ وَمَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ وَمَا اَنَسَکَ بِهَلَکَةِ نَفْسِکَ اَمَا مِن دائک بلول امر لیس من نومتک یقظة اما تَرحَمُ من نَفْسِکَ مَا تَرْحَمُ من غیرک

''اے انسان تجھے کس چیز نے گناہ پر دلیر کر دیا ہے اور کس چیز نے تجھے اپنے پرودگار کے بارے میں دھوکہ دیا ہے اور کس چیز نے تجھے اپنی تباہی پر مطمئن بنا دیا ہے کیا تیرے مرض کے لیے شفا اور تیرے خواب (غفلت) کے لیے بیداری نہیں ہے کیا تجھے اپنے پر اتنا رحم بھی نہیں آتا جتنا دوسروں پر ترس کھاتا ہے''۔ [12]

اطاعت الٰہی کا انجام:

اطاعت الٰہی کرنے سے انسان کی آخرت کی منازل کتنی آسان ہو جاتی ہیں

اس سلسلے میں حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ:

فان طاعة اللّٰه حرز من متالف مکتنفة ومخاوف متوقعة و ا وارنیران موقدة.

''خدا کی (اطاعت و) تابعداری گھیرنے والے مہلکوں پیش آنے والی خوف و ہراس کی منزلوں اور بھڑکتے ہوئے آگ کے شعلوں سے بچانے کیلئے پناہ گاہ ہے''۔ [13]

---

[12] خطبہ ۲۲۰، صفحہ ۷۰۹ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین مرحوم

[13] خطبہ ۱۹۷، صفحہ ۵۹۹ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین مرحوم

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

اللہ تعالیٰ
کی رحمت اس کے عذاب سے وسیع تر ہے

اللہ تعالیٰ جبار اور قہار ہونے کے باوجود اپنے دوستوں اور توحید کا اقرار کرنے والوں کے لیے انتہائی کریم اور رحیم ہے اور ان کی غلطیوں کے باوجود اللہ تعالیٰ اس انتظار میں رہتا ہے کہ میرا یہ بندہ کب توبہ کرتا ہے کہ تاکہ میں اسے اپنے دامن عفو میں جگہ دوں اس کے برعکس دشمنان خدا کے لیے اس کا عذاب کتنا سخت ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت علیؑ ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ

هُوَ الَّذِی اشتَدَّت نِعمَتُه، عَلٰی اَعدَآئِهٖ فِی سَعَةِ رَحمَتِهٖ وَاتَّسعَت رَحمَتُهُ لِاَوْلِیَآئِهٖ فِی شِدَّةِ نِعْمَتِهٖ.

''وہ ایسی ذات ہے کہ رحمت کی وسعتوں کے باوجود اس کا عذاب دشمنوں پر سخت ہے اور عذاب کی سختیوں کے باوجود دوستوں کے لئے اس کی رحمت وسیع ہے''۔ [1]

جو اللہ تعالیٰ کی مخالفت کرے اسے ذلیل و رسواء کرنے والا ہے

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں دنیا و آخرت میں اللہ کے غضب کے مستحق ٹھہریں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا اور وہ خدا کی

[1] خطبہ ۸۸، ص ۲۵۳ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

گرفت سے بچ نہیں سکیں گے اس کا ذکر کرتے ہوئے امام المتقین فرماتے ہیں کہ:

قَاهِرُ مَن عَازَّه وَ مدَمِرُ مَن شَآقَّهُ وَ مَذِلُ مَن نَاوَاهُ وَ غَالِبُ مَن عَادَاهُ

''جو اسے دبانا چاہے اس پر قابو پالینے والا ہے جو اس سے ٹکر لینا چاہے اسے تباہ کرنے والا ہے اور جو اس کی مخالفت کرے اسے رسواء و ذلیل کرنے والا ہے اور جو اس سے دشمنی برتے اس پر غلبہ پانے والا ہے''۔ [2]

جن لوگوں کے دل خوف خدا سے لرزاں رہتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے بندوں پر کس قدر مہربان رہتا ہے اس بارے میں ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

وَلَو اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِینَ کَانَتَا عَلٰی عَبدٍ رَتقاً ثُمَّ اتَّقَی اللّٰهَ لَجَعَلَ اللّٰهُ لَه مِنهُما مُخرِجاً.

''اگر یہ آسمان و زمین کسی بندے پر بند پڑے ہوں اور وہ اللہ سے ڈرے تو اس کے لیے زمین و آسمان کی راہیں کھول دے گا''۔ [3]

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے آسانیاں پیدا کردے گا اور اس کے معاملات اور مسائل کے حل ہونے کی راہیں نکال دے گا مزید یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں سے کس طرح مانوس ہے ایک جگہ حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ:

اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ اٰنسُ الْاٰنِسِینَ لِاَوْلِیَآئِکَ

''اے اللہ تو اپنے دوستوں کے ساتھ سب انس رکھنے والوں سے زیادہ مانوس ہے''۔ [4]

[2] خطبہ ۸۸، ص ۲۵۴ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین
[3] خطبہ ۱۲۸، ص ۳۶۱ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین
[4] خطبہ ۲۲۵، ص ۶۲۸ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

زبان سے وجود باری کا انکار کرنے والے کا دل بھی اس کی ھستی کا اقرار کرتا ہے:

بعض ملحد وجود باری تعالیٰ کا انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ کائنات کا کوئی خدا نہیں لیکن اس کائنات میں قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں کو دیکھ کر دل ہی دل میں یہ کہتے ہیں کہ:

کوئی تو ہے جو نظام ہستی چلا رہا ہے وہی خدا ہے

ویسے بھی انسان اگر اللہ تعالیٰ کی کسی ایک قدرت میں غور کرے تو سوچتا ہی رہ جاتا ہے مثلاً دنیا کے کسی بڑے شہر کی آبادی اگر ایک کروڑ سے زائد ہو اور اس میں رہنے والے تمام انسانوں کو اکٹھا کر لیا جائے تو ہر شخص کی شکل وصورت الگ ہوگی بلکہ ہر شخص اگر پردے کے اندر سے بول رہا ہو تو اس کی آواز الگ ہونے کی وجہ سے فوراً اسے پہچانا جاسکتا ہے کائنات کے اربوں انسانوں کی شکلیں تو رہیں ایک طرف ان کی آوازیں بھی جدا جدا ہیں لیکن اس طرح کی بہت ساری نشانیاں دیکھنے کے باوجود اگر کچھ لوگ زبان سے اللہ تعالیٰ کی ھستی کا انکار کرتے ہیں ان کے متعلق ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

فَهُوَالَّذِیْ تَشهدُ لَهٗ اَعلَامُ الوَجُودِ عَلٰی اِقرَارِ قَلبِ ذِی الجُحُودِ

''وہ ذات ایسی ہے کہ جس کے وجود کے نشانات اس طرح اس کی شہادت دیتے ہیں کہ زبان سے انکار کرنے والے کا دل بھی اقرار کیے بغیر نہیں رہ سکتا''۔ [1]

۱ ۲ خطبہ ۴۹، ص ۱۹۲ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین مرحوم

اسی خطبہ میں فرماتے ہیں کہ:

وَامتَنَعَ عَلٰی عَینِ البَصِیرِ فَلَاعَینَ مَن لَم یَرَهُ تُنکِرُهُ

''گو دیکھنے والے آنکھ سے وہ نظر نہیں آتا پھر بھی نہ دیکھنے والی آنکھ اس کا انکار نہیں کر سکتی''۔ [2]

اسی خطبہ کے آخر میں فرماتے ہیں کہ

تَعَالَی اللّٰهُ عَمَا یَقُولُ المُشتَبِهُونَ بِهِ وَالجَاحِدُونَ لَهٗ عُلُوًّا کَبِیرًا

''اللہ ان لوگوں کی باتوں سے بہت بلند و برتر ہے جو مخلوقات سے اس کی تشبیہ دیتے ہیں اور اس کے وجود کا انکار کرتے ہیں''۔ [3]

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی باتوں سے اپنے حفظ و امان میں رکھے (امین)

۳ خطبہ ۴۹، ص ۱۹۳ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

اللّٰہ تعالیٰ

کو آنکھوں سے دیکھا نہیں جا سکتا

اہل علم اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہیں کہ حضرت علیؑ کے اکثر و بیشتر خطبات اور فرامین کسی نہ کسی قرآنی آیت کی تشریح و تفسیر ہوتے ہیں مثلاً ارشاد رب العزت ہے۔

لاَ تُدرِکهُ الاَبصَارُ وَهُوَ یُدرِکُ الاَ بصَار وَ هُوَ الَّطِیف الخَبِیر.

(الانعام ۱۰۳)

''نگاہیں اسے پا نہیں سکتیں اور وہ نگاہوں کا برابر ادراک رکھتا ہے اور وہ لطیف بھی ہے اور خبیر بھی ہے'' (ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جواری)

اس بات کو حضرت علیؑ نے اپنے مختلف خطبات میں بیان فرمایا ہے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

اَلحَمدُ لِلّٰهِ المَعرُوفِ مِنْ غَیرِ رُؤیَةٍ

''تمام حمد اس اللہ کے لیے ہے جو نظر آئے بغیر جانا پہچانا ہوا ہے''۔ [1]

ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ

وَامتَنَع عَلٰی عَینِ البَصِیرِ فَلاَ عَینُ مَن لَم یَرَهُ تُنکِرُهُ

''گو دیکھنے والی آنکھ سے وہ نظر نہیں آتا پھر بھی نہ دیکھنے والی آنکھ اس کا انکار نہیں کر سکتی''۔ [2]

---

[1] خطبہ ۸۸، ص ۲۵۳ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

[2] خطبہ ۴۹، ص ۱۹۲ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ:

لم ترک العیون فتخبر عنک

''خدایا آنکھوں نے تجھے دیکھا نہیں ہے کہ تیرے بارے میں خبر دے سکیں''۔ [3]

اس بات کو زیادہ واضح الفاظ میں ایک خطبہ میں اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ

لم رینته الیک نظر ولم یدر کک بصر

''(بارالہا) نہ کوئی نظر تجھ تک پہنچ سکتی ہے نہ بصارت تجھے پا سکتی ہے''۔ [4]

ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ

لا یبصر بعین ولا یُحَدُّ بأین

''(اللہ تعالیٰ) آنکھ سے دیکھا نہیں جاتا اور کہاں ہے (کے سوال) سے محدود نہیں کیا جا سکتا''۔ [5]

اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بلند تر ہے کہ ہمیں آنکھوں سے نظر آسکے

اپنے فرزند امام حسن مجتبیٰؑ کو وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

عظم عن ان تثبت ربو بیته باِحَاطَةِ قلب او بصرِ

''(اللہ تعالیٰ) اس سے بلند و بالا ہے کہ اس کی ربوبیت کا اثبات قلب یا نگاہ کے گھیرے میں آ جانے سے وابستہ ہو''۔ [6]

---

[3] خطبہ ۱۰۹، ص ۲۱۳ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی

[4] خطبہ ۱۵۹، ص ۳۸۲ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین

[5] خطبہ ۱۸۱، ص ۴۸۰۰ ترجمہ سید رئیس احمد ندوی جعفری طبع لاہور

[6] وصیت نامہ ۳۱، ص ۶۹۷ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

ایک جگہ اس حقیقت کو اُس طرح بیان کرتے ہیں کہ

لاتراہ النواظر ولا تحجبه السواتر

''نہ آنکھیں اسے دیکھ سکتی ہیں نہ پردے اسے چھپا سکتے ہیں''۔ [7]

ایک خطبہ میں بیان فرماتے ہیں کہ:

لاتراه العیون بمشا هدة العیان ولکن تدرکه القلوب بحقائق الایمان

''آنکھیں اسے کھلم کھلا نہیں دیکھتیں بلکہ دل ایمانی حقیقتوں سے اسے پہچانتے ہیں''۔ [8]

---

[7] خطبہ ۱۸۵،ص ۳۵۷ ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی

[8] خطبہ ۱۷۷،ص ۴۶۹ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

اللہ تعالیٰ کے مجسم ہونے اور قیامت کے دن نظر آنے کے اہلسنّت نظریے پر ایک نظر

قرآن مقدس میں ارشاد رب العزت ہے

لا تدرکه الابصار و هو یدرک الابصار

''اسے نگاہیں پا نہیں سکتیں اور وہ سب نگاہوں پر حاوی ہے''۔

(انعام آیت ۱۰۳ ترجمہ علامہ سید علی نقیؒ)

اس آیت کی تفسیر میں علامہ سید علی نقی مرحوم لکھتے ہیں کہ:

''یہ آیت صاف نفی رویت کی دلیل ہے خالق کی شان جلال وکمال بیان ہو رہی ہے کہ نگاہیں اسے پا نہیں سکتیں اس میں دنیا اور آخرت کی کوئی قید نہیں ہے۔ [1]

پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضرت موسیٰ کا عرض کرنا کہ:

رب ارنی انظر الیک قال لن ترانی. (اعراف: ۱۴۳)

''پرودگار مجھے جلوہ دکھا کہ میں تیری طرف نگاہ کروں ارشاد ہوا کہ تم ہرگز مجھے نہیں دیکھو گے''۔

اس کی تفسیر میں علامہ سید علی نقی مرحوم لکھتے ہیں کہ:

''پرودگار کا دیدار اگر کسی دور میں ہونے والا ہوتا تو یہ نہ کہا جاتا کہ تم ہرگز مجھے نہیں

---

[1] فصل الخطاب جلد ۳،ص ۱۴۶ طبع لاہور

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

دیکھو گے اس ہرگز میں مستقبل کا ہر دور داخل ہے پھر موسیٰ علیہ السلام کے غش کھا کر گرنے پر بعد میں موسیٰ علیہ السلام کا یہ مفروضہ کہ " پاک ہے تیری ذات " یہ بتلاتا ہے کہ اس واقع سے یہ بات نمایاں ہوگئی کہ رویت شان الٰہی کے خلاف ہے اور اس کے واسطے نقص ہے "۔ ۲

پھر آگے اسی آیت کی تفسیر میں مزید لکھتے ہیں کہ:

" یاد رکھنا چاہیے کہ سواد اعظم اس رؤیت کا " عامہ مومنین " کے لیے آخرت میں قائل ہے تو کیا حضرت موسیٰ ان عام مومنین کے مقابلہ میں گئے گزرے تھے کہ انہیں تو ہمیشہ کے لیے کہہ دیا گیا تھا کہ تم مجھے نہیں دیکھ سکو گے اور عام مسلمان ایسی تاب نظر رکھتے ہیں کہ وہ دیکھ سکیں گے لاحول ولاقوۃ "۔ ۳

لیکن علمائے اہلسنت اس بات کے قائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ جسم بھی رکھتا ہے اور اسے دیکھنا بھی ممکن ہے اس سلسلے میں

بخاری شریف کی حدیث ملاحظہ ہو

بروز محشر اللہ تعالیٰ کس طرح لوگوں کے سامنے آئے گا امام بخاری لکھتے ہیں:

فیاتیھم واللہ عز وجل فیقول انا ربکم فیقولون ھذا مکاننا حتی یاتینا ربنا فاذا جاء ربنا عرفناہ فیاتیھم اللہ فیقول انا ربکم فیقولون انت ربنا

" پھر اللہ جل جلالہ ایک نئی صورت میں ان لوگوں کے پاس آئے گا اور فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں وہ کہیں گے ہم یہیں رہیں گے جب تک ہمارا مالک

۲ ۳ فضل الخطاب جلد ۳، ص ۳۲۶، ۳۲۷ طبع لاہور

آئے جب ہمارا مالک آئے گا تو ہم اس کو پہچان لیں گے پھر اللہ تعالیٰ (اگلی صورت میں) ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا میں تمہارا خدا ہوں وہ کہیں گے (بیشک) تو ہمارا خدا ہے "۔ ۴

اس حدیث کی شرح میں مولانا وحید الزمان خان لکھتے ہیں:

" (اللہ تعالیٰ لوگوں کے سامنے) جب دوسری صورت میں نمودار ہوگا جیسی صورت انہوں نے میدان حشر میں دیکھی ہوگی اور وہ اس کو پہچانتے ہونگے اس کے سوا دوسری صورت میں ظاہر ہوگا تو مسلمانوں کو شبہ رہے گا کہ کہیں یہ خدا نہ ہو تو مشکل ہے اور ہم اس کے ساتھ ہو جائیں اس کے بعد خداوند کریم اس صورت میں ظاہر ہوگا جس صورت میں مسلمان اس کو دیکھ چکے ہونگے اور پہچانتے ہونگے اور فرمائے گا میں تمہارا خدا ہوں یہ دیکھتے ہی کل مسلمان سجدے میں گر پڑیں گے اور اس کے ساتھ ہو جائیں گے "۔ ۵

یہی روایت صحیح مسلم میں بھی ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے امام نووی لکھتے ہیں کہ:

" قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی جب پہلی صورت نمودار ہوگی تو وہ ان صفات سے خالی ہوگی اس لیے مومنین اس کو خدا نہ کہیں گے جب خدا اپنی اصلی صورت میں ظاہر ہوگا تو وہ تمام صفات مقدسہ پر مشتمل ہوگی اور مومنین اس کو پہچان کر اپنا خدا مانیں گے "۔ ۶

صحیح مسلم کی ایک حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں کہ:

۴ تیسیر الباری شرح بخاری جلد ۱ ص ۵۳۰ طبع کراچی ۵ تیسیر الباری جلد ۱ ص ۵۳۳

۶ صحیح مسلم مع مختصر شرح نووی جلد ۱ ص ۳۰۸ ترجمہ مولانا وحید الزمان خان

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

مابین القوم و بین ان ینظروا الی ربهم الا ردآءُ الکِبریَاءُ عَلٰی وَجُهِهٖ جَنة عدن .

''لوگوں کو اپنے پروردگار کے دیکھنے میں کوئی آڑ نہ ہوگی جنت العدن میں سوا ایک بزرگی کی چادر کے جو خدا کے منہ پر ہوگی'' ۷

اس حدیث کی شرح میں امام نوویؒ لکھتے ہیں کہ:

''پھر خدائے تعالیٰ اس چادر کو اپنے منہ سے اٹھائے گا تو سب مومن اس کے روئے مبارک کو دیکھیں گے اور اس دیدار سے ایسی خوشی حاصل ہوگی جس کی حد نہیں نہ اس کا بیان ہو سکتا ہے''۔ ۸

سعودی عالم شیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن الجبرین ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

''جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو ہمارا رب آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ ہے کوئی دعا کرنے والا کہ میں اس کی دعا کو شرف قبولیت سے نوازوں؟ ہے کوئی معافی مانگنے والا کہ میں اسے معاف کروں؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ میں اس کی توبہ قبول کروں؟'' ۹

ہماری گزارش:

اس سلسلے میں ہماری گذارش ہے کہ جب ارشاد رب العزت ہے کہ:

فانی قریب اجیب دعوة الداع اذا دعان فلیستجیبو الی (البقرہ ۱۸۶)

---

۷ ۸ صحیح مسلم کتاب الایمان جلد ۱ ص ۳۰۲ ترجمہ مولانا وحید الزمان خان

۹ فتاویٰ اسلامیہ جلد ۱ ص ۱۳۳ ترجمہ محمد خالد سیف شائع کردہ دارالسلام لاہور

''میں تو (تمھارے) پاس ہوں جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں''۔ (ترجمہ مولانا فتح محمد جالندھری)

دوسری جگہ ارشاد قدرت ہے:

نحن اقرب الیه من حبل الورید (سورة ق آیت ۱۶)

''ہم انسان کے اس قدر قریب ہیں کہ اس کی رگ گردن سے بھی زیادہ''

(ترجمہ اشرف علی تھانوی)

جب اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے انسان کے اتنا قریب بنے پھر اسے ساتویں آسمان سے پہلے آسمان پر آنے کی کیا ضرورت ہے۔

مفتی اعظم سعودی عرب شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز لکھتے ہیں:

''جہاں تک اللہ رب ذوالجلال کی ذات گرامی کے چہرہ دونوں ہاتھوں دونوں آنکھوں پنڈلی اور انگلیوں کا تعلق ہے تو یہ کتاب وسنت صحیحہ کے نصوص سے ثابت ہے لیکن اس طریقہ سے جو اس ذات کے شایان شان ہے'' ۱۰

ہم بڑے ادب سے عرض کرتے ہیں کہ بخاری شریف کی جو حدیث ہم پیچھے نقل کر آئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کے سامنے آکر کہے گا کہ میں تمہارا خدا ہوں تو لوگ اس کو پہچاننے اور خدا ماننے کو تیار نہیں ہونگے پھر اللہ تعالیٰ دوسری صورت میں ان کے سامنے آئے گا تو وہ اسے پہچانیں گے کیا یہ بات اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہے۔

اہلسنّت عالم امام ابن قیم لکھتے ہیں:

امام ابن قیم اپنی کتاب زادالمعاد میں پیغمبر گرامیؐ کے معراج کی تفصیل بیان

---

۱۰ مقالات وفتاویٰ ص ۱۵۳ ترجمہ مولانا محمد خالد سیف طبع لاہور

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جب پیغمبر اکرمؐ معراج سے واپس تشریف لا رہے تھے تو راستے میں حضرت موسیٰ سے ملاقات ہوئی انہوں نے پوچھا اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیا کیا حکم ہوا؟

''آپ نے فرمایا پچاس نمازوں کا وہ کہنے لگے آپ کی امت کو اس کی استطاعت نہ ہوگی آپؐ اپنے پروردگار کے پاس واپس جایئے اور اپنی امت کے لیے تخفیف کی درخواست کیجیے آپؐ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی طرف التفات فرمایا گویا ان سے مشورہ چاہتے ہوں انہوں نے بھی اشارہ کیا کہ ہاں اگر آپؐ کی خواہش ہو آخر آپؐ جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ دوبارہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوئے اور وہ وہیں تھا بعض طرق میں یہ بخاری کے الفاظ ہیں'' [1]

ہمارا مقصد اپنے محترم قارئین کی توجہ اس آخری فقرہ کی طرف مبذول کروانا ہے کہ جب آنحضرتؐ حضرت جبرائیل کو لے کر اللہ تعالیٰ کے پاس دوبارہ واپس گئے تو اللہ ابھی وہیں تھا اگر بالفرض اللہ آگے پیچھے ہوگیا ہوتا تو یہ پچاس نمازوں والا معاملہ درمیان میں ہی لٹک کر رہ جاتا خیر یہ معاملہ برادران اہلسنت کا ہے وہ خود بہتر طریقے سے سمجھ سکتے ہیں۔

تصویر کا دوسرا رخ

عصر حاضر کے ایک عرب مصنف کا موقف ملاحظہ فرمائیں

واضح رہے کہ مکتب امامت کے پیروکار اللہ تعالیٰ کے مجسم ہونے کا عقیدہ نہیں

[1] زاد المعاد حصہ دوم ص۶۹۳ ترجمہ مولانا رئیس احمد ندوی جعفری طبع کراچی

رکھتے اور یہ بات صرف شیعہ ہی نہیں کہتے بلکہ خود اہلسنت کی صفوں سے بھی خدا کے مجسم ہونے کے نظریہ پر بعض سنی علما تنقید کرتے رہتے ہیں مثلاً عصر حاضر کے اہلسنت اسکالر علامہ شیخ محمد علی صابونی خدا کے مجسم ہونے کے نظریہ پر کڑی تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''آج کل کے بعض جاھل مدعیان علم اللہ تعالیٰ کی عجیب وغریب صورت پیش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو اس طرح پیش کرتے ہیں گویا وہ اعضاء وحواس سے مرکب ایک جسم ہے جس کا ایک چہرہ دو ہاتھ دو آنکھیں پنڈلی اور انگلیاں ہیں وہ چلتا نازل ہوتا اور دوڑتا ہے ان صفات کو بیان کرتے ہوئے وہ یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اسی طرح بیٹھتا ہے جس طرح کوئی چارپائی پر بیٹھتا ہے اور وہ اسی طرح اترتا ہے جس طرح کوئی ہم میں سے سیڑھی پر سے اترتا ہے''۔ [2]

یہ بھی واضح رہے کہ مذکورہ اہلسنت اسکالر شیخ محمد علی الصابونی کے یہ الفاظ مفتی اعظم سعودی عرب شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز نے اپنی کتاب میں درج کر کے ان پر تنقید اور تبصرہ کیا ہے جو ہماری بحث سے خارج ہے ہمارا مقصد صرف یہ بتانا ہے کہ خدا کو مجسم ماننے پر فقط شیعہ ہی نہیں بعض اہلسنت علماء بھی کڑی تنقید کرتے ہیں۔

[2] مقالات وفتاویٰ از شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز ترجمہ علامہ محمد خالد سیف ص۱۵۳ طبع لاہور

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

شرک
نا قابل معافی جرم

شرک ایک ایسا بڑا جرم اور ظلم عظیم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مقدس میں بڑے دوٹوک الفاظ میں فرما دیا کہ میں ہر جرم معاف کر سکتا ہوں لیکن شرک کی معافی نہیں ہوگی قرآن کے الفاظ اس طرح ہیں کہ:

ان اللّٰہ لا یغفر ان یشرک به و یغفر ماورن ذلک لمن یشاء
(النساء:۴۸)

''خدا اس (جرم) کوتو البتہ معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے ہاں اس کے سوا جو گناہ ہو جس کو چاہے معاف کر دے''۔ (ترجمہ حافظ سید فرمان علی)

علامہ سید سعید اختر رضوی نے شرک کی بحث میں اس کی پانچ اقسام لکھی ہیں:

۱۔ الشرک فی الذات، خدا کی ذات اور ازلیت میں شریک بنانا
۲۔ الشرک فی الصفات، خدا کے صفات میں شریک بنانا
۳۔ الشرک فی الافعال، خدا کے افعال میں شریک بنانا
۴۔ الشرک فی العبادہ، خدا کی عبادت میں کسی دوسرے کو اس کا شریک ماننا
۵۔ الشرک فی الحکم، خدا کی حاکمیت اور اختیار میں شریک ماننا

ان تمام نظریات کو قرآن کریم نے سختی سے اور واضح طور پر رد کر دیا ہے۔ [1]

[1] اسلام کا تصور الوھیت ص۵۴ طبع کراچی

حضرت علیؑ شرک کے نا قابل معافی جرم ہونے کے متعلق ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

فاما الظلم الذی لا یغفر فالشرک با اللّٰہ قال اللّٰہ تعالیٰ ان اللّٰہ لا یغفر ان یشرک به .

''وہ ظلم جو نہ بخشا جائے گا وہ شرک ہے (کسی کو خدا کا شریک سمجھنا) جیسا کہ اس نے فرمایا ہے کہ خداوند عالم اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک قرار دیا جائے''۔ [2]

ایک جگہ وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

اما وصیتی فاللّٰہ لا تشرکو ابه شیا و محمد صلی اللّٰہ علیه وآله وسلم فلا تضیعوا سنته اقیمو هذین المعود ین و ا و قد واهذین المصباحین.

''میری وصیت یہ ہے کہ کسی کو اللہ کا شریک قرار نہ دینا اور پیغمبر کی سنت کو ضائع نہ کر دینا کہ یہ دونوں دین کے ستون ہیں انہیں کو قائم کرو اور انہیں دونوں چراغوں کو روشن رکھو اس کے بعد تم منتشر نہیں ہو گے''۔ [3]

ایک غلط فہمی کی وضاحت:

واضح رہے کہ حضرت علیؑ نے قرآن و سنت کے جن دو ستونوں کا ذکر اس خطبہ میں کیا ہے یہی بات مختلف مقامات پر آپ نے بیان فرمائی ہے مثلاً خطبہ ۱۰۳ میں امام کی

[2] خطبہ نمبر ۱۷۵ ص۵۲۶ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین
[3] خطبہ نمبر ۱۴۹ ص۲۷۵ ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی
مزید وصیت نامہ ۲۳ ص۶۲۸ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین
ص۶۰۷ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین ص۵۰۵ ترجمہ علامہ ذیشان حیدر جوادی

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

ذمہ داریوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ امام کی ذمہ داری احکام الٰہی کو بیان کرنا اور سنت پیغمبرؐ کا احیاء کرنا ہے اور اس کا مزید عملی ثبوت آپ نے اس وقت فراہم کیا جب حضرت عمرؓ کی تجہیز و تکفین کے بعد قرآن وسنت کے ساتھ سیرت شیخین پر چلنے کی شرط رکھ کر آپ کو خلافت پیش کی گئی تو آپ نے بڑے واضح الفاظ میں یہی قانون بیان فرمایا کہ قرآن و سنت کی موجودگی میں کسی اور چیز کو اس کے برابر قرار نہیں دیا جاسکتا اسی بات کو امام جعفر صادق نے امام کی ذمہ داری کا ذکر کرتے ہوئے اس طرح بیان فرمایا ہے کہ:

ان ذادالمومنون شیاء ردھم وان نقضو اشیاء اتم لھم .

''یعنی اگر مومنین (اپنی کم علمی کی وجہ سے دین میں) کوئی زیادتی کریں تو امام اسے رد کردے اور اگر کمی کریں تو پورا کردے''۔ ۴

اور پیغمبر گرامیؐ نے اپنے بعد جن بارہ خلفاء کا ذکر کیا ہے یا قرآن و اھلبیت کی پیروی کا حکم دیا ہے تو اس کا یہی مفہوم ہے کہ آئمہ اھلبیت احکام اسلام یعنی قرآن و سنت کے حافظ بھی ہیں اور اسلام کے قلعہ کے محافظ بھی ہیں اور اس کی حفاظت ان کی ڈیوٹی میں شامل ہے یہ ہستیاں قرآن کی تفسیر اور سنت پیغمبرؐ کا مرکز ہیں یہ قرآن وسنت کا ایسا حوض ہیں کہ ان کے پاس ہر آنے والے کی پیاس بجھتی ہے اور اس چشمے سے قرآن و سنت کے احکام کے علاوہ کوئی چیز برآمد ہی نہیں ہوتی لیکن اموی اور عباسی حکمرانوں نے اپنی سیاسی مجبوریوں کے تحت برادران اہلسنت کو ایک طرف تو ڈرا دھمکا کر خاندان رسالتؐ سے دور رکھا اور ساتھ ہی لوگوں کو اس غلط فہمی میں بھی مبتلا کردیا کہ اھلبیت پیغمبرؐ شاید اپنی طرف سے احکام بیان کرتے ہیں حالانکہ شیعہ مذہب کا اٹل قانون ہے کہ:

---

۴ الشافی ترجمہ اصول کافی جلد نمبر۲ ص۲۳ طبع کراچی

حلال محمد حلال ابدالی یوم القیامه و حرامه حرام ابد الی یوم القیامة .

''جس چیز کو آنحضرتؐ نے حلال بنایا ہے وہ قیامت تک حلال ہے اور جسے حرام قرار دیا ہے وہ قیامت تک حرام ہے۔ ۵

اور کافی شریف میں امام کی صفات کے بیان میں امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

اَلْاِمَام یَحِل حلال اللّٰہ ویحرم حرام اللّٰہ

''یعنی امام حلال کرتا ہے حلال خدا کو اور حرام کرتا ہے حرام خدا کو۔ ۶

''اب رہی برادران اہلسنت کی پیش کردہ وہ حدیث جس میں کتاب اللہ و سنتی کے الفاظ ہیں تو ہم بڑے ادب سے عرض کرتے ہیں کہ اتنی بنیادی حدیث پوری صحاح ستہ یعنی احادیث کی بنیادی کتب میں کہیں موجود نہیں اور موطاء امام مالک میں یہ مرفوع حدیث ہے اس کا سلسلہ سند پیغمبر گرامیؐ تک نہیں پہنچتا''۔ ۷

اس کی تفصیل چونکہ ہمارے موضوع سے خارج ہے اس لیے ہم اپنے اصل موضوع یعنی شرک کی طرف آتے ہیں۔

ریاکاری بھی شرک ہے:

ریاکاری کی اسلام میں انتہائی مذمت وارد ہوئی ہے بلکہ اسے ایک قسم کا شرک کہا گیا ہے اس سلسلے میں حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ:

---

۵ الشافی ترجمہ اصول کافی جلد نمبر۱ ص۱۰۸

۶ الشافی ترجمہ اصول کافی جلد نمبر۲ ص۶۱ طبع کراچی

۷ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو آئینہ حقیقت ۶۱ ، ۶۲ مولفہ معتصم سید احمد سوڈانی طبع قم

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

واعلمو ان یسیر الریاء شرک ومجالسة اهل الهوی منساة للایمان وَ محضَرَةٌ للشیطان

''خوب سمجھ لو کہ ریاکاری ذرا سی بھی ہو تو ایک قسم کا شرک ہے اور نفس پرستوں کی ہم نشینی ایمان کے فراموش ہونے اور شیطان کے پہنچنے کی جگہ ہے۔ ۸

اپنی ایک دعا میں اللہ کی بارگاہ میں التجا کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ:

اللهم انا نعوذ بک من الشرک وَ هَوَادِیهِ والظلم وَ دَوَاهِیه والغقر وَ دَوَاعِیهِ.

''خدایا ہم کو شرک اور اس کے عذاب ظلم اور اس کی تباہ کاریوں فقر اور اسباب مفلسی سے دور رکھ''۔ ۹

---

۸ خطبہ ۸۶ ص ۳۳۰ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین

۹ صحیفہ علویہ ص ۱۸۱ ترجمہ علامہ سید مرتضیٰ حسین طبع لاہور

اللہ تعالیٰ کا نہ کوئی باپ ہے نہ اولاد

جب کچھ نہ تھا تو اس وقت صرف اللہ تعالیٰ کی ذات تھی اور جب کچھ بھی نہ ہوگا تب بھی خدا ہوگا اللہ تعالیٰ نہ کسی میں سے ہے اور نہ کوئی اس میں سے ہے اس بات کو قرآن کی ایک مختصر مگر انتہائی جامع سورت میں بیان فرما دیا گیا ہے ارشاد رب العزت ہے:

قُل هو اللّٰه احد ٥ اللّٰه الصمد ٥ لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفواً احد ٥

''اے رسول کہہ دیجیے کہ وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ برحق اور بے نیاز ہے اس کی نہ کوئی اولاد ہے اور نہ والد اور نہ اس کا کوئی کفو اور ہمسر ہے۔ (ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی مرحوم)

اسی بات کو امام المتقین نے اپنے ایک خطبہ میں اس طرح بیان فرمایا ہے کہ:

لم یلد فیکون مولودًا ولم یولد فیصیر مَحدودًا.

''نہ اس کی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہے ورنہ محدود ہو جاتا۔ ۱

ساتھ ہی فرماتے ہیں:

جل عن اتخا الابناء وطهر عن ملامسة النساء

''وہ اولاد رکھنے سے بلند اور عورتوں کے مس کرنے سے پاک ہے۔ ۲

---

۱ ۲ خطبہ نمبر ۱۸۵ ص ۵۵۱ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین مرحوم

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

دوسرے خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

لم یو لد سبحانه فیکون فی العذ مشار کاًولم یلد فیکون مورثا ها لکا

''اس کا کوئی باپ نہیں کہ وہ عزت و بزرگی میں اس کا شریک ہو نہ اس کے کوئی اولاد ہے کہ اسے چھوڑ کر وہ دنیا سے رخصت ہو جائے اور وہ اس کی وارث ہو جائے۔ [۳]

۳ خطبہ نمبر ۱۸۰ ص ۴۷۴ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین مرحوم

کائنات کی ہر چیز کو پیدا کرنے والا فقط اللہ تعالیٰ ہے

اس ساری کائنات کو خلق کرنے والا فقط ایک خدا ہے ارشاد رب العزت ہے:

وهو الذی خلق السموت والارض بالحق (الانعام نمبر ۷۳)

''اور وہ وہی ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو با قاعدہ پیدا کیا''۔

(ترجمہ مولانا اشرف علی تھانوی)

اس ساری کائنات کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کیا اس سلسلے میں حضرت علیؑ ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

خلق الخلائق بقدر ته .

''(اللہ تعالیٰ نے) اپنی قدرت سے مخلوقات کو پیدا کیا''۔ [۱]

اتنی بڑی کائنات کو اللہ تعالیٰ نے فقط اپنے ارادے سے تخلیق کیا اس سلسلے میں ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

بدایا خلا ئق احکم صنعها وفطر ها علی ما اراد و ابتدعها.

''یہ نو ایجاد مخلوق ہے کہ جس کی ساخت اس نے مضبوط کی ہے اور اپنے ارادے کے مطابق اسے بنایا اور ایجاد کیا۔ [۲]

۱ خطبہ نمبر ۱۸۱ ص ۴۸۲ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین
۲ خطبہ نمبر ۸۹ ص ۲۶۰ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

کائنات بنانے میں اللہ تعالیٰ کا کوئی معاون اور مددگار نہیں تھا

اس کائنات کے بنانے میں نہ اللہ تعالیٰ کا کوئی معاون و مددگار تھا اور نہ ہی اسے کسی معاون کی ضرورت تھی اس بات کا ذکر کرتے ہوئے ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

لم يستعن على خلقها باحد من خلقه.

''یعنی اس (کائنات) کے بنانے میں اس نے مخلوقات میں سے کسی ایک سے بھی مدد نہیں چاہی''۔ ۳

اسی بات کو امام علی بن حسین اپنی ایک دعا میں اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ:

انت الذی لم يعنک على خلقک شريک ولم يوازرک فی امرک وزير

''(اے اللہ) تو وہ ہے کہ آفرینش عالم میں کسی شریک کار نے تیرا ہاتھ نہیں بٹایا اور نہ کسی معاون نے تیرے کام میں تجھے مدد دی''۔ ۴

اسی بات کو حضرت علی اپنی ایک دعا میں اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ:

خالق لاتعان

''(اللہ تعالیٰ) خالق ہے (چیزوں کے خلق کرنے میں) کسی سے مدد نہیں لیتا'' ۵

ایک جگہ چیونٹی کی خلقت اور اس کی جسمانی کیفیت کی تفصیل بتانے کے بعد فرماتے ہیں کہ:

لم يشرکه فی فطرتها فاطر ولم يعنه فی خلقها قادر.

''ان (چیونٹیوں) کو بنانے میں کوئی دوسرا اس کا شریک نہیں ہوا اور نہ ان کے خلق کرنے میں کسی قادر و توانا نے اس کی مدد کی ہے''۔ ۶

---

۳ خطبہ نمبر ۱۸۴ ص ۴۹۷ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

۴ صحیفہ کاملہ ص ۳۵۰ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

۵ صحیفہ علویہ ص ۳۷ طبع لاہور ۶ خطبہ نمبر ۱۸۴ ص ۵۴۷ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین

کائنات کو خلق کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے سامنے کوئی مثال موجود نہیں تھی

عام دنیاوی مشاہدے کی بات ہے کہ جب کوئی شخص کوئی نئی چیز ایجاد کرتا ہے تو اس کے سامنے کوئی نہ کوئی مثال موجود ہوتی ہے، جس کی وہ نقل کرتا ہے مثلاً فضا میں اڑتے ہوئے پرندوں کو دیکھ کر ہوائی جہاز بنانے کا تصور انسانی ذہن میں آیا پانی کی سطح پر آبی جانوروں کو تیرتا دیکھ کر کشتیاں بنانے کا تصور پیدا ہوا اسی طرح جس چیز کا بھی کوئی موجد ہے اسے ایجاد کرنے کے لیے انسان کو کافی سوچ بچار کرنا پڑی اور مختلف مراحل سے گذر کر وہ چیز خوب سے خوب تر بنتی گئی لیکن اس پوری کائنات کو بنانے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے سامنے کوئی مثال موجود نہیں تھی بلکہ اللہ تعالیٰ نے صرف ارادہ کیا تو کائنات وجود میں آ گئی اس بارے میں حضرت علی فرماتے ہیں کہ:

خلق الخلائق على غير مثال خلا من غيره

''اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو کسی نمونہ کے بغیر پیدا کیا جو اس سے پہلے کسی اور نے قائم کیا ہو'' ۷

ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

الذی ابتداء الخلق على غير مثال امتثله ولا مقدار احتذی عليه من خالق معهودًا كان قبله.

''وہ وہی ہے جس نے مخلوقات کو ایجاد کیا بغیر اس کے کہ کوئی مثال اپنے سامنے رکھتا اور بغیر اس کے کہ اپنے سے پہلے کسی اور خالق ومعبود کی بنائی ہوئی چیزوں کا چربہ اتارتا''۔ ۸

---

۷ خطبہ نمبر ۱۸۵ ص ۵۵۳ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین

۸ خطبہ نمبر ۸۹ ص ۲۵۷ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ:

لم یخلق الا شیاء من اصول ازلیة ولا اوائل ابدیة.

''اللہ تعالیٰ نے اشیاء کو کچھ ایسے مواد سے پیدا نہیں کیا جو ہمیشہ سے ہو اور نہ ایسی مثالوں پر بنایا کہ جو پہلے سے موجود ہوں۔ ۹

پھر مزید ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

سبحان الباری لکل شیء علی غیر مثال خلا من غیرہ

''پاک ہے وہ خدا کہ جس نے بغیر کسی نمونہ کے کہ جو اس سے پہلے کسی نے بنایا ہو ان تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے۔ ۱۰

کائنات خلق کرنے میں اللہ تعالیٰ نے کسی سے مشورہ نہیں لیا

اتنی بڑی کائنات کی تخلیق میں اللہ تعالیٰ نے نہ ہی کسی سے مشورہ لیا اور نہ ہی وہ کسی کے مشورے کا محتاج تھا اس بات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ

خلق الخلق علی غیر تمثیل ولا مشورہ مشیر ولا معونتمعین

''اللہ تعالیٰ نے دنیا کو تمثیل (نمونے) اور کسی مشورہ دینے والے کے مشورے اور مددگار کی مدد کے بغیر پیدا کیا۔'' ۱۱

اس بارے میں مزید ایک خطبہ میں فرماتے ہیں کہ:

مبتدع الخلائق بعلمه ومنشهم بحکمته بلا اقتداء ولا تعلیم ولا احتذاء لمثال صانع حکیم ولا اصابة خطاء ولا حضرة ملاء

---

۹ خطبہ نمبر ۱۶۱ ص ۴۲۸ ترجمہ مفتی جعفر حسین
۱۰ خطبہ نمبر ۱۵۳ ص ۴۰۷ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین
۱۱ خطبہ نمبر ۱۵۴ ص ۴۳۲ ترجمہ علامہ رئیس احمد ندوی جعفری طبع لاہور

''(اللہ تعالیٰ) اپنے علم سے تمام مخلوقات کو خلق کرنے والا اور اپنے حکم سے انہیں وجود لباس بخشنے والا ہے بغیر کسی کے نقش قدم پر چلے یا سکھائے اور بغیر کسی حکیم صناع کے نمونہ کی پیروی کیے اور بغیر لغزش کھائے اور بغیر (مشیروں کی) جماعت سے مشورہ لیے۔ ۱۲

اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے پاک ہے کہ اس کا کوئی مشیر یا وزیر ہو

اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے بے نیاز ہے کہ اس کو کوئی مشورہ دینے والا ہو یا اس کا کوئی وزیر ہو کیونکہ وزیر کی اسے ضرورت ہوتی ہے جسے اپنی ذمہ داریوں کی کثرت کی وجہ سے کسی مددگار اور بوجھ اٹھانے والے کی ضرورت ہو اللہ تعالیٰ کی شان اس سے اعلیٰ و ارفع ہے علامہ محمد بن طلحہ شافعی نے اپنی کتاب مطالب السؤل فی مناقب آل الرسول میں امام المتقین کا ایک ایسا خطبہ نقل کیا ہے جس میں کہیں بھی ''الف'' کا لفظ استعمال نہیں ہوا یہ خطبہ علامہ مرزا یوسف حسین نے اپنے مترجمہ نسخہ میں درج کیا ہے اس میں حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ:

جل عن مشیر وو زیر وعن عون ومعین ونصیر ونظیر

''اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے بلند ہے کہ اس کا کوئی مشیر یا وزیر یا مددگار یا کمک کرنے والا یا نظیر ہو۔ ۱۳

اللہ تعالیٰ نے سوچ بچار میں پڑے بغیر کائنات کو تخلیق کیا

اللہ تعالیٰ نے کائنات کو سوچ سوچ کر ایجاد نہیں کیا کہ یوں کیا جائے یا نہ کیا جائے اس طرح کیا تو یہ ہوگا اور دوسری طرح کیا تو وہ ہوگا بلکہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ خلق کیا

---

۱۲ خطبہ نمبر ۱۹۰ ص ۵۶۲ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین
۱۳ نہج البلاغہ خطبہ بغیر الف ص ۶۶۶ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

کامل اور اکمل پیدا کیا اس بارے میں حضرت علیؑ ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

المنشی اَصَاف الاشیاء بلا روية ال اليها

''(اللہ تعالیٰ) قسم قسم کی چیزوں کا موجد ہے بغیر غور و فکر کی طرف رجوع کیے''۔ [14]

اسی بات کو دوسری جگہ اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ:

لم يذرء الخلق باحتيال ولا استعان بهم لكلال

''اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو سوچ سوچ کر ایجاد نہیں کیا اور نہ تھکن کی وجہ سے ان سے مدد لینے کا محتاج بنے''۔ [15]

اللہ تعالیٰ کو کائنات کی تخلیق کرتے وقت سوچ و بچار کی زحمت کیوں نہیں کرنا پڑی اس کی وضاحت کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

خلق الخلق من غير روية اذكانت الرويات لاتليق الا بذوى الضمائر وليس بذى ضمير فى نفسه

''اللہ تعالیٰ نے سوچ بچار میں پڑے بغیر مخلوق کو پیدا کیا اس لیے کہ غور و فکر اس کے مناسب ہوا کرتی ہے جو دل و دماغ (جیسے اعضاء) رکھتا ہو اور وہ دل و دماغ کی احتیاج سے بری ہے''۔ [16]

کائنات بنانے میں اللہ تعالیٰ کو کوئی دشواری پیش نہیں آئی

اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان سورج چاند ستارے پہاڑ اور سمندر بنائے لیکن اتنی بڑی کائنات کے بنانے میں اللہ تعالیٰ کو کسی قسم کی دشواری پیش نہیں آئی اس بات کو حضرت علیؑ اپنے ایک خطبہ میں اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ:

---

[14] خطبہ نمبر ۸۹ ص ۳۴۴ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین
[15] خطبہ نمبر ۱۹۴ ص ۵۹۴ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین
[16] خطبہ نمبر ۱۰۶ ص ۳۰۵ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

لم يتكاءده صنع شىء منها اذ صنعه ولم يؤده منها خلق ما خلقه وبراه.

''(اللہ تعالیٰ نے) جب کسی چیز کو بنایا تو اس کے بنانے میں اسے کوئی دشواری پیش نہیں آئی اور نہ جس چیز کو اس نے خلق و ایجاد کیا اس کی آفرینش (یعنی بنانے) نے اسے خستہ و درماندہ کیا''۔ [17]

دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ:

لم يؤده خلق ما ابتدا ولا تدبير ما ذرأ ولا وقف به عجز عما خلق

''جن چیزوں کو اس نے پہلے پہل بنایا ان کی خلقت نے اسے تھکایا نہیں اور جنہیں وہ پیدا کر چکا ان کی تدبیر اصلاح نے اسے خستہ و درماندہ نہیں کر دیا''۔ [18]

ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

الخالق من غير منصبة

''(اللہ تعالیٰ) بغیر تھکن کے (ہر شے کا) خالق ہے''۔ [19]

اللہ تعالیٰ نے وحشت و تنہائی سے گھبرا کر کائنات کو پیدا نہیں کیا

اللہ تعالیٰ نے کائنات کو کیوں خلق فرمایا کیا اپنے اکیلے ہونے کی وجہ سے اور اپنی تنہائی کی وجہ سے اسے کوئی وحشت محسوس ہوئی تو اس کائنات کو خلق فرمایا اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ:

لم تخلق الخلق لوحشة ولا استعملتهم لمنفعة

---

[17] خطبہ نمبر ۱۸۴ ص ۴۹۹ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین
[18] خطبہ نمبر ۶۴ ص ۲۴۸ ترجمہ علامہ رئیس احمد جعفری
[19] خطبہ نمبر ۱۸۲ ص ۵۴۱ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

''(بارالہا) تو نے (تنہائی کی) وحشتوں سے اکتا کر مخلوق کو پیدا نہیں کیا اور نہ اپنے کسی فاعدے کے پیش نظر ان سے اعمال کرائے''۔ [۲۰]

کائنات بنانے اور اتنی مخلوق پیدا کرنے کا مقصد کسی پر اپنی برتری کا اظہار کرنا نہیں تھا:

اس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

لم یکونہا لتشدید سلطان ولا لِخوفٍ من زوال و نقصان ولا للا ستعانۃ

بھا علی ند مکاثر ولا للا حتراز بھا من ضد مثاور ولا للا ز دیار بھا فی ملکہ ولا لمکاثرۃ شریک فی شرکہ.

''(اللہ تعالیٰ نے) اس کائنات کو نہ اپنی حکومت کے استحکام کے لیے بنایا ہے نہ کسی زوال اور نقصان کے خوف سے بچنے کے لیے نہ اسے کسی مد مقابل کے مقابلہ کے لیے مدد کی ضرورت تھی اور نہ وہ کسی حملہ آور دشمن سے بچنا چاہتا تھا نہ اس کا مقصد اپنے ملک میں کوئی اضافہ کرنا تھا نہ کسی شریک کے سامنے اپنی کثرت کا اظہار تھا''۔ [۲۱]

علامہ سید ذیشان حیدر جوادی اس کی شرح میں لکھتے ہیں کہ:

''چونکہ دنیا میں ایجادات اور حکومات کا فلسفہ یہی ہوتا ہے کہ کوئی ایجادات کے ذریعے حکومت کا استحکام چاہتا ہے اور کوئی حکومت کے ذریعہ خطرات کا مقابلہ کرنا چاہتا ہے اس لیے بہت ممکن تھا کہ بعض جاہل افراد مالک کائنات کی تخلیق اور

---

[۲۰] خطبہ نمبر ۱۰۷ ص ۳۰۹ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

[۲۱] خطبہ نمبر ۱۸۶ ص ۳۶۵ ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی

حکومت کے بارے میں بھی اس قسم کا خیال قائم کر لیتے حضرت نے یہ چاہا کہ اس غلط فہمی کا ازالہ کر دیا جائے اور اس حقیقت کو بے نقاب کر دیا جائے کہ خالق و مخلوق میں بے پناہ فرق ہے اور کسی بھی مخلوق کا قیاس خالق پر نہیں کیا جا سکتا ہے مخلوق کا مزاج احتیاج ہے اور خالق کا کمال بے نیازی ہے لہٰذا دونوں کے بارے میں ایک طرح کے تصورات قائم نہیں کیے جا سکتے''۔ [۲۲]

اسی بات کو انتہائی دلچسپ انداز میں ایک خطبہ میں یوں بیان فرماتے ہیں کہ:

لم یخلق ما خلقہ لتشدید سلطان ولا تخوف من عواقب زمان ولا استعانۃ علی ندمثاور ولا شریک مکاثر ولا ضد منافر ولکن خلائق مربوبون وعباد داخرون

''اللہ تعالیٰ نے اپنی کسی مخلوق کو اس لئے پیدا نہیں کیا کہ وہ اپنے اقتدار کی بنیادوں کو مستحکم کرلے یا زمانے کے عواقب و نتائج سے اسے کوئی خطرہ تھا یا کسی برابر والے کے حملہ آور ہونے یا کثرت پر اترانے والے شریک یا بلندی میں ٹکرانے والے مدمقابل کے خلاف اسے مدد حاصل کرنا تھی بلکہ یہ ساری مخلوق اس کے قبضے میں ہے اور سب اس کے عاجز و ناتواں بندے ہیں''۔ [۲۳]

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پوری طرح مکمل صورت میں پیدا کیا ہے

اللہ تعالیٰ نے اپنی جتنی بھی مخلوق کو پیدا کیا درست اور مکمل صورت میں خلق فرمایا چیونٹی جیسی ننھی مخلوق سے لے کر اونٹ اور ہاتھی جیسی مخلوق کا اگر تجزیہ کیا جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ اس کے جسم میں نہ کوئی چیز کم ہے اور نہ فالتو بلکہ ہر ہر عضو کی اپنی جگہ

---

[۲۲] حاشیہ نہج البلاغہ ص ۳۶۵ از علامہ سید ذیشان حیدر جوادی

[۲۳] خطبہ نمبر ۶۳ ص ۲۰۷ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

اہمیت بھی ہے اور ضرورت بھی اسی لیے چیونٹی یا اس سے بھی اگر کوئی کمزور مخلوق ہے تو وہ اعضاء مکمل ہونے کی وجہ سے اپنی جگہ پر مضبوط ہے اس بات کو حضرت علیؑ اپنے ایک خطبہ میں اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ:

قدر ما خلق فاحكم تقديره و دبر ه فالطف تدبير ه

''اللہ تعالیٰ نے اپنی ہر مخلوق کا مستحکم اندازہ رکھا اور اس کا لطیف تدبیر سے انتظام کیا''۔ ۲۴

دوسری جگہ مخلوق کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

ايها المخلوق السوى والمنشاء المَرعِيُّ فى ظلمات الارحام ومضاعفات الاستار.

''اے وہ مخلوق کہ جس کی خلقت کو پوری طرح درست کیا گیا ہے اور جسے شکم کی اندھاریوں اور دہرے پردوں میں بنایا گیا ہے اور ہر طرح سے اس کی نگہداشت کی گئی ہے'' ۲۵

ایک جگہ حمد باری کے انداز میں مخلوق کی پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

سبحان من ارمج قوائم الذَّرَّةِ والهمجة الى مافو قهما من خلق الحيتان والفيلة.

''پاک و پاکیزہ ہے وہ ذات جس نے چیونٹی اور مچھر سے لے کر ان سے بڑی مچھلیوں اور ہاتھیوں تک کے پیروں کو مضبوط و مستحکم بنایا ہے''۔ ۲۶

---

۲۴ خطبہ نمبر ۹۱ ص ۳۴۳ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین
۲۵ خطبہ نمبر ۱۶۱ ص ۴۲۸ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین
۲۶ خطبہ نمبر ۱۶۵ ص ۳۱۷ ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی

کیا لوگ چھوٹی چھوٹی مخلوق میں غور نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کس طرح خلق فرمایا ہے؟

حضرت علیؑ اپنے ایک خطبہ میں حمد باری تعالیٰ اور مدح پیغمبر اکرمؐ کے بعد انسان سے مخاطب ہو کر اسے یاددہانی کراتے ہیں کہ کائنات کی ہر چیز کا خالق صرف ایک خدا ہے تو پھر یہ لوگ خدا کی قدرتوں میں غور کر کے اپنے خالق حقیقی کی معرفت کیوں حاصل نہیں کرتے اس سلسلے میں آپ چیونٹی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

الا ينظرون الى صغير ما خلق كيف احكم خلقه وأ تقن تركيبه وفلق له السمع والبصر وسوى له العظم والبشر.

''کیا یہ ایک چھوٹی سی مخلوق کو بھی نہیں دیکھ رہے ہیں کہ اس نے کس طرح اس کی تخلیق کو مستحکم اور اس کی ترکیب کو مضبوط بنایا ہے اس چھوٹے سے جسم میں کان اور آنکھیں سب بنادی ہیں اور اسی میں ہڈیاں اور کھال بھی درست کر دی ہے۔'' ۲۷

پھر اس ننھی سی مخلوق کی جسمانی کیفیت کی تفصیل بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے خالق ہونے کے متعلق فرماتے ہیں کہ:

لم يشركه فى فطرتها فاطر ولم يعنه فى خلقها قادر

''اس (چیونٹی) کے بنانے میں کوئی بنانے والا اس کا شریک نہیں ہوا اور نہ اس کے پیدا کرنے میں کسی قادر و توانا نے اس کا ہاتھ بٹایا ہے''۔ ۲۸

---

۲۷ خطبہ نمبر ۱۸۵ ص ۳۵۷ ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی
۲۸ خطبہ نمبر ۱۸۳ ص ۴۹۰ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

تمام کائنات مل کر ایک مچھر نہیں بنا سکتی

چیونٹی کی جسمانی کیفیت کی تفصیل بیان کرنے کے بعد امام المتقین نے فرمایا کہ اس چھوٹی سی مخلوق کا خالق بھی وہی خدا ہے جو بڑی سے بڑی مخلوق کا پیدا کرنے والا ہے اب انسان کو درس توحید دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کائنات کے تمام انسان چرند پرند اکٹھے ہو کر ایک مچھر بنانا چاہیں تو وہ نہیں بنا سکتے آنجناب کے الفاظ اس طرح ہیں کہ:

ولو اجتمع جميع حيوانها من طيرها و بهائمها و ما كان من مراحها وسائمها و اصناف اسناخها واجناسها ومتبلدة اممها واكياسها على احداث بعوضة ما قدرت على احداثها ولا عرفت كيف السبيل الى ايجادها ولتحيرت عقولها فى علم ذلك وتاهت و عجزت قواها وتناهت ورجعت خاسئة حسيرة عارفة بانها مقهورة مقرة بالعجز عن انشائها .

''اگر تمام حیوانات پرندہ اور چرندہ رات کو منزل پر واپس آنے والے اور چراگاہوں میں رہ جانے والے طرح طرح کے انواع واقسام والے اور تمام انسان غبی اور ہوشمند سب مل کر ایک مچھر کو ایجاد کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے اور نہ انہیں یہ اندازہ ہوگا کہ اس کی ایجاد کا طریقہ اور راستہ کیا ہے بلکہ ان کی عقلیں اسی راہ میں گم ہو جائیں گی اور ان کی طاقتیں جواب دے جائیں گی اور عاجز و درماندہ ہو کر میدان عمل سے واپس آ جائیں گی (یعنی یہ اقرار کریں گی کہ وہ ایک مچھر کو ایجاد کرنے سے عاجز ہیں)'' [۲۹]

---

[۲۹] خطبہ نمبر ۱۸۵ ص ۳۶۵ ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی

انسان کے لئے دعوت فکر:

امام المتقین حضرت علیؑ نے اپنے خطبات میں ہر طریقہ سے انسان کو نصیحت کرنے کی کوشش کی ہے اور اسے بار بار یہی بتایا ہے کہ جس مالک نے اسے اس دنیا میں بھیجا ہے ایک دن اس کے پاس واپس جانا ہے جس نے ہمیں زندگی عطاء کی ہے وہی ہستی موت دینے پر بھی قادر ہے دنیا کی تمام نعمتوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور وہی نعمت دینے والا وہی خدا ہے انبیاء کرام ہوں یا آئمہ ہدیٰ یا دیگر بزرگان دین وہ اپنے پیروکاروں کو ہمیشہ اسی قاضی الحاجات کی بارگاہ سے مانگنے کا درس دیتے رہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو امام المتقین حضرت علیؑ کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

کائنات کا رازق فقط اللہ تعالیٰ ہے

شیخ صدوقؒ لکھتے ہیں کہ:

''الرازق'' کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک اور فاجر بندوں کو رزق دیتا ہے''۔ [1]

یہ بات بھی واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف انسانوں کا ہی رازق نہیں بلکہ تمام مخلوق خواہ وہ خشکی پر ہو یا دریاؤں سمندروں اور فضاؤں میں سب کو رزق دینے والی ذات صرف خدا کی ہے اس بارے میں حضرت علیؑ ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

عیاله الخلق ضمن ارزاقهم

''ساری مخلوق اس کا کنبہ ہے اور اس نے سب کی روزیاں مقرر کر رکھی ہیں''۔ [2]

دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

اله الخلق ورازقه

''وہ کائنات کا معبود اور ان کا رازق ہے۔ [3]

اللہ تعالیٰ تمہارے رزق کا ذمہ دار ہے

کائنات کے کسی بھی کونے میں رہنے والی اور کسی بھی قسم کی مخلوق کا رازق اللہ تعالیٰ کے علاوہ

---

[1] توحید صدوقؒ ص ۱۶۶ طبع کراچی [2] خطبہ نمبر ۸۹ ص ۲۵۵ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

[3] خطبہ نمبر ۸۸ ص ۲۵۳ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

کوئی نہیں اس بات کو ایک مختصر فقرہ میں انتہائی خوبصورت انداز میں اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ:

من عاش فعليه رزقه ومن مات فاليه منقلَبه'

''جو زندہ ہے اس کے رزق کا وہ ذمہ دار اور جو مر جائے اس کی بازگشت اس کی طرف ہے''۔ [4]

دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ:

قدتكفل لكم بالرزق وامرتم بالعمل

''پرودگار نے تمہارے رزق کی ذمہ داری لی ہے اور تمہیں عمل کرنے کا حکم دیا ہے''۔ [5]

اسی بات کو ان الفاظ میں پھر ایک جگہ بیان فرماتے ہیں کہ:

قد كفا كم مو ونة دنيا كم وحثكم على الشكر

''وہ تمہاری ضروریات دنیا کا ذمہ لے چکا ہے اور تمہیں صرف شکر گزار رہنے کی ترغیب دی ہے''۔ [6]

ایک جگہ چیونٹی جیسی ننھی مخلوق کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

مكفولة برزقها مرزوقة بوفقها لا يغفلها المنان ولا يحرمها الديان ولو في الصفا اليابس والحجر الجامس.

''اس (چیونٹی) کی روزی کا ذمہ لیا جا چکا ہے اور اس کے مناسب حال رزق

---

[4] خطبہ نمبر ۱۰۹ ص ۳۸۴ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین

[5] خطبہ نمبر ۱۱۴ ص ۳۲۹ ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی

[6] خطبہ نمبر ۱۸۱ ص ۴۸۴ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

اسے پہنچاتا رہتا ہے خدائے کریم اس سے تغافل نہیں برتتا اور صاحب عطاء و جزا اسے محروم نہیں رکھتا اگر چہ وہ خشک پتھر اور جمے ہوئے سنگ خارا کے اندر کیوں نہ ہو''۔ ۷

پھر ایک خطبہ میں پرندوں کی خلقت اور ان کی روزی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

دُعا کل طائر باسمه و کفل له برزقه

''اللہ تعالیٰ نے ہر پرندے کو اس کے نام پر دعوت (وجود) دی اور ان کی روزی کا ذمہ لیا''۔ ۸

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی روزی کی مقدار بھی مقرر کر رکھی ہے

صرف یہی نہیں کہ کائنات میں بسنے والی مخلوق کی روزی کا ذمہ دار اللہ تعالیٰ ہے بلکہ اس نے اپنی مخلوق کے لیے روزیوں کی مقدار بھی مقرر کر رکھی ہے اس بارے میں ایک خطبہ میں حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ:

قدر الارزاق فکثرها وقللها

''اللہ تعالیٰ نے روزیاں مقرر کیں (کسی کے لئے) زیادہ اور (کسی کیلئے) کم''۔ ۹

دوسری جگہ پرندوں کی انواع و اقسام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

وقدر اقواتها واحصی اجناسها

''(اللہ تعالیٰ نے) ان کی روزیاں معین کر دی ہیں اور ان کے انواع و اقسام

---

۷ خطبہ نمبر ۱۸۳ ص ۴۹۰ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

۸ خطبہ نمبر ۱۸۴ ص ۵۴۹ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین

۹ خطبہ نمبر ۹۰ ص ۳۵۱ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین

پر احاطہ رکھتا ہے''۔ ۱۰

تمھاری روزی کو کوئی چھین نہیں سکتا

اللہ تعالیٰ نے کسی کے مقدر میں جو روزی لکھ دی ہے اسے کوئی شخص نہ روک سکتا ہے اور نہ ہی کوئی آگے بڑھ کر اس پر قبضہ کر سکتا ہے اس بارے میں حضرت علیؑ فرماتے ہیں:

لن یسبقک الی رزقک طالب ولن یغلبک علیه غالب ولن یبطی عنک ماقد قدرلک

''تمہاری روزی تک کوئی بڑھنے والا پہنچ نہیں سکتا اور غالب آنے والا قبضہ نہیں کر سکتا اور جو مقدر میں ہے اس میں تاخیر نہیں ہو سکتی''۔ ۱۱

ایک جگہ انسان کو اپنی روزی کے بارے میں بے صبری نہ کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

وقف عند منتهی رزقک

''رزق و دولت کی انتہا پر (جو تیرے ہاتھ میں آ چکی ہے) رک جا (لالچ نہ کر)''۔ ۱۲

تمہاری روزی کو کوئی گھٹا بڑھا نہیں سکتا

اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے روزی کی مقدار مقرر کر دی ہے جسے زیادہ دیا ہے اسے کوئی کم نہیں کر سکتا اور جسے کم دیا ہے اسے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بڑھا نہیں سکتا اس بات کو امام علی ابن حسینؑ ایک دعا میں اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ:

---

۱۰ خطبہ نمبر ۱۸۳ ص ۴۹۲ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

۱۱ نہج البلاغہ حصہ سوم حکمت نمبر ۳۷۲ ص ۸۱ ترجمہ علامہ سید مرتضیٰ حسین صدر الافاضل طبع لاہور

۱۲ نہج البلاغہ حصہ سوم حکمت نمبر ۲۶۶ ص ۶۴ ترجمہ علامہ سید مرتضیٰ حسین مرحوم

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

جعل لکل روح منهم قوتا معلوما مقسوما من رزقه لاینقص من زاده ناقص ولا یزید من نقص منهم زائد

''اللہ تعالیٰ نے ہر (ذی) روح کے لیے اپنے (پیدا کردہ) رزق سے معین و معلوم روزی مقرر کردی ہے جسے زیادہ دیا ہے اسے کوئی گھٹانے والا گھٹا نہیں سکتا اور جسے کم دیا ہے اسے کوئی بڑھانے والا بڑھا نہیں سکتا''۔ [13]

بعض لوگ اپنے مستقبل کے بارے میں ضرورت سے زیادہ فکرمند رہتے ہیں اور اپنی ناسمجھی یا ایمان کی کمزوری کی وجہ سے انہیں یہ غم کھائے جا رہا ہوتا ہے کہ آنے والے وقتوں میں ہماری روزی کا کیا بندوبست ہوگا ایسے لوگوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

یا ابن آدم لاتحمل هم یومک الذی لم یاتک علی یومک الذی قد اتاک فانه ان یک من عمرک یات الله فیه برزقک.

''اے فرزند آدم اس دن کی فکر کا بار جو ابھی نہیں آیا آج کے دن پر نہ ڈال کہ جو آچکا ہے اس لیے کہ اگر ایک دن بھی تیری عمر کا باقی ہوگا تو اللہ تیرا رزق تجھے پہنچائے گا''۔ [14]

رزق دو قسم کا ہے

اپنے حکمت بھرے کلمات میں رزق کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

---

[13] صحیفہ کاملہ ص ۱۰۳ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

[14] نہج البلاغہ حکمت نمبر ۲۶۷ ص ۸۹۵ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

الرزق رزقان رزق تطلبه ورزق یطلبک فان لم تاته اتاک فلا تحمل هم سنتک علی هم یومک.

''روزی دو طرح کی ہے ایک وہ جسے تم تلاش کرتے ہو دوسری وہ جو تم کو تلاش کرتی ہے کہ اگر تم اس کے پاس نہ جاؤ تو وہ تمہارے پاس آجائیگی تو سال بھر کی فکر آج ہی نہ کرو''۔ [15]

انسان کے لئے جو روزی اللہ تعالیٰ نے مقرر کردی ہے وہ کس طرح اس تک پہنچ کر رہتی ہے اس بارے میں ایک دفعہ حضرت علیؑ سے سوال کیا گیا کہ:

لوسد علی رجل باب بیته وترک فیه من این کان یاتیه رزقه ؟

فقال علیه السلام من حیث یاتیه اجله.

''اگر کسی شخص کو گھر میں چھوڑ کر اس کا دروازہ بند کردیا جائے تو اس کی روزی کدھر سے آئے گی تو (آپ نے) فرمایا جدھر سے اس کی موت آئے گی''۔ [16]

اللہ تعالیٰ سوال نہ کرنے والوں کو بھی روزی دیتا ہے

اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق پر ایک احسان یہ بھی ہے کہ جو لوگ اس کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتے اور اس سے روزی نہیں مانگتے ان کا رزق بھی نہیں روکتا حالانکہ یہ ہوسکتا تھا کہ پوری کائنات کا رازق ہونے کے باوجود جو لوگ اللہ تعالیٰ سے روزی نہ مانگتے ان کا رزق روک لیا جاتا اور جب وہ دست سوال دراز کرتے انہیں روزی ملنا شروع ہو جاتی لیکن یہ اس کی شان کریمی ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرتا اس بات کو حضرت علیؑ اپنے ایک

---

[15] نہج البلاغہ حکمت نمبر ۳۷۲ ص ۸۱ ترجمہ علامہ سید مرتضیٰ حسین صدر الافاضل طبع لاہور

[16] نہج البلاغہ حکمت نمبر ۳۵۶ ص ۹۲۱ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

خطبہ میں اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ:

لیس بما سئل باجود منه بما لم یسال

''اللہ تعالیٰ دست طلب کے نہ بڑھنے پر بھی اتنا ہی کریم ہے جتنا طلب وسوال کا ہاتھ بڑھنے پر''۔ [17]

اسی بات کو اپنی تعلیم کردہ دعائے یستشیر میں اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ

انت المعطی عبادک بلا سوال

''(اے اللہ) تو اپنے بندوں کو بے مانگے دینے والا ہے۔ [18]

پھر خدائے رحمان کی یہ صفت بھی بیان فرماتے ہیں کہ

ولا یفره المنع والجمود ولا یکدیه الاعطاء والجود اذ کل معط منتقص سواه

''(اللہ تعالیٰ) فیض وعطا کے روکنے سے مالدار نہیں ہوتا اور جود وعطاء سے کبھی عاجز وقاصر نہیں ہوتا اس لیے کہ اس کے سوا ہر دینے والے کے یہاں داد ودہش سے کمی واقع ہو جاتی ہے''۔ [19]

بلکہ اللہ تعالیٰ نے تو انسان کے لیے زمین میں روزی پھیلا رکھی ہے جیسا کہ حضرت علیؑ اس بارے میں فرماتے ہیں کہ:

ارفع لکم المعاش

''(اللہ تعالیٰ نے زمین میں) تمہارے رزق کا سامان فراواں کیا ہے''۔ [20]

---

[17] خطبہ نمبر ۸۹ ص ۲۵۵ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین
[18] صحیفہ علویہ ص ۳۱ ترجمہ علامہ سید مرتضیٰ حسین طبع لاہور
[19] خطبہ نمبر ۸۹ ص ۲۵۵ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین
[20] خطبہ نمبر ۸۱ ص ۲۲۹ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

انسانوں حیوانوں پرندوں اور چھوٹے بچوں کی روزی کا بندوبست خود اللہ تعالیٰ کرتا ہے

حضرت علیؑ کس طرح خوبصورت انداز میں انسان کو پوری کائنات کے رازق حقیقی کا تعارف کرواتے ہیں اس کے لیے ان کی تعلیم کردہ ایک دعا کے الفاظ پر غور کریں آپ اللہ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں کہ:

یا منزل المعاش علی الناس والمواش والا فراخ فی العشاش من الطعم والریاش.

''اے روزی رسان خلق جس میں انسان بھی ہیں اور مویشی بھی اور آشیانوں کے بچے بھی ہیں ان کو غذا عطا کرتا ہے''۔ [21]

اسی طرح دعائے مشلول میں فرماتے ہیں کہ

یا رازق الطفل الصغیر

''اے کمسن بچے کو روزی دینے والے''۔ [22]

دوسری جگہ اسی دعا میں فرماتے ہیں کہ

یارازق البشر یا مقدر کل قدر

''اے انسان کو روزی دینے والے اے ہر مقدار کو معین کرنے والے''۔ [23]

ایک دعا کے الفاظ اس طرح ہیں۔

یا مغنی الفقیر ویا غاذی الصفیر یاشافی السقیم

---

[21] صحیفہ علویہ ص ۹۵ ترجمہ علامہ سید مرتضیٰ حسین طبع لاہور [22] صحیفہ علویہ ص ۴۷
[23] صحیفہ علویہ دعائے مشلول ص ۴۶

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

''اے محتاجوں کو غنی کرنے والے بچوں کو غذا پہنچانے والے اور بیماروں کو شفا دینے والے''۔ ۲۴

روزی میں کمی یا زیادتی انسان کے صبر اور شکر کا امتحان ہوتا ہے

اکثر لوگوں نے اپنی نادانی کی بنا پر روزی میں زیادتی کو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا معیار بنا رکھا ہے اور اگر کہیں روزی کم ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب سمجھتے ہیں حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ یہ دنیا تو دار امتحان ہے کسی کو زیادہ رزق دے کر آزمایا جا رہا ہے کہ یہ شخص میرا شکر گزار بندہ بن کر رہتا ہے یا عیش و عشرت میں ڈوب کر رزق دینے والے اور اس کی کمزور مخلوق کو بھول جاتا ہے کیونکہ حدیث قدسی میں ارشاد قدرت ہے کہ:

المال مالی والغر باء عیالی والا مراء آمنائی

''(اے لوگو) تمہارے پاس جو مال ہے وہ میرا (دیا ہوا) ہے اور غریب لوگ میرا کنبہ ہے اور امیر لوگوں کے پاس مال میری امانت ہے۔ (اب میں دیکھتا ہوں کہ یہ امیر لوگ میری امانت کو میرے کنبے پر خرچ کرتے ہیں یا نہیں)''

اسی طرح کسی کو کم روزی دے کر اللہ تعالیٰ اس بندے کا امتحان لیتا ہے کہ یہ شخص صبر کے ساتھ باعزت زندگی گزارتا ہے یا ہر وقت اللہ تعالیٰ کا شکوہ کرتا رہتا ہے حضرت علیؑ اپنے ایک نصیحت بھرے جملے میں فرماتے ہیں کہ:

الصبر علی الفقر مع العز اجمل من الغنا مع الذل

''ایسی غربت پر صبر کرنا جس میں عزت (محفوظ) ہو اس امارت سے بہتر ہے جس میں ذلت و رسوائی ہو''۔ ۲۵

۲۴ صحیفہ علویہ ص ۹۴ ۲۵ غرر الحکم

اسی بات کو حضرت علیؑ اپنے ایک خطبہ میں اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ:

قدر الارزاق فکثرها وقللها وقسمها علی الضیق والسعة فعدل فیها لیبتلی من اراد بمیسورها ومعسورها و لیختبر بذالک الشکر والصبر من غنیها و فقیرها.

''اللہ تعالیٰ نے سب کی روزیاں معین کر رکھی ہیں چاہے قلیل ہوں یا کثیر اور پھر انہیں تنگی اور وسعت کے اعتبار سے بھی تقسیم کر دیا ہے اور اس میں بھی عدالت رکھی ہے تاکہ دونوں کا امتحان لیا جا سکے اور غنی و فقیر دونوں کو شکر یا صبر سے آزمایا جا سکے۔ ۲۶

ارشاد رب العزت ہے کہ:

یبسط الرزق لمن یشاء و یقدر (رعد ۲۶)

''اللہ جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔''

حضرت علی علیہ السلام کی طرف رزق کی نسبت دینے والے ان کے درج ذیل فرامین پر غور کریں:

حضرت علیؑ کے جو فرامین گزشتہ صفحات پر نقل کیے گئے ہیں ان میں اگر معمولی سا بھی غور کیا جائے تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں نظر آتی ہے کہ کائنات کی تمام مخلوق کو رزق دینے والی ذات فقط ایک خدا کی ہے حضرت علیؑ نے نہ صرف اپنے مختلف خطبات میں

۲۶ خطبہ نمبر ۹۱ ص ۱۷۷ ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی طبع کراچی

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

لوگوں کو اس بات کی تبلیغ فرمائی بلکہ اپنی مناجات میں بھی لوگوں کو اس بات کی تعلیم دی کہ رزق دینے والا معاملہ اللہ تعالیٰ سے مخصوص ہے لیکن اس کے باوجود بعض لوگ اپنی لاعلمی کم علمی سادگی یا جہالت کی وجہ سے ایسے کلمات کہہ دیتے ہیں جس کا واضح مفہوم یہ بنتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ معاذ اللہ حضرت علیؑ بھی رزق دیتے ہیں بعض لوگ خدا ہی کو رازق سمجھنے کے باوجود غیر شعوری طور پر ایسے الفاظ کہتے رہتے ہیں مثلاً مولا علیؑ نے ہمیں بہت کچھ دیا ہوا ہے ایسی بات کہنے والے چونکہ اس حقیقت سے بے خبر ہوتے ہیں کہ حضرت علیؑ یا باقی آئمہ اہلبیتؑ ایسی باتوں کو کتنا ناپسند کرتے تھے کیونکہ ایسی باتیں نہ صرف قرآن سے متصادم ہیں بلکہ آئمہ اہلبیتؑ کی تعلیمات کے بھی برعکس ہیں ان ھستیوں کی پوری زندگی تو توحید کی معرفت کرواتے گزری ہے اس لیے وہ ایسی باتوں کو کیسے برداشت کر سکتے ہیں ایسے لوگوں کو سمجھاتے ہوئے حضرت علیؑ اپنے حکیمانہ کلمات میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

ایاکم واغلو فینا قولو انا مربوبون.

''ہمارے بارے میں غلو کرنے (یعنی حد سے تجاوز کرنے سے) بچو اور یہ کہو کہ ہمارا رازق بھی اللہ ہے۔'' [۲۷]

اپنے ایک خطبہ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ:

اللھم صن وجھی بالیسار ولا تبذل جاھی بالاقتار فاسترزق طالبی رزقک.

''خداوند میری آبرو کو تونگری کے ساتھ محفوظ رکھنا تنگ دستی کی وجہ سے میری

[۲۷] غدر الحکم ترجمہ علامہ جاوید جعفری جلد نمبر۲ طبع کراچی

منزلت کو (لوگوں کی) نگاہوں میں نہ گرانا کہ جو تجھ سے رزق مانگتے ہیں میں ان سے رزق مانگنے لگوں''۔ [۲۸]

دعوت فکر:

اس خطبہ میں حضرت علیؑ نے دو باتیں تعلیم فرمائی ہیں پہلی یہ کہ خود اپنے لیے اللہ سے رزق کی دعا فرما رہے ہیں اور دوسری یہ کہ میں تیری مخلوق سے نہ مانگوں جو خود تجھ اللہ سے رزق حاصل کرتی ہے مطلب صاف ظاہر ہے کہ امام المتقین کا رازق بھی اللہ ہے اور باقی مخلوق کا رازق بھی وہی خدا ہے۔

اسی طرح اپنی ایک دعا میں اللہ کی حمد بیان کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ:

الحمد للہ الذی جعل رزقی فی یدہ ولم یجعلہ فی ایدی الناس

''اس اللہ کی حمد جس نے میری روزی اپنے قبضہ قدرت میں رکھی اور دوسروں کو نہ دی''۔ [۲۹]

ایک جگہ بخل کی مذمت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

فلاموال بذلتموھا للذی رزقھا ولا انفس خاطر تم بھا للذی خلقھا.

''نہ تم نے مال کو اس کی راہ میں خرچ کیا جس نے تمہیں عطا کیا تھا اور نہ جان کو اس کی خاطر خطرہ میں ڈالا جس نے اسے پیدا کیا تھا''۔ [۳۰]

اس فرمان سے بھی صاف ظاہر ہے کہ رزق دینے والا اور پیدا کرنے والا

[۲۸] خطبہ نمبر ۲۲۳ ص ۶۳۶ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین
[۲۹] صحیفہ علویہ ص ۱۴۸ ترجمہ علامہ سید مرتضی حسین
[۳۰] خطبہ نمبر ۱۱۷ ص ۳۳۲ ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

اللہ تعالیٰ ہی ہے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

من رضی برزق اللّٰہ لم یحزن علیٰ مافاتہ

''جو اللہ کے دیئے ہوئے رزق پر راضی رہے گا وہ نہ ملنے والی چیز پر رنجیدہ نہیں ہوگا''۔ ۳۱؎

پھر فرماتے ہیں کہ:

لا یصدق ایمان عبد حتی یکون بما فی ید اللّٰہ اوثق منہ بما فی یدہ

''کسی بندے کا ایمان اس وقت تک سچا نہیں ہوتا جب تک اپنے ہاتھ میں موجود ہونے والے مال سے اس پر زیادہ اعتماد نہ ہو جو اللہ کے ہاتھ میں ہے''۔ ۳۲؎

اللہ تعالیٰ خود ہی روزی تقسیم بھی کرتا ہے

بعض غیر ذمہ دار لوگ جب قرآن واحادیث کے سامنے لاجواب ہوجاتے ہیں تو پھر سادہ لوح عوام کو بیوقوف بنانے کے لیے کہہ دیتے ہیں کہ روزی دینے والا تو خدا ہے لیکن تقسیم کرنے والے حضرت علیؑ ہیں ہماری ایسے افراد سے دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ خدا کا خوف کریں یہ بات بھی قرآن کی تعلیمات سے صریحاً متصادم ہے پھر خود حضرت علیؑ اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

قسم ارزا قھم واحصی اٰثارھم واعمالھم

۳۱؎ نہج البلاغہ حصہ سوم حکمت نمبر ۳۴۹ ص ۹۱۹ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

۳۲؎ نہج البلاغہ حصہ سوم حکمت نمبر ۳۱۰ ص ۹۰۷ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

''اللہ تعالیٰ نے سب کی روزی بانٹ رکھی ہے اور وہ سب کے عمل وکردار کو جانتا ہے''۔ ۳۳؎

امام علی بن حسینؑ شدائد ومشکلات کے لیے اپنی تعلیم کردہ ایک دعا میں اللہ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں کہ:

لا تحظر علی رزقی ولا تکلنی الی خلقک بل تفرد بحاجتی

''(بارالہا) میری روزی کو روک نہ لے اور مجھے اپنی مخلوق کے حوالے نہ کر بلکہ بلاواسطہ میری حاجت برلا''۔ ۳۴؎

دعوت فکر:

جو ضعیف العقیدہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ روزی تقسیم کرنے والے حضرت علیؑ ہیں وہ امام علی بن حسینؑ کی مندرجہ بالا دعا کو غور سے پڑھیں امام سجادؑ خدا کی بارگاہ میں دعا کر رہے ہیں کہ بارالہا میری روزی کو روک نہ لے اب امام چہارمؑ کے تو تصور میں بھی ایسی کوئی بات نہیں کہ روزی تقسیم کرنا میرے جد بزرگوار حضرت علیؑ کی ڈیوٹی ہے لیکن ان لوگوں نے ایسا بے بنیاد عقیدہ کہاں سے لیا ہے یقیناً یہ عقیدہ ایسے لوگوں کا گھڑا ہوا ہے جو مکتب اہلبیتؑ کو بدنام کرنا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

تنگدستی میں مبتلا شخص کو تعلیم دیتے ہوئے حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ

جو شخص تنگدستی میں مبتلا ہو اس کے لیے ایک دعا تحریر کر کے اپنے پاس رکھنے

۳۳؎ خطبہ نمبر ۸۸ ص ۲۵۳ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

۳۴؎ صحیفہ کاملہ ص ۲۲۵ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

کی ہدایت کرتے ہیں جس میں تنگی رزق میں مبتلا شخص کا نام مع ولدیت درج ہو دعا کے الفاظ اس طرح ہیں۔

اللھم لا طاقة لفلانِ ابن فلان و صبرله علی البلاء ولا قوة له علی الفقر والفاقة اللھم صل علی محمد وال محمد ولا تخطر علی فلان ابن فلان رزقک ولا تقتر علیه سعة ما عندک.

''خدایا فلاں بن فلاں میں طاقت نہیں نہ بلاؤں کے لیے قوت برداشت نہ فقر وفاقہ اٹھانے کی قوت! خدایا محمدؐ اور آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور فلاں بن فلاں پر اپنی روزی بند نہ کر اس پر اپنے احسان کی وسعتیں تنگ نہ فرما''۔ [35]

اسی طرح اپنی تعلیم کردہ ایک دعا میں فرماتے ہیں کہ:

اللھم انک خلقتنی ورزقتنی

''خداوند تو مجھے پیدا کیا تو نے مجھے روزی دی''۔ [36]

جب حضرت علیؑ سجدہ شکر ادا کرتے تو اس میں یہ الفاظ ادا کرتے

یا من له خذائن السموت والارض

''اے وہ کہ آسمان وزمین کے خزانے جس کی ملکیت ہیں''۔ [37]

اور روزہ افطار کرنے کی دعا تعلیم کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اللھم لک صمنا وعلی رزقک افطرنا

---

[35] صحیفہ علویہ ص ۱۲۵ [36] صحیفہ علویہ ص ۱۵۹ ترجمہ سید مرتضی حسین

[37] صحیفہ علویہ ص ۱۹۷

''بارالہا ہم نے صرف تیرے لیے روزہ رکھا اور تیری روزی سے اسے افطار کررہے ہیں''۔ [38]

ہم اس فصل کا اختتام کرتے ہوئے اپنے محترم قارئین کی خدمت میں ایک دفعہ پھر عرض کرتے ہیں کہ وہ آئمہ کی ان تعلیمات پر خود بھی عمل کریں اور دوسروں کو بھی ان کی تعلیمات پر عمل کرنے کی دعوت دیں اللہ تعالی سب مسلمانوں کا حامی و ناصر ہو۔ (آمین)

---

[38] صحیفہ علویہ صفحہ ۱۱۴ طبع لاہور

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

مسئلہ استمداد

کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی مشکلات کا حل کرنے والا اور قاضی الحاجات ہے

اس حساس موضوع کی تفصیل میں جانے سے قبل مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم اپنے محترم قارئین کی خدمت میں بطور تمہید چند باتیں عرض کر دیں:

تخلیق انسانی کے چند مشکل مراحل:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اس کی تخلیق کے ابتدائی مراحل میں ماں کے شکم میں انسان کو غذا پہنچانا ایک مشکل مرحلہ تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے اس کا بندوبست فرما کر انسان کی اس مشکل کو آسان کیا پھر دنیا میں آنے کے بعد ماں کے دودھ کی صورت میں اس کی غذا کا بندوبست کیا اور انسان کی پرورش شروع ہوئی اور بچپن سے جوانی کی طرف انسان کا سفر شروع ہوا اب ایک مشکل اور پیش آئی کہ کونسی چیز انسان کے لیے فائدے مند ہے اور کونسی نقصان دہ ہے اس مشکل کو حل کرنے کے لیے انسان کو عقل وشعور کی دولت عطا کی گئی۔

انسان کی ایک اور مشکل:

انسان کو خلق کرنے کا مقصد کیا ہے اسے اللہ تعالیٰ نے خود قرآن میں بیان فرمادیا کہ:

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون. (الذاریات: ۵۶)

''اور میں نے جنوں اور آدمیوں کو اسی غرض سے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں۔ (ترجمہ حافظ سید فرمان علی)

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب انسان کو اللہ تعالیٰ نے صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے تو پھر یہ عبادت کس طرح کرنی ہے اس مشکل کو حل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو بھیجا جنہوں نے انسان کو اللہ تعالیٰ کے احکام بتائے عبادت کا طریقہ سکھلایا اور بتایا کہ یہ چند روزہ زندگی اگر اللہ کے حکم کے مطابق گزارو گے تو یہ سب کچھ عبادت میں شمار ہوگا واضح رہے کہ یہ دنیا انسان کی عارضی قیام گاہ ہے انسان کی اصل منزل آخرت کا گھر ہے دنیا میں کچھ عرصہ گزارنے کے بعد انسان کا واسطہ موت سے پڑتا ہے انسان کو یہ زندگی اور اس کے بعد موت دینے کا مقصد قرآن میں اس طرح بیان ہوا ہے کہ:

خلق الموت والحیات لیبلوکم ایکم احسن عمل

(الملک آیت نمبر ۲)

''(اللہ نے) موت اور زندگی کو پیدا کیا تا کہ تمھاری آزمائش کرے کہ تم میں کون اچھے کام کرتا ہے''۔ (ترجمہ مولانا فتح محمد خان جالندھری)

موت کے بعد قبر اور اس کے بعد انسان کی آخری منزل آخرت ہے جسے بدلے کا دن کہا گیا ہے اس دن انسان کے اعمال کا حساب ہوگا اس بارے میں قرآن مقدس میں

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

ارشاد باری ہے:

والوزن یومئذ ن الحق فمن ثقلت موا زینہ فاولیک هم المفلحون. (اعراف آیت نمبر ۸)

''اور اس روز (اعمال کا) تلنا برحق ہے تو جن لوگوں کے (عملوں کے) وزن بھاری ہونگے وہ تو نجات پانے والے ہیں''۔ (ترجمہ مولانا فتح محمد خان جالندھری)

جن کے بُرے اعمال زیادہ ہونگے ان کے بارے میں ارشاد ہے کہ:

من خفت موازینہ فامہ حاویة وما ادراک ماهیة نار حامیة.

(القارعہ آیت نمر ۸ تا نمبر ۱۱)

''جس کے (نیک اعمال کے) پلے ہلکے ہونگے تو اس کا ٹھکانہ ھاویہ ہے اور تم کو کیا معلوم ھاویہ کیا ہے۔ دھکتی ہوئی آگ ہے''۔ (ترجمہ حافظ سید فرمان علی)

یہ آگ کیسی ہوگی جس سے بچنے کے متعلق ارشاد باری ہے:

فاتقوا النار التی و قورها الناس والحجارة اعدت للکفرین.

''تو اس آگ سے ڈرو جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے''۔ (البقرہ ۲۴ ترجمہ حافظ سید فرمان علی)

نتیجہ بحث:۔ انسان کی سب سے بڑی مشکل کونسی ہے؟

مندرجہ بالا بحث سے یہ بات سامنے آئی کہ انسان کی سب سے بڑی مشکل احکام الٰہی سے لاعلمی اور جہالت ہے کیونکہ جو شخص اللہ کے احکام سے لاعلم رہے گا وہ صراط مستقیم پر چلنے کی بجائے سیدھے راستے سے بھٹک کر گمراہ ہو جائے گا اور گمراہ ہونے والے کا ٹھکانہ جہنم کی آگ ہوگی۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ اہل بیت گمراہیوں سے بچانے میں ہمارے مشکل کشا ہیں

جب یہ بات سمجھ میں آگئی کہ انسان کی سب سے بڑی مشکل اور مصیبت راہ حق سے لاعلمی ہے جس کی وجہ سے انسان ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم کا ایندھن بن سکتا ہے ہماری اس مشکل کو حل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے جو انبیاء بھیجے ان میں سے آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت محمدؐ ہیں آنحضرتؐ کے بعد قرآن وسنت کی تعلیمات کہاں سے حاصل کی جائیں اس مشکل کو بھی پیغمبر اکرمؐ نے حل فرما دیا اور اپنی امت کو بتلایا کہ میرے بعد میرے بارہ نائب ہوں گے۔ [1]

یہ دین چونکہ قیامت تک کے لیے ہے اور پیغمبر اکرمؐ اپنے بعد امت کی اس مشکل سے بخوبی آگاہ تھے اسی لیے آنحضرتؐ نے اپنی امت کو گمراہی سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے اپنی مشہور زمانہ حدیث ثقلین بھی بیان فرمائی تھی۔ [2]

---

[1] یہ حدیث بخاری مسلم ترمذی ابن ماجہ ابی داؤد اور نسائی وغیرہ کتب صحاح ستہ میں موجود ہے ان بارہ خلفاء اور مسئلہ امامت کی تفصیل جاننے کے خواہشمند ہماری کتاب ''شیعیت کا مقدمہ'' باب امامت کا مطالعہ فرمائیں۔

[2] امام ترمذی نے اس حدیث کو مختلف طریقوں سے روایت کیا ہے ایک جگہ پیغمبرؐ فرماتے ہیں کہ

یاایها الناس انی ترکت فیکم من ان اخذ تم لن تضلو البعد ی کتاب الله وعترتی اهلبتی

''اے لوگو میں تمھارے لئے ایسی چیز چھوڑے جارہا ہوں کہ جب تک تم اسے پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہوگے''۔ ایک کتاب اللہ کی دوسرے عترت یعنی اھلبیت اپنے'' ترمذی کی دوسری روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ:

لم یتفر قاحتی یرد علی الحوض فانظر و کیف تخلفونی فیهما

''یہ دونوں جدا نہ ہونگے یہاں تک کہ وارد ہونگے میرے ساتھ حوض کوثر پر سو دیکھو میرے پیچھے ان کے ساتھ کیا کرتے ہو''۔ (جامع ترمذی جلد نمبر ۲ ص ۷۰۲، ۷۰۳ ترجمہ مولانا بدیع الزماں)

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

پیغمبر گرامیؐ اپنی امت کو کسی بھی قسم کی گمراہی سے بچانے کے لیے اتنے فکر مند تھے کہ اپنے آخری وقت میں بستر علالت پر آپؐ نے فرمایا کہ مجھے لکھنے کا سامان لا دو تا کہ میں تمھارے لیے ایک ایسی تحریر لکھ دوں کہ تم میرے بعد گمراہ نہ ہو جاؤ یہ حدیث قرطاس کے نام سے مشہور ہے اور بخاری شریف۔ ۳ میں موجود ہے لیکن افسوس کہ اس وقت ایسی صورت پیدا کر دی گئی کہ وہ تحریر لکھی نہ جا سکی۔

اہلسنّت مصنف جناب حسین ہیکل مصری اس تحریر کے متعلق لکھتے ہیں کہ

''یوں غیب کے حال تو خدا ہی جانتا ہے مگر وہ ایک وحی تھی جو اللہ نے اپنے رسولؐ پر نازل فرمائی تھی کہ اگر حضورؐ وہ تحریر رقم فرما دیتے تو مسلمان یقینی طور پر گمراہ نہ ہوتے''۔ ۴

خیر اس کی تفصیل میں جانے کی بجائے ہم اپنے اصل موضوع کی طرف آتے ہیں۔

ہماری دنیاوی مشکلات کا حل آئمہ اہل بیتؑ کے فرامین کی روشنی میں

یہ دنیا دُکھوں، مصیبتوں اور پریشانیوں کا گھر ہے یہ مصائب اور پریشانیاں انبیاء کرام پر بھی آئیں اور آئمہ اہل بیتؑ اور دیگر بزرگان دین بھی ان سے دوچار ہوئے کوئی زمانہ دنیاوی پریشانیوں اور دکھوں سے خالی نہیں رہا اور کوئی گھر ایسا نہیں جس کو اس سے دوچار نہ ہونا پڑا ہو کہیں مالی پریشانی ہے کہیں بیماری ہے اور کہیں اولاد

---

۳ بخاری باب کتابۃ العلم
بقول مولانا شبلی نعمانی یہ حدیث بخاری میں سات طریقوں سے مذکور ہے (الفاروق ۷۶)
۴ حضرت عمر فاروق مصنفہ محمد حسین ہیکل ترجمہ مولانا محمد مسعود عبدہ ص ۵۵۹ طبع لاہور

نہ ہونے کا غم زمانہ رسالت مآبؐ کے بعد امام اول حضرت علیؑ سے لے کر حضرت امام مہدیؑ تک تقریباً اڑھائی سو سال تک آئمہ اہل بیتؑ سے لوگوں کا رابطہ رہا اس عرصے میں لوگ بیمار بھی ہوتے تھے تنگدستی کا شکار بھی ہوتے تھے بعض لوگ بے اولاد بھی ہوتے تھے یا دیگر پریشانیوں میں بھی مبتلا ہوتے تھے اب تاریخ اسلام شاہد ہے کہ لوگ اپنے دکھ درد لے کر آئمہ اہل بیتؑ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تھے اور ان کی خدمت میں اپنی پریشانیوں کا ذکر کرتے تھے اب سوال یہ ہے کہ:

لوگوں کی مشکلات سن کر آئمہ اھلبیتؑ کا روزمرہ کا طریقہ اور معمول کیا تھا

یہ مسئلہ جتنا حساس ہے اتنا ہی اس پر ٹھنڈے دل سے غور کرنے کی ضرورت ہے کیا آئمہؑ کا یہ معمول تھا کہ ایک شخص کسی امام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتا ہے کہ میرے گھر میں بیماری یا پریشانی ہے کیا امام اس سے فرماتے تھے کہ تم واپس گھر جاؤ تمہارا جو فرد بیمار ہے تمہارے گھر پہنچنے تک وہ تندرست ہو چکا ہوگا یا تمہاری پریشانی دور ہو چکی ہوگی اگر کوئی تنگدست حاضر ہوتا تو کیا امام اس سے فرماتے کہ فلاں جگہ خزانہ پڑا ہوا ہے جا کر اٹھا لو اسی طرح اگر کوئی بے اولاد حاضر ہوتا تو کیا امام ہر بے اولاد سے کہہ دیتے تھے کہ اگلے سال تمہارے ہاں بیٹا پیدا ہوگا یا کیا ہر وقت آئمہ کرامؑ کی زبان پر اسم اعظم کی تلاوت ہو رہی ہوتی تھی تاریخ اسلام کے مطالعہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ ان ہستیوں کے ہاتھوں پر معجزات ظاہر کر دیتا تھا لیکن قدم قدم پر معجزات دکھانا آئمہ اہل بیتؑ کا معمول نہیں تھا اب ہم اس سوال پر غور کرتے ہیں کہ:

ہر شخص کی خواہش پر معجزہ نہ دکھانے میں حکمت و مصلحت کیا تھی؟

بعض سادہ لوح حضرات کا جواب یہ ہوتا ہے کہ کیا ایسا ہو نہیں سکتا ایسے

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

برادران کی خدمت میں عرض ہے کہ کسی کام کا ہوسکنا اور بات ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ایسا ہوتا تھا اور اگر نہیں ہوتا تھا تو اس کی حکمت و مصلحت یہ تھی کہ اگر آئمہ کی خدمت میں حاضر ہونے والے ہر شخص کے لیے مال و دولت کی فراوانی ہو جاتی ہر بیمار فوراً تندرست ہو جاتا اور ہر بے اولاد کو اولاد مل جاتی تو چونکہ عمومی طور پر انسان حریص واقع ہوا ہے اس لیے ہر شخص صرف اس لالچ میں آئمہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر ان کی تابعداری کا دم بھرتا کہ جونہی آئمہ کے پاس پہنچیں گے ان کے پیروکار ہونے کا دعویٰ کریں گے دنیا جہان کے خزانے ہمارے پاس ہونگے اور ہماری تمام دنیاوی پریشانیاں اور مشکلات حل ہو جائیں گی پھر وہ امتحان ختم ہو جاتا جو شروع ہی سے سنت الٰہیہ رہی ہے کہ انبیاء کرام اور ان کے اوصیاء یا دیگر خاصان خدا ظاہری طور پر کمزور حالات میں دنیا میں رہے ہیں۔

معجزات اور کرامات کے بارے میں ایک ضروری وضاحت

معجزہ کے بارے میں ایک بات سمجھنے کی ضرورت ہے کہ کفار کا چونکہ بار بار یہی مطالبہ ہوتا تھا کہ فلاں معجزہ دکھا دیں فلاں دکھا دیں اس لیے وہ فرمائشی معجزات جن کا مطالبہ کفار بکثرت کرتے تھے ان کے متعلق پیغمبر گرامی کو حکم ہوا کہ:

قل انما الایت عند اللہ (الانعام آیت نمبر ۱۱۰)

''(اے میرے پیغمبر کفار سے) کہیے کہ معجزے تو بس اللہ کے قبضہ میں ہیں''۔ ۵

دوسری جگہ سورہ مومن آیت نمبر ۷۸ میں اللہ تعالیٰ نے ہر وقت معجزات دیکھنے کے خواہش مندوں کو سمجھایا کہ کسی پیغمبر کو یہ حق نہیں تھا کہ وہ حکم خداوندی کے بغیر کوئی معجزہ لے آئے

۵ فصل الخطاب جلد نمبر ۳، ص ۱۵۲ طبع لاہور

سورہ مومن کی اس آیت نمبر ۷۸ کی تفسیر میں آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی لکھتے ہیں:

''اصولی طور پر تمام معجزات خدا کے اختیار میں ہیں اور کفار کی خاطر انہیں بازیچہ اطفال نہیں بنایا جاسکتا اور پیغمبر بھی ان کی روز روز کی مانگ کے آگے سر تسلیم خم نہیں کر سکتے لہٰذا جب لوگوں کی ہدایت اور حق کے اظہار کے لیے ضروری ہوتا تو خدا انبیاء کے ذریعے ظاہر فرماتا ہے''۔ ۶

معجزہ کی حقیقت کے بارے میں یہی بات علامہ مرزا یوسف حسین نے حاشیہ نہج البلاغہ پر لکھی ہے ان کے الفاظ یہ ہیں:

''معجزہ حکم خدا سے ہوتا ہے مگر فعل معجز نما ہوتا ہے''۔ ۷

ابن خلدون کا اعتراف حقیقت:

جہاں تک آئمہ اہلبیتؑ کے معجزات و کرامات کا تعلق ہے اور ابن خلدون جیسا شخص بھی ان کا اقرار کیے بغیر نہیں رہ سکا اپنے مقدمہ تاریخ میں ''اسلام اور پیشن گوئیاں'' کے زیر عنوان ابن خلدون نے لکھا ہے کہ:

''اس قسم کی پیشین گوئیاں جعفر صادق اور ان جیسے دیگر اہل بیت سے بکثرت آئی ہیں جن پر دلیل محض کشف ہے کیونکہ انہیں ولایت کا مقام حاصل تھا جب اس قسم کی پیشین گوئیاں دیگر اولیاء کی ناقابل انکار ہیں تو اہل بیت کے اولیاء کا درجہ تو پھر بھی اونچا

۶ تفسیر نمونہ جلد نمبر ۲۰ ص ۱۶۱ طبع قدیم
۷ حاشیہ نہج البلاغہ ص ۵۸۴ طبع لاہور

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

ہے کیونکہ ان کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں محدث ہیں یعنی واقعات کی خبریں دینے والے ہیں لہذا اصحاب اھلبیت دیگر لوگوں کی نسبت اس شریف رتبہ کے اوران وھبی کرامتوں کے زیادہ حقدار ہیں''۔ ۸

پھر آگے ''جعفر صادق کی پیشن گوئیاں'' کے زیر عنوان ابن خلدون نے لکھا ہے:

''جب کرامتوں کا ثبوت غیر سادات میں اولیاء اللہ سے ملتا ہے۔ ۹ تو سیدوں کی کرامتوں سے کون انکار کرسکتا ہے کیونکہ یہ لوگ تو علم دین اور آثار نبوت سے فیض یافتہ ہیں اوران کے معزز خاندان کی وجہ سے ان پر حق تعالیٰ کی خاص توجہ مبذول رہتی ہے کیوں کہ یہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس اولاد ہیں''۔ ۱۰

آئمہ اھل بیتؑ کے معجزات کے متعلق ہماری گذارش:

آئمہ اہل بیتؑ کے کرامات و معجزات پر تاریخ و حدیث کی کتابیں شاہد ہیں لیکن جیسا کہ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ ایسے کمالات دکھانا آئمہ اھلبیت کا معمول تھا نہ ہی انہیں ایسا کرنے کی جلدی ہوتی تھی کہ ہر شخص کو کوئی معجزہ دکھایا تاکہ وہ آپ کی امامت کا قائل ہوجائے اور آپ کی بزرگی کو تسلیم کرے بلکہ آئمہ اھلبیت نے لوگوں کو

---

۸ مقدمہ ابن خلدون جلد نمبر ۲ ص ۱۸۵ طبع کراچی

۹ علمائے اھلسنت اپنے علماء اور بزرگوں سے بڑی بڑی کرامات منسوب کرتے ہیں تفصیل کے لیے ارواح ثلاثہ مولفہ مولانا اشرف علی تھانوی اور کرامات امدادیہ شمائم امدادیہ وغیرہ کتب کی طرف رجوع کیا جائے۔

۱۰ مقدمہ ابن خلدون جلد نمبر ۲ ص ۱۸۹ طبع کراچی

ہمیشہ عمل کرنے امتحانات میں صبر کرنے مصائب وآلام کو برداشت کرنے کا درس دیا اگر یہ ہستیاں ایسا نہ کرتیں تو پھر لوگ کسی آزمائش میں پڑنے کی بجائے بے کار ہو کر بیٹھ جاتے اور ہر کام میں معجزات کے انتظار میں لگ جاتے اس لیے آئمہ نے ہمیشہ لوگوں کو عبادت وریاضت کی طرف نہ صرف مائل کیا بلکہ خود بھی اللہ کی بارگاہ میں جھک کر اور اس سے رزق اولاد اور صحت مانگ کر لوگوں کے سامنے اپنے بہترین عبدالٰہی ہونے کا عملی ثبوت پیش کیا۔

سیرت آئمہ اھل بیتؑ کے چند نمونے

جیسا کہ ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں کہ آئمہ اھل بیتؑ کے حالات میں ایسے بے شمار واقعات ملتے ہیں کہ تنگدستی بیماری یا دیگر پریشانیوں میں مبتلا لوگ آئمہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے اور اپنی مشکلات بیان کرتے تھے تو آئمہ اھلبیت انہیں کوئی دعا تعلیم فرما دیتے لیکن کبھی کسی سائل نے ان ہستیوں سے تکرار نہیں کیا کہ اگر خدا کی بارگاہ میں ہی گڑگڑانا ہے تو آپ کے پاس حاضر ہونے کا کیا فائدہ کتب احادیث گواہ ہیں کہ یہ دعائیں سیکھنے کے بعد لوگ نہ صرف روحانی تسکین حاصل کرتے بلکہ بعض لوگ کچھ عرصہ بعد آکر عرض کرتے کہ یہ عمل کرنے کے بعد ہماری مشکلات دور ہوگئیں تنگدستی یا پریشانی کو اللہ تعالیٰ نے دور کردیا اس سلسلے میں چند واقعات ملاحظہ فرمائیں۔

امام زین العابدین علیہ السلام کا ایک پریشان حال شخص کی مشکل حل کرنا

عظیم محدث شیخ عباس قمی دعوات راندویؒ سے نقل کرتے ہیں کہ:

''ایک دن امام زین العابدینؑ کسی شخص کے پاس سے گزرے جو ایک گھر کے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا حضرت نے اس سے پوچھا اس ظالم و جابر کے

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

دروازے پر کیوں بیٹھے ہو؟ اس نے کہا مجھے ایک سخت ضرورت پیش ہے امامؑ نے فرمایا کہ اٹھو میں تمہیں ایک ایسا دروازہ بتاتا ہوں جو تمہارے لیے اس ستم گار کے دروازے سے کہیں بہتر ہے پس آپ نے اس کا ہاتھ پکڑا ۱۱ سے مسجد نبوی کے دروازے پر لے آئے اور فرمایا یہاں قبلہ رخ ہو کر دو رکعت نماز پڑھو پھر خدا کی حمد وثناء کرو اور حضرت رسولؐ خدا پر درود بھیجو اس کے بعد سورہ حشر کی آخری آیت سورہ حدید کی پہلی چھ آیات اور سورہ آل عمران کی دو (شاید نمبر ۲۶، نمبر ۲۷) پڑھو اور خدا سے سوال کرو کہ وہ تمہاری حاجت روائی فرمائے''۔ ۱۱

امام محمد باقرؑ تنگدستی میں مبتلا شخص کو دعا تعلیم فرماتے ہیں:

زید شام نامی شخص تنگدستی میں مبتلا تھا امام محمد باقرؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اسے یہ دعا تعلیم فرمائی۔

یا خیر المسولین و یاخیر المعطین ارزقنی وارزق عیالی من فضلک فانک ذوالفضل العظیم.

''اے بہترین ذات جس سے مانگا جاتا ہے اور اے بہترین عطا کرنے والے مجھے رزق دے اور میرے عیال کو رزق دے اپنے فضل سے کیونکہ یقیناً تو بڑے فضل کا مالک ہے''۔ ۱۲

امام جعفر صادقؑ بیماری دور ہونے کی دعا اس طرح تعلیم فرماتے ہیں

فریضہ نماز کے بعد تین مرتبہ یوں کہا جائے:

۱۱ مفاتیح الجنان ص ۱۲۸۴ طبع لاہور

۱۲ مفاتیح الجنان ص ۱۳۷۴ طبع لاہور

اللھم فرج عنی کربتی وعجل عافیتی واکشف ضری

''اے اللہ میری مصیبت دور کر دے مجھے جلد عافیت عطا کر اور میرا غم مٹا دے''۔ (مفاتیح الجناح ۱۳۹۰)

امام موسیٰ کاظمؑ سفر کی دعا تعلیم فرماتے ہیں کہ:

جب سفر کے لیے نکلنے لگو تو یہ کہو کہ:

بسم اللہ امنت باللہ و توکلت علی اللہ ماشاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ.

''خدا کے نام سے میں خدا پر ایمان لایا اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا آگے جو اللہ چاہے نہیں کوئی حرکت وقوت مگر اللہ سے ہے''۔ ۱۳

امام محمد تقیؑ اور حل مشکلات کی دُعا:

امام محمد تقی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہر قسم کی مشکلات کے لیے یہ دعا پڑھتے رہنا چاہیے:

یا من یکفی من کل شی ء ولا یکفی منه شی ء اکفی ما اھمنی

''اے وہ کہ ہر چیز سے بے نیاز کرتا ہے اور کوئی چیز اس سے بے نیاز نہیں کرتی مشکلات میں میری مدد فرما''۔ ۱۴

واضح رہے کہ ہم نے بطور نمونہ ڈیڑھ ہزار سے زائد صفحات پر مشتمل کتاب مفاتیح الجنان سے جو کہ دن رات کے اعمال سے بھری پڑی ہے چند دعائیں نقل کی ہیں اور ہمارا مقصد فقط یہ بتانا ہے کہ لوگ اپنی مشکلات آئمہ کی بارگاہ میں لے کر

۱۳ مفاتیح الجنان ص ۱۳۶۶ ۱۴ مفاتیح الجنان ص ۱۳۸۶

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

جاتے تھے تو یہ ہستیاں کس طرح ذات احدیت کی طرف رجوع کرنے کی تعلیم دیتیں۔

حضرت علیؑ کا اپنا طریقہ کیا تھا؟

حضرت علیؑ نے بھرپور انداز میں زندگی گزاری زمانہ رسالت میں بھی آپ ہر بڑی مشکل کے وقت پیش پیش ہوتے تھے آپ کا اپنا دور حکومت بھی ہنگامہ آرائیوں میں گذرا اس سلسلے میں آپ کی اپنی سیرت اور نمونہ کیا رہا اور آپ نے ایسے مواقع پر کونسی تعلیمات بطور نمونہ چھوڑی ہیں اس کے لیے ہم نہج البلاغہ میں آپ کے خطبات اور صحیفہ علویہ میں آپ کی دعاؤں پر ایک نظر ڈالتے ہیں تو صاف نظر آتا ہے کہ آپ ہر مشکل کے وقت خود بھی اللہ کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھائے نظر آتے ہیں اور اپنے پیروکاروں کو بھی یہی درس دیتے نظر آتے ہیں مثلاً نہج البلاغہ کے ایک خطبہ میں آپ فرماتے ہیں کہ:

نحمده فی جمیع اموره ونستعینه علی رعایة حقوقه

''ہم تمام امور میں اس کی حمد کرتے ہیں اور اس کے حقوق کا پاس رکھنے میں اس سے مدد مانگتے ہیں''۔ ۱۵

دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

نستقیں به استعانة راج لفضله مومل لنفعه واثق بدفعه معترف له بالطول مُذعنٍ له بالعمل والقول.

''ہم اس سے اس طرح مدد مانگتے ہیں جیسے اس کے فضل کا امیدوار اس کے نفع کا آرزومند (دفع بلیات کا) اطمینان رکھنے والا اور بخشش و عطا کا معترف اور

۱۵ خطبہ نمبر ۹۸ ص ۲۹۲ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

قول و عمل سے اس کا مطیع و فرمانبردار اس سے مدد چاہتا ہے''۔ ۱۶

یک جگہ فرماتے ہیں کہ:

واستعینه فاقة الی کفایته انه لا یضل من هداه ولا یئل من عاداه ولا یفتقر من کفاه.

''(میں) اس سے مدد مانگتا ہوں کہ میں اسی کی کفایت و کفالت کا محتاج ہوں وہ جسے ہدایت دے دے وہ گمراہ نہیں ہوسکتا اور جس کا وہ دشمن ہو جائے اسے کہیں پناہ نہیں مل سکتی''۔ ۱۷

حضرت علیؑ اپنی اولاد اور اپنے عمال کو کیا تعلیم دیتے تھے

مندرجہ بالا کلمات تو امام المتقین نے اپنے بارے میں ارشاد فرمائے ہیں اب ہم دیکھتے ہیں کہ آنجناب نے اپنی اولاد اور اپنے مقرر کردہ عمال اور گورنروں کے لیے کیا تعلیمات بیان فرمائی ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

امام حسنؑ مجتبیٰ کو وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں

والجیٔ نفسک فی الامور کلها الی الهک فانک تلجئها الی کهف حریز ومانع عزیز.

''ہر معاملے میں اپنے کو اللہ کے حوالے کر دو کیونکہ ایسا کرنے سے تم اپنے کو ایک مضبوط پناہ گاہ اور قوی محافظ کے سپرد کر دو گے''۔ ۱۸

۱۶ خطبہ نمبر ۱۸۰ ص ۴۷۳ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

۱۷ خطبہ نمبر ۲ ص ۳۵ ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی

۱۸ وصیت نامہ نمبر ۳۱ ص ۶۹۲ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

پھر فرماتے ہیں کہ:

واخلص فی المسالة لربک فان بیده العطاء والحرمان

''سوال کروتو صرف اپنے پروردگار سے کرو کیونکہ دینا اور نہ دینا اسی کے قبضہ قدرت میں ہے''۔ ۱۹

ساتھ ہی فرماتے ہیں کہ:

واکثر الا ستخارة

''(اپنے) مالک سے مسلسل طلب خیر کرتے رہو''۔ ۲۰

پھر آگے اسی وصیت نامہ میں مزید فرماتے ہیں کہ:

واعلم ان الذی بیده خذائن السموات والارض قداذن لک فی الدعاء وتکفل لک بالاجابة وَ أَمَرَکَ ان تسالہ لیعطیک وتشرحمه لیرحمک ولم یجعل بینک وبینه من یحجبه عنک.

''(اے میرے فرزند) یقین رکھو کہ جس کے قبضۂ قدرت میں آسمان وزمین کے خزانے ہیں اس نے تمہیں سوال کرنے کی اجازت دے رکھی ہے اور قبول کرنے کا ذمہ لیا ہے اور حکم دیا ہے کہ تم مانگو تا کہ وہ دے رحم کی درخواست کرو تا کہ وہ رحم کرے اس نے اپنے اور تمہارے درمیان دربان کھڑے نہیں کیے جو تمہیں روکتے ہوں''۔ ۲۱

---

۱۹ نہج البلاغہ وصیت نامہ نمبر ۳۱ ص ۷۲۵ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین

۲۰ نہج البلاغہ وصیت نامہ نمبر ۳۱ ص ۵۲۵ ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی

۲۱ نہج البلاغہ وصیت نامہ نمبر ۳۱ ص ۷۰۰ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

اس کے بعد اپنے فرزند امام حسنؑ سے مزید فرماتے ہیں کہ:

اذا ناديته سمع نداک واذا ناجيته علم نجواک فافضيت اليه بحاجتک وَ أبثثته ذات نفسک وشکرت اليه همومک واستکشفته کروبک واستعنته على امورک.

''(اے میرے فرزند) تم جب بھی اسے پکارو وہ تمہاری سنتا ہے اور جب بھی راز و نیاز کرتے ہوئے اس سے کچھ کہو وہ جان لیتا ہے تم اسی سے مرادیں مانگتے ہو اور اسی کے سامنے دل کے بھید کھولتے ہو اسی سے اپنے دکھ درد کا رونا روتے ہو اور مصیبتوں سے نکالنے کی التجا کرتے ہو اور اپنے کاموں میں مدد مانگتے ہو''۔ ۲۲

پھر اسی وصیت نامہ میں فرماتے ہیں کہ:

وسا لته من خزائن رحمته مالا يقدر على اعطائه غير ه من زيادة الاعمار وصحة الابدان وسعة الاَرزَاقِ.

''(تم نے) اس کی رحمت کے خزانوں میں سے ان چیزوں کا سوال کیا جن کے عطا کرنے پر اس کے علاوہ کوئی قادر نہیں مثلاً مدت عمر میں اضافہ جسمانی صحت اور رزق کی وسعت''۔ ۲۳

اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا نعمتیں کس طرح عطا کرتا ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

---

۲۲ وصیت نامہ نمبر ۳۱ ص ۷۰۱ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

۲۳ نہج البلاغہ وصیت نامہ نمبر ۳۱ ص ۷۳۳ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

ثم جعل فی یدیک مفاتیح خذائنه بما اذن لک فیه من مسالته فمتی شئت استفتحت بالدعاء ابواب نعمته واستمطرت شا بیب رحمته

''پھر (اس پر بس نہیں) تمہیں ان چیزوں کا سوال کرنے کی اجازت دے کر اپنے خزانوں کی کنجیاں تمہارے ہی ہاتھ میں دے دیں چنانچہ جب چاہو دعا کے ذریعے اس کی نعمت کے دروازے کھلوالو''۔ [۲۴]

پھر آگے مزید فرماتے ہیں کہ:

ان الیسیر من اللہ سبحانہ اعظم واکرم من اکثیر من خلقه وان کان کل منه.

''اللہ سبحانہ کا تھوڑا دیا بھی مخلوق کی کثیر دین سے عظیم تر اور افضل ہے اگرچہ (دونوں صورتوں میں) دینے والا وہی (اللہ) ہے''۔ [۲۵]

اپنے فرزند محمد بن حنفیہ سے فرماتے ہیں:

ہم اپنی اس بحث میں اپنے محترم قارئین کو یہ باور کروانا چاہتے ہیں کہ حضرت علیؑ یا دیگر آئمہ اہلبیتؑ کے زمانے میں لوگوں کو پیش آنے والی مشکلات و مصائب میں ان ہستیوں کا معمول کیا تھا ان ہستیوں کے معجزات کرامات اور کمالات اپنی جگہ برحق ہیں لیکن انہوں نے اپنے پیروکاروں اور اپنی اولاد کو ہمیشہ عمل کرنے کی تلقین کی حالات کا مقابلہ کرنے اور مشکلات میں ثابت قدم رہنے کے لیے خدا کی نصرت پر یقین رکھنے

[۲۴] وصیت نامہ نمبر ۳۱ ص ۷۳۳ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین

[۲۵] نہج البلاغہ وصیت نامہ نمبر ۳۱ ص ۷۳۶ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین مرحوم

کا درس دیا چنانچہ اپنے فرزند محمد بن حنفیہ کو علم لشکر دے کر آداب حرب کی تعلیم دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

تزول الجبال ولا تزل عض علی ناجدک اعر اللہ جمجمتک تدفی الارض قدمک ارم ببصرک اقصی القوم وغض بصرک.

''پہاڑ اپنی جگہ سے سرک جائیں مگر تم نہ ہٹنا دانتوں کو بھینچ لینا اپنا کاسہ سر خدا کو عاریت دے دو اپنے قدم زمین میں گاڑ دینا دشمن کی آخری صف پر نظر رہے دشمن کی ہیبت و کثرت سے آنکھیں بند رکھنا''۔

ساتھ ہی اپنے فرزند محمد بن حنفیہ سے فرماتے ہیں کہ:

واعلم ان النصر من عند اللہ سبحانه .

''(اے میرے بیٹے اس بات پر) یقین رکھو کہ مدد خدا کی طرف سے ہوتی ہے''۔ [۲۶]

اپنے گورنر محمد بن ابی بکر کو ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ

شمر لحرب من حاربک وادع الی سبیل ربک واکثر الاستعانة باللہ یکفک ما اھمک ویعنک علی ما نزل بک ان شاء اللہ

''جو تم سے جنگ کرے اس سے جنگ کے لیے کمر کو کس لو اور دشمن کو راہ خدا کی دعوت دے دو اس کے بعد اللہ سے مسلسل مدد مانگتے رہو کہ وہی تمہارے

[۲۶] خطبہ نمبر ۱۳ ص ۲۱۰ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین مرحوم

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

لیے ہر مہم میں کافی ہے اور وہی ہر نازل ہونے والی مصیبت میں مدد کرنے والا ہے''۔ ۲۷

اسی طرح اپنے ایک عامل کو خط میں ہدایت دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

فاستعن باالله علی ما اهمک

ہر مہم (کا سامنا کرنے) میں اللہ سے مدد مانگو''۔ ۲۸

حضرت علیؑ کی عوام الناس کو تعلیم کردہ بعض دعائیں اور ہدایات

امام المتقین حضرت علیؑ نے مشکلات پڑنے پر اپنی اولاد کو کیا تعلیم دی وہ بھی ہم نے تفصیل سے بیان کر دی اس کے علاوہ اپنے گورنروں کو مشکلات و مہمات میں کس بارگاہ سے رجوع کرنے کا حکم دیا وہ بھی بیان ہو چکا اب ہم دیکھتے ہیں کہ اس کے علاوہ باقی لوگوں کے لیے آپ کی تعلیمات و ہدایات کیا ہیں علامہ سید رضی شریف لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ نے لوگوں کو پانچ باتوں کی نصیحت کی جس کی ابتدا میں فرماتے ہیں کہ:

لا یرجون احد منکم الا ربه ولا یخافن الا ذنبه

''تم میں سے کوئی شخص اللہ کے سوا کسی سے آس نہ لگائے اور اس کے گناہ کے علاوہ کسی سے خوف نہ کھائے''۔ ۲۹

اسی طرح اپنے ایک خطبہ میں فرماتے ہیں کہ

فاستفتحوه واستنجحوه واطلبوا الیه واستمنحوه فما قطعکم عنه حجاب ولا اُغلق عنکم دونه باب

۲۷ نہج البلاغہ مکتوب نمبر ۳۴ ص ۵۴۵ ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی
۲۸ مکتوب نمبر ۴۶ ص ۷۵۸ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین
۲۹ نہج البلاغہ حصہ سوم حکمت نمبر ۸۲ ص ۸۲۸ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

''(اللہ تعالی) سے فتح و کامیابی اور حاجت روائی چاہو اس کی طرف دست سوال بڑھاؤ اس سے بخشش کی بھیک مانگو تمہارے اور اس کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہے اور نہ تمہارے لیے اس (کے کرم) کا دروازہ بند ہے''۔ ۳۰

ساتھ ہی فرماتے ہیں کہ:

وانه لبکل مکان وفی کل حین واوان ومع کل انس وجان

''کیونکہ (اللہ تعالی) یقیناً ہر جگہ ہر وقت ہر زمانہ میں اور ہر جن اور انسان کے ساتھ موجود ہے''۔ ۳۱

ایک خطبہ میں درس توحید دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

من توکل علیه کفاه ومن سا له اعطاه ومن اقرضه قضاه ومن شکره جزاه.

''جو اس پر بھروسہ کرتا ہے اس کے لیے کافی ہو جاتا ہے اور جو کوئی اس سے مانگتا ہے اسے دے دیتا ہے اور جو اسے قرض دیتا ہے (یعنی اس کی راہ میں خرچ کرتا ہے) وہ اسے ادا کرتا ہے جو شکر کرتا ہے اسے بدلہ دیتا ہے''۔ ۳۲

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم اس فصل کا اختتام امام المتقین حضرت علیؑ کے اس جملے پر کریں جس میں آپ فرماتے ہیں کہ:

واللّٰه المستعان علی نفسی وانفسکم وهو حسبی ونعمه الوکیل

۳۰ ، ۳۱ خطبہ ۱۹۴ ص ۵۹۳ ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین
۳۲ خطبہ ۸۸ ص ۲۵۴ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

''میرے اور تمہارے نفسوں کے لیے اللہ ہی مددگار ہے اور وہی میرے لیے کافی اور اچھا کارساز ہے''۔ ۳۳

آئمہ اہلبیتؑ مشکلات کا حل بتانے اور قاضی الحاجات اللہ کی بارگاہ سے مانگنے کا طریقہ بتانے والے ہیں:

گذشتہ صفحات میں جو کچھ ہم نے لکھا ہے اس سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ لوگ دور دراز سے آکر اپنی مشکلات اور پریشانیاں آئمہ کی بارگاہ میں بیان کرتے تھے اور آئمہ ہر شخص کو اس کا حل بتاتے تھے کہ جس قاضی الحاجات کی بارگاہ سے یہ مشکلات حل ہوتی ہیں اور جو ہستی ان کے حل کرنے پر قادر ہے صحت دینا رزق دینا اور اولاد دینا جس کے دست قدرت میں ہے اس کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر دعا کرو اللہ تعالیٰ تمہاری مشکلات حل کرے گا لیکن

مقام افسوس:

کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ جو ہستیاں ساری زندگی توحید کی پہچان کراتی رہیں اور جن کی تعلیمات میں شرک کا شائبہ تک موجود نہیں جو بار بار اپنی اولاد کو اور اپنے پیروکاروں کو یہی بتاتے رہے کہ اولاد دینا رزق دینا صحت وتندرستی دینا زندگی اور موت دینا فقط اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے یہی باتیں قرآن مقدس اور سنت پیغمبر گرامیؐ سے ثابت ہیں اس کے باوجود بعض لوگ اپنی لاعلمی یا سادگی کی بنا پر آئمہ اہلبیت سے خلق ورزق کے عقائد منسوب کرتے رہتے ہیں۔ علمائے حقہ ہر زمانے میں پوری قوت سے ایسے بدعقیدہ لوگوں کے خلاف آواز بلند کرتے رہے ہیں آج بھی علمائے کرام اور اہل منبر کی

۳۳؎ خطبہ ۱۸۱ ص ۴۸۷ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے غلط عقائد سے لوگوں کو خبردار کریں اور صرف وہ عقائد و نظریات عوام الناس تک پہنچائیں جن کی تعلیم آئمہ اہلبیت نے دی ہے اور جو قرآن مقدس سے متصادم نہیں ہیں جو لوگ جان بوجھ کر ایسا غلط عقیدہ رکھتے ہیں انہیں غالی کہا جاتا ہے ایسے لوگوں کی آئمہ اہلبیت نے بہت زیادہ مذمت کی ہے فقہائے عظام اور علمائے کرام نے بھی ایسے لوگوں کی کھل کر مخالفت کی ہے مثلاً

آیت اللہ دستغیب غالیوں اور مفوضہ فرقہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

شہید آیت اللہ دستغیب غلو اور تفویض کے قائل لوگوں کے مشرک ہونے کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''یہ لوگ کہتے ہیں کہ کائنات چلانے کا انتظام اور خلق ورزق کا کام خدا نے حضرت علی علیہ السلام اور دیگر آئمہ علیہم السلام کو سونپ دیا ہے ظاہر ہے اس طرح وہ حضرت علی علیہ السلام کو ایسے کاموں میں خدا کا شریک قرار دیتے ہیں جو کہ صرف پرودگار کے ہاتھ میں ہے''۔ ۳۴

''اس کے بعد عبادت کے ساتھ ساتھ شرک'' کے زیرعنوان لکھتے ہیں کہ:

''غالی لوگ حضرت علیؑ کو خالق ورزاق سمجھ کر شرک کر بیٹھتے ہیں اور ان کو خدا کے کاموں میں شریک سمجھتے ہیں بعض صوفی (سنی) حضرات اپنے پیر ومرشد کی پرستش کرتے ہیں ان کا خیال ہوتا ہے

۳۴؎ قلب سلیم جلد نمبر ۱ ص ۲۰۴ طبع کراچی

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

کہ خدا اور وہ ایک ہی چیز ہیں یا یہ کہ خدا ان کے اندر حلول کر گیا ہے یہی شرک جیسا حال ریا کاری ہے''۔ ۳۵

حوزہ علمیہ نجف کے استاد سید اسد حیدر نجفی ''مسئلہ غلو'' کے زیر عنوان لکھتے ہیں:

''شیعوں پر سب سے بڑا حملہ یہی تھا کہ انہیں غالیوں کے ساتھ ملا دیا جائے اور میری نظر میں یہ بھی حکومت کی ایک سازش تھی جس سے شیعوں کی تباہی اور اہلبیت کی توہین کا منصوبہ بنایا گیا تھا مذہب اہلبیت ایک اسلامی مرکز تھا جس میں باطل کا گزر نہ تھا اس لیے سیاست نے غالیوں کا سہارا لیا جس سے ایک طرف اہل بیت کی توہین کی گئی دوسری طرف اسلام کو مٹانے کی کوشش۔'' ۳۶

تھوڑا آگے مزید لکھتے ہیں:

''اہل بیتؑ نے بروقت اپنے ان دوست نما دشمنوں کی حقیقت کو ظاہر کیا اور یہ اعلان کر دیا کہ یہ غالی دین کے دشمن اور ملعون ہیں شیعوں کا فرض ہے کہ ان سے دور رہیں اور ان سے بیزاری اختیار کریں۔ ۳۷

۳۵ قلب سلیم جلد نمبر ۱ ص ۲۱۰ طبع کراچی

۳۶ ، ۳۷ ، الامام الصادق والمذاہب الاربعہ جلد نمبر ۱ ص ۲۴۶ ترجمہ علامہ ذیشان حیدر جوادی

اس کے بعد حوزہ علمیہ نجف کے یہ عالی قدر استاد لکھتے ہیں کہ:

''امام جعفر صادقؑ نے ایک مرتبہ مرازم نامی شخص سے فرمایا کہ غالیوں کو بتا دو کہ انہیں بارگاہ الٰہی میں توبہ کرنی چاہیے''۔

''ایک مرتبہ بشار نامی غالی شخص امام جعفر صادقؑ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا کہ یہاں سے نکل جا تو ملعون ہے میں تیرے ساتھ ایک چھت کے نیچے جمع نہیں ہو سکتا وہ اٹھ کر چلا گیا تو آپ نے فرمایا کہ خدا اسے غارت کرے اس نے خدا کی بھی توہین کی ہے یہ شیطان ابن شیطان ہے میرے شیعوں کو گمراہ کرنا چاہتا ہے میرے شیعوں کو خبردار رہنا چاہیے میں اللہ کا بندہ ہوں اصلاب وارحام کی منزلوں سے گزرا ہوں مجھے بھی ایک دن اللہ کو جان دینی ہے اور میدان حشر میں (اپنی امامت کی ذمہ داریوں کے متعلق) جواب دینا ہے''۔ ۳۸

امام صادقؑ کے لیے اہم مشکل غالیوں کا مسئلہ تھا:

دوسری جگہ یہ بزرگ عراقی سید عالم دین لکھتے ہیں کہ:

''امام صادقؑ کے لیے سب سے اہم مشکل غالیوں کا مسئلہ تھا ان مردودوں نے اسلامی جماعت میں تفرقہ پیدا کرنے اور اپنے مردہ مذہب کو دوبارہ زندہ کرنے کے لیے آئمہ اہلبیت کی طرف منسوب کر کے روایتیں نشر کرنا شروع کر دی تھیں تا کہ امت کی توجہ ان کی طرف سے ہٹ جائے اور یہ لوگ اپنے

۳۸ ملخص الامام الصادق والمذاہب الاربعہ جلد نمبر ۱ ص ۲۴۶ طبع لاہور

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

منحوس ارادے میں کامیاب ہو جائیں'' ''امام صادق نے اس بلائے ناگہانی کا بھی بروقت مقابلہ کیا ان ملدعین کے کذب وافتراء کا اعلان کیا اور امت کو فی الفور ایک عام قائدہ عطا کر دیا کہ '' جو حدیث قرآن وسنت کے موافق ہو یا اس پر ہمارے ہی کلام میں کوئی شاھد موجود ہو اسے قبول کیا جائے ورنہ اسے رد کر دیا جائے''۔ ۳۹

اس بحث کے اختتام پر استاد سید اسد حیدر نجفی لکھتے ہیں کہ:

''امام صادق کے اسی جہاد کا نتیجہ تھا کہ تھوڑے ہی دنوں میں دشمن کا یہ مشن فیل ہو گیا۔ غالیوں کا ارادہ پہچان لیا گیا اور انہیں اسلامی معاشرے سے الگ کر دیا گیا''۔ ۴۰

آیت اللہ جعفر سبحانی استاد حوزہ علمیہ قم غلو کی بحث میں لکھتے ہیں:

آیت اللہ جعفر سبحانی اپنی تفسیر موضوعی میں غلو کی بحث میں رقمطراز ہیں'' بہتر ہوگا اگر ہم اس مقام پر امام ھشتم علیہ السلام کی ایک دعا پر غور کریں جس میں آپ نے اپنے زمانہ کے غالیوں سے دوری اور براءت چاہی ہے امام علیہ السلام اس دعا میں غالیوں کے عقیدہ سے بیزاری کا اظہار فرماتے ہیں جو کائنات کی خلقت اور بندگان خدا کو روزی دینے کے افعال کو آئمہ علیھم السلام سے منسوب کرتے ہیں''۔ ۴۱

امام ھشتم علی بن موسیٰ رضاؑ غالیوں سے بیزاری کی دعا میں فرماتے ہیں

''پرودگار میں ایسے لوگوں سے بیزاری چاہتا ہوں جو ہمارے حق میں ایسی

۳۹، ۴۰ الامام الصادق والمذاہب الاربعہ جلد نمبر ۲ ص ۲۹ ص ۳۰ طبع لاہور

۴۱ تفسیر موضوعی جلد نمبر ۵ ص ۳۰۰ ترجمہ علامہ صفدر حسین نجفی طبع لاہور

باتیں کہتے ہیں جو ہم نے نہیں کہی ہیں پروردگار خلقت کائنات اور بندوں کا رزق تیرا ہی کام ہے اور ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے بھی مدد چاہتے ہیں'' ''پرودگار تو ہمارا ہمارے آباؤ اجداد اور ہماری اولاد کا خالق ہے بارالہی ربوبیت اور الوھیت تجھے ہی زیبا ہیں ہم ایسے لوگوں سے برائت و دوری چاہتے ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کے پرودگار خالق اور رازق ہیں بارالہا ہم نے انہیں یہ باتیں نہیں بتلائی ہیں ان کی باتوں کا ہم سے مواخذہ نہ فرما''۔ ۴۲

حوزہ علمیہ نجف اور حوزہ علمیہ قم کے ان دو اساتذہ کی نقل کردہ عبارتیں پڑھ کر مکتب اھلبیت سے وابستہ ہر شخص کی آنکھیں کھل جانی چاہیں کہ آئمہ اھلبیتؑ نے غالیوں کی کتنی شدت سے مذمت کی ہے اور ان کے بعد فقہائے عظام ۔

۴۳ نے اپنی کتب میں اس خطرناک سازش اور اس شر پسند گروہ سے لوگوں کو ہر زمانے میں آگاہ کیا ہے آج بھی علمائے کرام اور خطیب حضرات کو اپنی ذمہ داریاں پوری کرنا ہونگی تاکہ ایسے لوگ مذہب اھلبیت کو بدنام کرنے کا سبب نہ بن سکیں۔

۴۲ بحار جلد نمبر ۲۵ ص ۲۴۳ تفسیر موضوعی جلد نمبر ۵ ص ۳۰۱ طبع لاہور

۴۳ علامہ سید اسد حیدر نجفی لکھتے ہیں کہ غالیوں کے بارے میں شیعہ موقف معلوم کرنے کے لیے درج ذیل کتب کا مطالعہ کیا جائے ۔ انتصار سید مرتضیٰ متوفی ۴۳۶ھ تہذیب شیخ طوسی متوفی ۴۶۰ھ سرائر ابن ادریس متوفی ۵۹۸ھ نہایت الاحکام تذکرہ قواعد، تبصرہ علامہ حلی متوفی ۷۲۶ھ دروس شہید اول متوفی ۷۸۶ھ شرائع، معتبر نافع محقق ابوالقاسم حلی ۶۷۶ھ جامع القاصد شیخ علی الکرکیؒ متوفی ۹۴۰ھ روض الجنان شہید ثانی متوفی ۹۹۶ھ نہج المقال مرزا محمد استر آبادی متوفی ۱۰۲۶ھ بحار علامہ مجلسی ۱۱۱۱ھ جواہر شیخ محمد حسن نجفی متوفی ۱۲۶۶ھ

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

وسیلہ

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیغمبر اکرمؐ اور اہل بیتؑ اطہار کے وسیلہ سے دعا مانگنا

گذشتہ صفحات میں ہم تفصیل سے بیان کر چکے ہیں کہ اس کائنات کے بنانے والا تمام مخلوقات کو پیدا کرنے والا ہر قسم کی مخلوق کو روزی دینے والا شفاء دینے والا مصیبتوں کو دور کرنے والا موت دینے والا اور روز محشر قبروں سے اٹھانے والا فقط اللہ تعالیٰ ہے ان کاموں میں اس کا کوئی شریک نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی بارہ گاہ میں حاجات پیش کرتے وقت اگر یہ کہا جائے کہ یا اللہ اپنے پیارے حبیبؐ کے صدقے یا انکی اہلبیتؑ اطہار کے صدقے میں ہماری فلاں مشکل آسان کر دے ہماری فلاں پریشانی دور کر دے مکتب اہلبیت کے علماء کے نزدیک ایسا کہنا جائز ہے اور فقط شیعہ ہی اس بات میں منفرد نہیں بلکہ دوسرے مکاتب فکر بھی اس کے جواز کے قائل ہیں اہلحدیث عالم مولانا وحید الزمان خان حیدر آبادی نے اپنی مشہور زمانہ کتاب ''ھدیۃ المھدی'' میں ''انبیاء صالحین کا وسیلہ'' نے نام سے ایک پوری فصل لکھی ہے جس میں وسیلے کے جواز کی بہت ساری روایات درج کی گئی ہیں۔

مثلاً مولانا وحید الزمان لکھتے ہیں کہ:

مروزی نے ''المنسک'' میں ہمارے امام حضرت امام احمد بن حنبلؒ سے نقل کیا

ہے کہ بے شک وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ پکڑتے تھے اور ابن قیم نے اسی کو اختیار کیا ہے''۔ [1]

پھر آگے لکھتے ہیں کہ:

''بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال پاک کے بعد عثمان بن حنیفؓ نے ایک شخص کو سکھایا جو ان سے اختلاف رکھتا اور اس دعا کی طرف التفات نہ کرتا تھا جس میں ہے''۔

اللھم ان اسالک و اتوجہ الیک نبینا محمد بنی الرحمہ.

الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی رحمت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلیہ وسلم کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں''۔ [2]

پھر لکھتے ہیں:

''امام جزری نے حصن حصین میں آداب دعا کے سلسلہ میں کہا اللہ تعالیٰ کی طرف انبیاء کرام علیھم الصلوات و التسلیمات اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا وسیلہ پکڑیں''۔ [3]

اس کے بعد یہ اہل حدیث عالم مولانا وحید الزمان خان ''اہل علم وفضل کا وسیلہ'' کے زیر عنوان لکھتے ہیں:

''مولانا شاہ اسمائیل شہید نے تقویۃ الایمان میں ایسا کہنا جائز لکھا ہے۔

---

[1] ھدیۃ المھدی ص ۹۱ ترجمہ علامہ صائم چشتی شائع کردہ چشتی کتب خانہ ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد

[2] ھدیۃ المھدی ص۹۲

[3] ھدیۃ المھدی ص ۹۳

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

الهم انی اسالک بوسیلة فلان من الاولیاء

''الٰہی میں فلاں ولی کے وسیلہ سے تیرے حضور میں سوال کرتا ہوں''۔ [۲]

جو لوگ مزید تفصیل معلوم کرنا چاہیں وہ ھدیۃ المھدی ص ۹۱ تا ص ۹۵ کا مطالعہ فرمائیں وسیلہ کے متعلق چونکہ مکتب اھلبیت کے پیروکاروں پر اعتراضات کیے جاتے ہیں اور لوگوں کے ذہنوں میں مختلف شکوک وشبہات ڈالے جاتے ہیں اس لیے وسیلہ کے متعلق مختلف اہلسنت علماء کا عقیدہ ہم نے نقل کر دیا ہے تاکہ واضح ہو جائے کہ اس بارے میں شیعہ کوئی الگ عقیدہ نہیں رکھتے بلکہ بہت سارے بزرگ اھلسنت علماء کا بھی قدیم زمانے سے یہی عقیدہ چلا آ رہا ہے لیکن یہ بات بھی ذہن میں رہنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے براہ راست دعا کرنا بھی بہترین عمل ہے ہر دعا مانگنے والے کے پیش نظر یہ بات رہنی چاہیے کہ وہ مرکز جہاں سے سب کچھ ملتا ہے وہ ایک اللہ تعالیٰ کی ذات ہے آخر میں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ (امین ثم امین)

---

[۲] ھدیۃ المھدی ص ۹۵

عمدة البیان فی رد خطبة البیان

قرآن سے متصادم

علامہ صالح کشفی حنفی کے نظریات پر ایک نظر

جیسا کہ گذشتہ صفحات میں بیان ہو چکا ہے کہ آئمہ اہلبیتؑ غلو کے بارے میں کتنے فکر مند تھے اور ان ہستیوں نے غالیوں کی کتنی شدت سے مذمت کی ہے لیکن اس کے باوجود حکومتوں کے وظیفہ خور اور شیطان کے آلہ کار ہر دور میں اپنی سازشوں میں مصروف رہے ہیں اور سادہ لوح عوام کو اپنے جال میں پھنسانے کی کوشش کرتے رہے ہیں حتیٰ کہ بعض اہل قلم بھی دانستہ یا نادانستہ غالیوں کے مددگار بن گئے واضح رہے کہ حضرت علیؑ کے علمی کمالات اور مستند فضائل کو بہت سارے لوگ برداشت نہ کر سکے اور دو بدقسمت گروہ پیدا ہو گئے ایک آنجناب سے حسد کرنے اور آپ کے فضائل کی غلط تاویل کرنے والے پھر ان میں سے بعض لوگ حضرت علیؑ کے بغض وعناد میں اس قدر راندے ہو گئے کہ انہوں نے آپ کی شان میں پیغمبر اکرمؐ سے منقول بعض مستند احادیث کی توہین کر ڈالی۔ [۱]

---

[۱] ہم بطور مثال صرف ایک حدیث پیغمبر نقل کرتے ہیں غزوہ تبوک کے لیے جاتے وقت آنحضرتؐ نے منافقین کی ایک سازش کی بو محسوس کی جس کا ذکر مولانا شبیر احمد عثمانی وغیرہ بعض مفسرین اہلسنت نے سورہ توبہ آیت 74 کی تفسیر میں بھی کیا ہے (تفسیر عثمانی ص 257 شائع کردہ مکتبہ مدینہ اردو بازار لاہور) پیغمبر اکرمؐ نے حضرت علیؑ کو مدینہ میں اپنا جانشین مقرر کیا حضرت علیؑ کا دل چونکہ جذبہ شہادت سے سرشار تھا اس لیے آپ نے پیغمبر اکرمؐ کی خدمت میں عرض کی آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں تو پیغمبر اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے مخاطب ہو کر فرمایا: الا ترضی ان تکون منی بمنزلة ھارون من موسیٰ الا انہ لیس نبی لبعدی ترجمہ: (اے) علیؑ تو اس بات پر خوش نہیں کہ میرے پاس تیرا وہ درجہ ہے جو موسیٰؑ کے پاس ہارونؑ نبی کا تھا صرف اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی دوسرا پیغمبر نہیں (تیسیر الباری جلد 5 ص 552 ترجمہ مولانا وحید الزمان) ابتدائی صدیوں میں حریز بن عثمان نامی احادیث کا ایک راوی گزرا ہے اس نے مندرجہ بالا حدیث میں ہارونؑ کی جگہ قارون لگا دیا اور یہ بدبخت برملا کہتا تھا کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ اے علیؑ تجھ کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو قارون کو موسیٰؑ سے تھی (معاذ اللہ) اس کے باوجود محدثین اہلسنت اسے ثقہ سمجھ کر اس سے حدیثیں لیتے رہے (ملاحظہ ہو اعجاز القرآن ص 251 مولفہ علامہ تمنا عمادی طبع کراچی) اب عصر حاضر کے ایک اہل حدیث مصنف مولانا خالد گھرجاکھی کی تاویل ملاحظہ ہو وہ ابن عربی کی کتاب ''العواصم من القواصم'' کے حاشیہ پر اس حدیث کے متعلق لکھتے ہیں کہ پیغمبر اکرمؐ نے ''اس حدیث میں حضرت علیؑ کو خلافت طلب کرنے سے روکا ہے کیونکہ ہارون علیہ السلام سے نبی ہونے کے باوجود خلافت بنائی نہ گئی (حاشیہ العواصم من القواصم ص 52 طبع گوجرانوالہ)

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

دوسرا گروہ آپ کے فضائل وعناقب کی من مانی تشریح کر کے اس قدر آگے بڑھ گیا کہ بعض خدائی صفات آپ سے منسوب کر دیں جیسا کہ گذشتہ صفحات میں آئمہ اہلبیتؑ کی زبانی اس گروہ کا تعارف اور آئمہ کی زبان سے ان کی مذمت بیان ہو چکی ہے واضح رہے کہ اہلسنت صوفیاء کی اکثریت چونکہ حضرت علیؑ سے بہت زیادہ محبت وعقیدت رکھتی ہے اور بلاشبہ ان میں بہت سارے نیک سیرت بزرگ بھی ہر دور میں موجود رہے ہیں لیکن اس صوفی ازم کے بھیس میں بعض انتہائی بدعقیدہ بلکہ صریحاً مشرکانہ عقائد کے لوگ بھی سامنے آگئے ایسے ہی لوگوں میں سے برادران اہلسنّت کے ایک صوفی منش مصنف علامہ محمد صالح کشفی حنفی بھی ہیں انہوں نے ''مناقب مرتضویؑ'' نامی ایک کتاب تحریر کی جس میں جعل ساز جماعت کی گھڑی ہوئی کئی چیزیں نقل کر دی گئی ہیں جن میں زیادہ مشہور ان کے اپنے کسی ہم خیال خواجہ محمد دھدا رکا وضع کیا ہوا کلام ''خطبۃ البیان'' ہے۔

خطبۃ البیان کے متعلق خواجہ محمد دھداری کی جعل سازی ملاحظہ ہو:

حضرت علیؑ کے خطبات چونکہ اہل اسلام کے درمیان کافی شہرت رکھتے ہیں اور آپ کے خطبات کا ایک مجموعہ نہج البلاغہ کے نام سے صدیوں سے مخلوق خدا کی ہدایت کا سامان بنا ہوا ہے اس لیے خطبۃ البیان کا نام سن کر عوام الناس غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں

(بقیہ حاشیہ) **دعوت انصاف:** ہماری محریم قارئین سے گذارش ہے کہ وہ بخاری کی مندرجہ بالا حدیث کے ایک ایک لفظ کو غور سے پڑھیں کہ پیغمبر اکرمؐ حضرت علیؑ کو خوشخبری دے رہے ہیں جیسا کہ قرآن میں ہے کہ حضرت موسٰیؑ نے اللہ کی بارگاہ میں دعا کی تھی کہ ''میرے پروردگار (اس کام کے لیے) میرا سینہ کھول دے اور میرا کام آسان کر دے اور میری زبان کی گرہ کھول دے تا کہ وہ میری بات سمجھ لیں'' ساتھ میں فرماتے ہیں کہ: وَ اجۡعَل لِی وَزِیراً مِنۡ اَھۡلِی ھَارُونَ اَخِی اشدد بِهٖ اَزۡرِی وَاَشۡرِکۡہُ فِی اَمۡرِی ترجمہ: میرے گھر والوں میں سے (ایک کو) میرا وزیر (یعنی مددگار) مقرر فرما یعنی میرے بھائی ہارون کو اس سے میری قوت کو مضبوط کر اور اسے میرے کام میں شریک کر (طٰہٰ آیت 29 تا 30 ترجمہ مولانا فتح محمد جالندھری) اب حضرت علیؑ کی اس بے مثل فضیلت کا اقرار کرنے کی بجائے اہل حدیث مصنف مولانا خالد گھرجاکھی نے حدیث پیغمبرؐ کا مفہوم بگاڑتے ہوئے یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ معاذ اللہ خدا نے ایسے شخص کو نبی اور خلیفہ بنا دیا جو اسے نباہ سکا بقول مولانا خالد گھرجاکھی بچھڑا پوجنے والی امت تو اصل تھی اور قصوروار اللہ کے نبی ہارونؑ تھے (معاذ اللہ) ہم کہتے ہیں کہ حضرت ہارونؑ کا موقف بھی درست تھا اور قصوروار امت تھی اور حضرت علیؑ کا موقف بھی حق اور حقیقت پر مبنی تھا۔

کہ شاید یہ بھی حضرت علیؑ کا کوئی خطبہ ہوگا لیکن اصل حقیقت کیا ہے اس بارے میں علامہ محمد صالح کشفی لکھتے ہیں کہ:

''یہ کل کلمات مکرمہ ایک سو چار ہیں جن کو منظور نظر آمرزیدگار خواجہ محمد دھدار نور مضجعہ نے شرح کر کے خطبۃ البیان کے نام سے موسوم کیا ہے مولف حقر اس کے مطالعہ سے مشرف ہوا ہے انصاف یہ ہے کہ شارح طیب اللہ انفاسہ نے متانت عبارت اور رسائی معنی میں شرح کی داد دی ہے رسالہ مذکورہ کو من وعن نقل کرنا باعث طوالت ہے اس لیے اپنی دانش کوتہ اندیش کے موافق تحت اللفظ معنی تحریر کیے جاتے ہیں۔'' [2]

معلوم ہوا کہ خواجہ محمد دھدار نے حضرت علیؑ کے کسی کلام کی خود ہی شرح کی اور اس شرح کا نام خطبۃ البیان رکھا یعنی ایک طرف تو یہ کلام حضرت علیؑ کا نہیں بلکہ خدا معلوم خواجہ محمد دھدار نے کس کلام کی شرح کی ہے اور اسے خطبۃ البیان کا نام دے کر عوام الناس کو مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے پھر علامہ صالح کشفی حنفی نے اپنی سمجھ کے مطابق اس کے تحت اللفظ معنی تحریر کیے ہیں گویا یک نہ شد دو شد۔

خطبۃ البیان پر شیعہ علماء کی شدید تنقید اور غم وغصہ کی وجہ

جیسا کہ گذشتہ سطور میں بیان ہو چکا ہے کہ خطبۃ البیان دراصل خواجہ محمد دھدار کا اپنا کلام ہے جو ظاہراً تو حضرت علیؑ کے فضائل پر مشتمل نظر آتا ہے لیکن اس کی ایک ایک سطر قرآن سے متصادم ہے جیسا کہ ہم تھوڑا آگے اس پر تفصیلی بحث کریں گے اب چونکہ یہ باتیں ایک اہلسنّت مصنف کے قلم سے لکھی گئی ہیں اس لیے بعض غالی شیعوں نے اسے تحریر وتقریر کے ذریعے یہ کہہ کر نقل کرنا شروع کر دیا ایک اہلسنت مصنف نے حضرت علیؑ کے اتنے فضائل لکھ دیئے ہیں خود اہلسنت حلقوں میں تو علامہ صالح کشفی کو اتنی پذیرائی نہ مل سکی لیکن مشرکانہ عقائد کی یہ بلا ایک گہری سازش کے تحت جب شیعوں کے گلے پڑنے لگی تو

[2] فیضان علیؑ۔ ترجمہ مناقب مرتضویؑ، صہ ۱۲۸

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

بزرگ فقہا اور محقق شیعہ علماء نے اپنی ذمہ داری پوری کرتے ہوئے فوراً اس من گھڑت اور جعلی خطبے کے خلاف آواز بلند کی مثلاً علامہ باقر مجلسیؒ نے بحار الانوار میں مرحوم آیت اللہ حبیب اللہ خوئی نے منہاج البراعہ شرح نہج البلاغہ میں آیت اللہ ابوالقاسم قمی نے جامع الشتات میں اور دیگر بزرگ علماء نے اپنی کتب میں اس خطبہ کو جعلی قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ اس جیسے خطبے صرف غالیوں کی کتب میں پائے جاتے ہیں۔ اب خاندان رسالت کے حاسدین نے مختلف طریقوں سے انہیں بدنام کرنے کی کوشش کی جس کی ایک کڑی صوفی ازم کے لباس میں بعض کالی بھیڑوں سے ایسے خطبات تیار کروا کر حضرت علیؑ سے منسوب کرنے کی کوشش کی گئی تا کہ لوگوں کو خاندان رسالت سے بدظن کیا جا سکے۔

علامہ صالح کشفی ۳؎ کا نقل کردہ خطبہ کیسی گمراہ کن تعلیمات پر مشتمل ہے ہم اس کے چند فقروں پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔

۳؎ علامہ صالح کشفی کا مسلک: مناقب مرتضوی کا جو اردو ترجمہ مکتبہ غوثیہ مدین سوات سے میاں ظاہر شاہ عثمانی سنی حنفی قادری کے ترجمہ کے ساتھ "فیضان علیؓ" کے نام سے چھپا ہے اس پر علامہ محمد صالح کشفی کا نام اس طرح لکھا ہوا ہے: "قدوۃ المحققین زبدۃ العارفین حضرت علامہ سید محمد صالح کشفی الترمذی سنی حنفی" علامہ محمد صالح کشفی خود اپنے بارے میں لکھتے ہیں کہ "اس حقیر کا مطلب فضائل مرتضویؓ کے جمع کرنے سے یہ نہیں کہ معاذ اللہ اس کے مطالعہ کرنے سے خلفائے ثلاثہ پر کسی قسم کا طعن وطنز دار دھو۔۔۔ اسی لیے میرے اعتقاد میں ایک کی مدح گویا چاروں کی تعریف ہے (فیضان علی ص 44) پھر ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:

''بعض صحابہ کے درمیان جو مخالفت اور مخاصمت واقع ہوئی وہ اہلسنت جماعت کے نزدیک اس بات پر محمول ہے کہ وہ اجتہادی غلطی کی وجہ سے تھی نہ کہ نفسانیت کی وجہ سے اور سب واقعات قابل تاویل ہیں۔'' (فیضان علیؓ، ص: 481)

ایک جگہ اہلسنت کو مشورہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

پاک سنی بن کر ابیات ذیل کو زبان فصاحت بیان سے تلاوت کریں۔

من صحب چار یار مصطفیٰؐ (ملاحظہ ہو فیضان علی، ص: 47)

علامہ صالح کشفی کا عہد: نظام الملک خانی خاں علامہ محمد صالح کشفی کے حالات میں 1054ء کے واقعات میں لکھتے ہیں کہ: "میر محمد صالح مشکیں قلم ولد میر عبداللہ زریں رقم ترمذی نے جس کا تخلص کشفی تھا اپنی ایک تالیف "مناقب مرتضویؓ" لکھ کر (مغل بادشاہ شاہجہان) کو پیش کی بادشاہ نے چند اوراق کا مطالعہ کیا اور پانچ ہزار روپیہ اور ایک ہتھنی انعام میں دی"۔ (ملاحظہ ہو منتخب اللباب جلد 2 ص 181 ترجمہ محمود احمد فاروقی شائع کردہ نفیس اکیڈمی کراچی)

خطبۃ البیان کی قرآن سے صریحاً متصادم چند عبارتیں ملاحظہ ہوں:

علامہ محمد صالح کشفی حنفی خواجہ محمد دھدار کے وضع کردہ خطبۃ البیان کی ابتداء اس فقرہ سے کرتے ہیں کہ معاذ اللہ حضرت علیؑ نے فرمایا ہے کہ:

اَنَا لَّذِی عِندِ ی مَفَاتِیحُ الغَیب

ترجمہ: میں وہ ہوں جس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں۔ ۴؎

علم غیب سے متعلق قرآنی آیات ملاحظہ ہوں:

سورہ الانعام میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

وَ عِندَہٗ مَفَاتِحُ الغَیبِ لَا یَعلَمُھَا اِلَّا ھُوَ وَیَعلَمُ مَا فِی البَرِّ وَالبَحرِ

ترجمہ: اور اس کے پاس کنجیاں ہیں غیب کی جنہیں سوا اس کے کوئی نہیں جانتا اور وہ جانتا ہے اسے کہ جو خشکی اور تری میں ہے۔ (الانعام آیت ۵۹ ترجمہ علامہ سید علی نقی مجتہدؒ)

سورہ النمل میں ارشاد رب العزت ہے:

قُل لَا یَعلَمُ مَن فِی السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ الغَیبَ اِلَّا اللّٰہُ وَمَا یَشعُرُونَ اَیَّانَ یُبعَثُون. (النمل 65)

ترجمہ: کہیے کہ آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہے وہ کوئی غیب کو نہیں جانتا ہوا اللہ کے اور انہیں خبر نہیں کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے۔ (ترجمہ علامہ علی نقیؒ مجتہد)

اس کی تفسیر میں علامہ سید علی نقیؒ لکھتے ہیں کہ

''جن جن باتوں کے متعلق قرآن میں ہے کہ انہیں سوا اللہ کے کوئی نہیں جانتا اور

۴؎ فیضان علیؓ، ترجمہ مناقب مرتضویؓ، صہ ۱۲۸۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

یہاں مطلق غیب کو کہا گیا ہے کہ اسے کوئی نہیں جانتا سوا اللہ کے اس سب میں یہ مطلب ہے کہ عام انسانی ذرائع ان کے ادراک سے قاصر ہیں ذاتاً علم ان کا صرف اللہ کو ہے لیکن وہ جتنا مناسب سمجھے اتنا علم جسے چاہتا ہے اور اس کا اہل جانتا ہے اسے عطا فرماتا ہے اس کی نفی ان آیات سے نہیں ہوتی۔ 5

علامہ علی نقی مجتہد کے اس بیان کی تائید سورہ الجن کی اس آیت سے ہوتی ہے جس میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

عَالِمُ الْغَیبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلیٰ غَیبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارتَضیٰ مِن رَسُولٍ.(الجن 27,26)

ترجمہ:۔ وہ (اللہ) عالم الغیب ہے اور اپنے غیب پر کسی کو بھی مطلع نہیں کرتا مگر جس رسول کو پسند کرے۔ (ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی)

اس کی تفسیر میں علامہ ذیشان حیدر جوادی لکھتے ہیں کہ

''آیت کریمہ صاف طور سے دلالت کرتی ہے کہ غیب کا ذاتی علم صرف پروردگار کے پاس ہے لیکن وہ جس نمائندہ کو پسند کرتا ہے اسے اس علم کا کوئی نہ کوئی حصہ ضرور عطا کر دیتا ہے اور یہ بات علم غیب کے بارے میں افراط وتفریط کے درمیان ایک معتدل راستہ ہے جس سے یہ مسئلہ بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ اہل علم پروردگار کے پاس ہے اور بندہ کو عطائے پروردگار سے حاصل ہوتا ہے۔'' 6

اب یہ بات تو اللہ تعالیٰ نے بطور قانون بتادی کہ غیب کی کنجیاں فقط اللہ تعالیٰ کے

---

5 فصل الخطاب جلد 5 ص 499 مطبوعہ لاہور

6 انوار القرآن ص 1179 شائع کردہ مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور

پاس ہیں لیکن چونکہ یہ سنت الٰہیہ رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ گذشتہ واقعات یا آئندہ رونما ہونے والی بعض باتوں سے بقدر ضرورت اپنے پیغمبروں کو آگاہ کرتا رہتا ہے جیسا کہ سورہ الجن کی آیات 26 اور 27 میں ابھی بیان ہوا ہے اپنی اسی سنت وطریقہ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے پیغمبر گرامیؐ پر بہت ساری باتیں ظاہر فرمادیں جن میں سے کچھ کا ذکر قرآن میں موجود ہے بعض آئندہ آنے والے حالات وواقعات کا اجمالاً ذکر احادیث میں موجود ہے وہ علم جو پیغمبر اکرمؐ کو دیا گیا اس کی مقدار کتنی ہے اور اس کا حدوحساب کیا ہے ابھی تک تو ایسا کوئی پیمانہ ایجاد نہیں ہوا پھر ہم اس بات کے مکلّف بھی نہیں ہیں البتہ پیغمبر گرامیؐ نے غیب کی بعض باتیں صحابہ کرام کو بھی بتادیں مثلاً حضرت حذیفہؓ کو بعض منافقین کے ناموں سے آگاہ کیا اس امت کے تہتر فرقے بننے کی خبر بیان فرمائی اپنی امت کو بارہ خلفاء کی خوشخبری سنائی وغیرہ وغیرہ یہ غیب کی خبریں ہیں اسی طرح حضرت علیؑ کو بہت سے آئندہ آنے والے واقعات سے بذریعہ پیغمبر اکرمؐ آگاہی حاصل تھی جس کا کچھ ذکر نہج البلاغہ میں بھی ہے کہ ایک دفعہ حضرت علیؑ نے بعض آئندہ رونما ہونے والے واقعات کی طرف اشارہ کیا تو ایک شخص نے آپ سے سوال کیا کہ:

لَقَد اُعطِیتَ یا اَمیرَ المُؤمِنِینَ عِلمَ الغَیبَ فَضَحِکَ عَلَیهِ السَّلام

ترجمہ: (اے امیر المومنینؑ) آپ کو علم غیب حاصل ہے جس پر آپ ہنسے اور فرمایا۔

یَا اَخَا کَلبٍ لَیسَ هُوَ بِعِلمِ غَیبٍ وَاِنَّمَا هُوَ تَعَلُّمٌ مِن ذِی عِلمٍ

ترجمہ: اے برادر کلبی یہ علم غیب نہیں بلکہ ایک صاحب علم (یعنی رسول کریمؐ) سے معلوم کی ہوئی باتیں ہیں۔ 7

---

7 خطبہ 126 ص 356 ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

پھر ساتھ ہی علم غیب کی حقیقت واضح کرتے ہوئے سورہ لقمن کی آیت 34 کا ذکر فرمایا جس میں اللہ تعالیٰ نے کچھ باتوں کے متعلق فرمایا ہے کہ ان کا حقیقی علم خدا کی ذات کے پاس ہے آیت کے الفاظ اس طرح ہیں:

اِنَّ اللّٰہَ عِندَہٗ عِلمُ السَّاعَۃِ وَیُنَزِّلُ الغَیثَ وَیَعلَمُ مَا فِی الاَرحَامِ وَمَا تَدرِی نَفسٌ مَّا ذَا تَکسِبُ غَدًا ط وَمَا تَدرِی نَفسٌ بِاَیِّ اَرضٍ تَمُوتُ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیمٌ خَبِیر. (القمٰن 34)

ترجمہ: بے شک خدا ہی کے پاس قیامت (کے آنے) کا علم ہے اور وہی (جب موقع مناسب دیکھتا ہے) پانی برساتا ہے اور جو کچھ عورتوں کے پیٹ میں (نر یا مادہ) ہے جانتا ہے اور کوئی شخص (اتنا بھی تو) نہیں جانتا کہ وہ خود کل کیا کرے گا اور کوئی شخص (یہ بھی) نہیں جانتا ہے کہ وہ کس سرزمین میں مرے (گڑے) گا بیشک خدا (سب باتوں) سے آگاہ ہے۔ (ترجمہ حافظ سید فرمان علی)

حضرت علیؑ کی بیان کردہ ایک قابل غور بات:

واضح رہے کہ حضرت علیؑ نے سورہ لقمن کی جو آیت بیان فرمائی ہے اس میں پانچ باتیں ایسی ہیں جن کا پورا علم خدا کی ذات کے ساتھ مخصوص ہے۔

1۔ قیامت کی گھڑی کا علم

2۔ بارش برسانا خدا کے دست قدرت میں ہے۔

3۔ ماں کے رحم میں کیا ہے یہ خدا کی ذات جانتی ہے۔

4۔ کل کسی کی قسمت میں کیا ہے اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

5۔ کسی شخص کی موت کس سرزمین میں آئے گی اس کا علم خدا کی ذات کو ہے۔

لیکن آج سائنسی علوم کی ترقی کی وجہ سے ایسے آلات ایجاد ہو گئے ہیں جو رحم کی تصاویر لے کر بتا دیتے ہیں کہ اس کے اندر کیا ہے حضرت علیؑ نے اسی بات کی مزید وضاحت فرما دی کہ:

فَیَعلَمُ سُبحَانَہٗ مَافِی الاَرحَامِ مِن ذَکَرٍ اَو اُنثیٰ وَقَبِیحٍ اَو جَمِیلٍ وَسَخِیٍ اَو بَخِیلٍ وَ شَقِیٍّ اَو سَعِیدٍ وَمَن یَکُونُ فِی النَّارِ حَطَبًا اَو فِی الجِنَانِ لِلنَّبِیِّینَ مُرَافِقًا فَھٰذَا عِلمُ الغَیبِ الَّذِی لَا یَعلَمُہٗ اَحَدٌ اِلَّا اللّٰہُ وَمَا سِوٰی ذٰلِکَ فَعِلمٌ عَلَّمَہُ اللّٰہُ نَبِیَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ فَعَلَّمَنِیہِ وَدَعَالِی بِاَن یَّعِیَہٗ صَدرِی وَ تَضطَمَّ عَلَیہِ جَوَانِحِی.

ترجمہ: اللہ ہی جانتا ہے شکموں میں کیا ہے نر ہے یا مادہ بدصورت ہے یا خوبصورت سخی ہے یا بخیل بد بخت ہے یا خوش نصیب اور کون جہنم کا ایندھن ہوگا اور کون جنت میں نبیوں کا رفیق ہوگا یہ وہ علم ہے جسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا رہا دوسری چیزوں کا علم تو وہ اللہ نے اپنے نبی کو دیا اور نبیؐ نے مجھے بتایا اور میرے لیے دعا فرمائی کہ میرا سینہ انہیں محفوظ رکھے اور میری پسلیاں انہیں سمیٹے رہیں۔ 8

امیر المومنین حضرت علیؑ کی یہ بات ایک اٹل حقیقت ہے سائنس جتنی بھی ترقی کر جائے یہ نہیں بتا سکتی کہ ماں کے رحم میں جو بچہ ہے وہ نیک ہے یا بد جنت کا مستحق ہوگا یا جہنم کا ایندھن بنے گا اسی طرح سائنس یہ نہیں بتا سکتی کہ بارش کے فلاں قطرے گریں گے کہاں اور جا کر رکیں گے کہاں

8 خطبہ 126 ص 356 ترجمہ علامہ مفتی جعفر جعفر حسین

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

سائنسی پیشین گوئیوں کے متعلق ایک ضروری وضاحت:

جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے کہ علوم کی ترقی کی وجہ سے ایک طرف تو ایسے آلات ایجاد ہو گئے ہیں جن کی مدد سے رحم کے اندر جو کچھ ہے معلوم کیا جا سکتا ہے اسی طرح مصنوعی سیاروں کے ذریعے بادلوں کا رخ اور رفتار معلوم کر کے بتایا جا سکتا ہے کہ یہ بادل فلاں دن فلاں علاقے میں پہنچیں گے اور بارش ہوگی۔ سائنسی آلات کی مدد سے کوئی بات بتا دینا علم غیب کی تعریف میں نہیں آتا اس کی مثال اس طرح ہے کہ تین افراد کسی اونچی جگہ پر کھڑے ہیں ان میں سے ایک شخص اندھا ہے اس کے لئے سب کچھ غائب ہے دوسرے کی آنکھیں ہیں جہاں تک اس کی نظر پہنچ سکتی ہے وہ اس کے لیے غائب نہیں ہے تیسرے شخص کے پاس دوربین ہے وہ چند کلومیٹر دور تک دیکھ سکتا ہے اب دوربین کی مدد سے وہ جہاں تک دیکھ کر بتلا سکتا ہے وہ نہ ہی غیب ہے اور نہ ہی اس کا کمال ہے اسی طرح ایکسرے کی مدد سے انسانی معدے یا مثانے میں پتھری کا دیکھ لینا یا کوئی ہڈی کہاں سے اور کتنی مقدار میں ٹوٹی ہوئی ہے یہ علم غیب کی تعریف میں نہیں آتا ہاں ان آلات کی مدد کے بغیر ہر قسم کی غیب کی خبریں دینے پر صرف اللہ تعالیٰ کی ذات قادر ہے۔

علم امام کے متعلق ایک ضروری وضاحت:

علم امام کی حدود کیا ہیں یہ ایسا سوال ہے جسے جاننے کے ہم مکلّف نہیں ہیں نہ ہی قبر و حشر میں ہم سے یہ سوال پوچھا جائے گا اس کا حقیقی علم اس ذات یعنی اللہ تعالیٰ کو ہے جس نے انہیں یہ سب کچھ عطا کیا ہے یا پھر لینے والے جانتے ہیں لیکن چونکہ آئمہ کے زمانے میں بھی لوگ ایسے سوالات پوچھتے تھے چنانچہ عامتہ الناس کو افراط و تفریط سے بچانے کے لیے آئمہ اھلبیت نے ایسے سوالات کے انتہائی معقول جوابات دیئے ہیں مثلاً:

امام محمد تقیؑ فرماتے ہیں کہ:

أمّا جُملَةُ العِلمِ فَعِندَاللّٰہ جَلَّ ذِکرُہُ وَأمّا مَا لَا بُدَّ لِلعِبَادِ مِنہُ فَعِندَ الاَوصِیَاء

ترجمہ: سارا علم تو خدا کے پاس ہے لیکن جتنا علم بندوں کے لیے ضروری ہے وہ اوصیاء رسولؐ کے پاس ہے۔ 9

اِنَّ اللّٰہ لَا یَجعَلُ حُجَّۃً فِی أرضِہِ یُسأَلُ عَن شَیءٍ فَیَقُولُ لَا أدرِی

ترجمہ: ۔اللہ تعالیٰ کسی ایسے شخص کو اپنی حجت قرار نہیں دیتا ہے جس سے سوال کیا جائے تو وہ کہہ دے کہ میں نہیں جانتا۔ 10

مندرجہ بالا فرامین ہر ذی شعور کو مطمئن کرنے کے لیے کافی ہیں کہ تمام کا تمام علم فقط اللہ تعالیٰ کی ذات کے پاس ہے البتہ جس جس چیز یا جس مسئلے کے جاننے کی بنی نوع انسان کو ضرورت ہے اس کا علم آئمہ کے پاس ہے اس بات میں نہ افراط ہے نہ تفریط بلکہ عقل کے عین مطابق ہے علم غیب کا مسئلہ چونکہ کافی حساس ہے اس لیے بحث قدرے طویل ہوگئی ہے اب ہم دوسرے موضوعات کی طرف آتے ہیں۔

قرآن سے متصادم علامہ صالح کشفی کا بیان کردہ ایک اور عقیدہ ملاحظہ ہو

قرآنی حقائق سے بے خبر اس بدعقیدہ مصنف نے لکھا ہے کہ معاذ اللہ حضرت علی نے فرمایا ہے کہ:

اَنَا مُورِقُ الاَشجَار

---

9 الشافی ترجمہ اصول کافی جلد 2 ص 130 ترجمہ علامہ سید ظفر حسن امروھی

10 الشافی ترجمہ اصول کافی جلد 2 ص 106 طبع کراچی

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

ترجمہ: ''میں ہوں درختوں کو پتے دینے والا اور اُن کو سرسبز کرنے والا'' 11

اَنَا مُخرِجُ التّمار

ترجمہ: ''پھلوں کو لگانے والا میں ہوں ۔'' 12

قرآنی تعلیمات ملاحظہ ہوں

سورہ لقمٰن میں ارشادِ قدرت ہے کہ:

وَ اَنزَلنَا مِنَ السَّمَآءِ مَاءً فَاَنبَتنَا فِیهَا مِن کُلِّ زَوجٍ کَرِیم

(لقمٰن آیت 10)

ترجمہ: ''اور ہم نے آسمان سے پانی اتارا تو اس سے ہم نے ہر قسم کی چیزیں اگائیں ۔'' (ترجمہ علامہ سید علی نقیؒ)

پھر اگلی آیت میں مشرکین کو سمجھانے کیلئے ارشاد ہوتا ہے:

هٰذَا خَلقُ اللّٰهِ فَاَرُونِی مَاذَا خَلَقَ الَّذِینَ مِن دُونِهٖ بَلِ الظّٰلِمُونَ فِی ضَلٰلٍ مُّبِین. (لقمٰن:11)

ترجمہ: ''یہ تو ہے اللہ کی تخلیق اب تم مجھے دکھاؤ جو اس کے علاوہ دوسروں نے پیدا کیا ہو بلکہ ظالم لوگ کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں۔'' (ترجمہ علامہ سید علی نقیؒ)

سورہ الانعام میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الحَبِّ وَالنَّوٰی یُخرِجُ الحَیَّ مِنَ المَیِّتِ وَ مُخرِجُ المَیِّتِ مِنَ الحَیِّ ذٰلِکُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰی تُؤفَکُون. (الانعام:96)

11 فیضان علیؑ ص130 12 فیضان علیؑ ص135 ترجمہ: مناقب مرتضویؑ

ترجمہ: خدا ہی وہ ہے جو گٹھلی اور دانے کا شگافتہ کرنے والا ہے وہ مردہ سے زندہ اور زندہ سے مردہ کو نکالتا ہے۔ یہی تمہارا خدا ہے تو تم کدھر بہکے جارہے ہو۔ (ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی)

حضرت علیؑ کے چند فرامین ملاحظہ فرمائیں:

حضرت علیؑ اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

فَوَ الَّذِی فَلَقَ الحَبَّةَ وَ بَرَاَ النَّسَمَةَ اِنَّ الَّذِی اُنَبِّئُکُم بِهٖ عَنِ النَّبِیِّ الاُمِّیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم o

ترجمہ: اس ذات کی قسم جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور ذی روح کو پیدا کیا میں جو خبر تمہیں دیتا ہوں وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے پہنچی ہوئی ہے۔ 13

اور دعائے مجیر میں اللہ کی بارگاہ میں التجا کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ:

یَافَالِقَ اَجِرنَا

ترجمہ:۔ اے شگافتہ کرنے والے پناہ دے ہمیں۔ 14

اللہ تعالیٰ نے تمام چیزیں کیسے پیدا کیں اس بارے میں فرماتے ہیں کہ:

خَلَقَ الخَلَائِقَ بِقُدرَتِهٖ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے مخلوقات کو پیدا کیا۔ 15

13 خطبہ 99 ص294 ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین
14 دعائے مجیر مفاتیح الجنان ص75
15 خطبہ 181 ص482 ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

زمین بچھانے اور آسمان بنانے کا علامہ صالح کشفی کا قرآن سے متصادم نظریہ

خواجہ محمد دھدار کی گھڑی ہوئی اور علامہ صالح کشفی حنفی کی نقل کردہ ایک اور ''منقبت'' جوانہوں نے حضرت علیؑ کی ذات پر چسپاں کرنے کی کوشش کی ہے اس کے الفاظ اس طرح ہیں کہ معاذ اللہ حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ:

اَنَا رَاحِي الاَرضِينَ اَنَا سَمَاکَ السَّمٰوٰاتَ

ترجمہ: یعنی میں ہوں زمینوں کا بچھانے والا اور آسمانوں کا بلند کرنے والا۔ 16

احادیث وروایات کی قبولیت کیلئے آئمہ اہلبیتؑ کا دیا ہوا بہترین قانون

جس طرح خواجہ محمد دھدار نامی کسی صوفی نے جس کے بارے میں علمائے اہلسنت ہی کچھ بتا سکتے ہیں کہ اس کا حدود اربعہ کیا تھا اس نے کچھ باتیں حضرت علیؑ سے منسوب کر کے اس ساری عبارت کا نام ''خطبۃ البیان'' رکھ لیا اور پھر اہلسنت صوفی علامہ محمد صالح کشفی نے اس عبارت کا ایک ایک فقرہ الگ الگ لکھ کر ہر فقرے کے ساتھ حضرت علیؑ کے القاب لکھے مثلاً **قال امیر المومنین کرم الہ وجھہ قال امام المتقین قال امام المسلمین قال امام العارفین** وغیرہ وغیرہ پھر اپنی طرف سے ان عبارتوں کو انتہائی خوبصورت بنا کر عوام الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ایسے بدعقیدہ لوگ آئمہ اہلبیت کے زمانے میں بھی موجود تھے جو مکتب اہلبیت کو بدنام کرنے کے لیے ایسی باتیں آئمہ اہلبیت کی طرف منسوب کر دیتے تھے ایسے لوگوں کی سازشوں کے آگے آئمہ نے ایک ایسی دیوار کھڑی کر دی جو قیامت تک قائم رہے گی امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ:

16 فیضان علیؑ ص 31-130

17 الشافی ترجمہ اصول کافی جلد 1 ص 123 طبع کراچی

كُلُّ شَيءٍ مَردُودٌ اِلَى الكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَكُلُّ حَدِيثٍ لَا يُوَافِقُ كِتَابَ اللّٰهِ فَهُوَ زُخرِفٌ

ترجمہ: ہر شے کو رد کرو کتاب وسنت کی طرف ہر وہ حدیث جو موافق کتاب اللہ نہ ہو وہ دروغ ہے۔ 17

دوسری جگہ بڑے واشگاف الفاظ میں امام فرماتے ہیں کہ:

مَالَم يُوَافِقُ مِنَ الحَدِيثِ القُرآنَ فَهُوَ زُخرِفٌ

ترجمہ: جو حدیث موافق قرآن نہ ہو وہ جھوٹ ہے۔ 18

دعوت فکر:

امام جعفر صادقؑ کے مندرجہ بالا فرامین ہر شخص کی آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہیں کہ جو ہستیاں ساری زندگی لوگوں کو یہ بات سمجھاتی رہیں کہ دین فقط خدا اور رسولؐ کے احکام کا نام ہے اور وہ احکام قرآن اور سنت پیغمبرؐ کی صورت میں موجود ہیں آئمہ اہلبیت ہمیشہ یہ اعلان کرتے رہے کہ ہم وہی کچھ بتانے کے پابند ہیں جو قرآن میں آیا ہے اور جو کچھ پیغمبر گرامیؐ سے انہیں ورثے میں ملا ہے کیا یہ بزرگوار قرآن سے متصادم کوئی بات لوگوں کو بتا سکتے تھے ان ہستیوں کی زندگیاں تو توحید کے افکار کی تبلیغ کرتے گزر گئیں لیکن ان ظالموں نے خدا سمجھے جو نہ صرف خود گمراہ ہوئے بلکہ دوسری مخلوق کو بھی گمراہی کے راستے پر ڈالنے کی کوشش کی اب ہم علامہ صالح کشفی کے پیش کردہ نظریے پر قرآن کی روشنی میں غور کرتے ہیں۔

18 الشافی ترجمہ اصول کافی جلد 1 ص 123 طبع کراچی

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

قرآن کا اعلان کہ زمین کا فرش بچھانے والا اور آسمان بنانے والا اللہ تعالیٰ ہے:

ہم یہاں بطور نمونہ قرآن مقدس کی چند آیات پیش کرتے ہیں سورہ رعد میں ارشاد ہوتا ہے:

اَللّٰهُ الَّذِی رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیرِ عَمَدٍ (الرعد:2)

ترجمہ: اللہ ہی وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر کسی ستون کے بلند کر دیا ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔ (ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی)

سورہ الانعام میں ارشاد قدرت ہے:

اَلحَمدُ لِلّٰهِ الَّذِی خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضَ. (الانعام:1)

ترجمہ: "سب تعریف اللہ کے لیے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔"
(ترجمہ علامہ سید علی نقیؒ)

سورہ التغابن میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضَ بِالحَقِّ (التغابن 3)

ترجمہ: اسی (اللہ) نے آسمان وزمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا۔
(ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی)

سورہ الذخرف میں فرمان الٰہی ہے:

اَلَّذِی جَعَلَ لَکُمُ الاَرضَ مهداً. (الذخرف 10)

ترجمہ: وہی جس نے تمہارے لیے زمین کو گہوارہ بنایا۔
(ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی)

حضرت علیؑ آسمان اور زمین کی خلقت کے متعلق فرماتے ہیں کہ

کاش علامہ صالح کشفی نے حضرت علیؑ کے مشہور زمانہ کلام نہج البلاغہ کا مطالعہ کیا ہوتا تو وہ گمراہی کی اس وادی میں قدم نہ رکھتا زمین و آسمان کو اللہ تعالیٰ نے کس طرح خلق کیا ہے اس بارے میں حضرت علیؑ نے اپنے مختلف خطبات میں روشنی ڈالی ہے ایک خطبہ میں آسمانوں کی خلقت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

وَنَظَمَ بِلاَ تَعلِیقٍ رَهَوَاتِ فُرَجِهَا وَلاَحَمَ صُدُوعَ اِنفِرَاجِهَا وَوَشَّجَ بَینَهَا وَبَینَ اَزوَاجِهَا.

ترجمہ: اس (اللہ) نے بغیر کسی چیز سے وابستہ کیے آسمانوں کے نشیب وفراز کو منظم کر دیا ہے اور اس کے شگافوں کو ملا دیا ہے اور انہیں آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ جکڑ دیا ہے۔ 19

پھر مزید فرماتے ہیں کہ:

نَادَاهَا بَعدَ هِیَ دُخَانٌ فَالتَحَمَت عُرَی اَشرَاجِهَا وَفَتَقَ بَعدَ الاِرتِقَاقِ صَوَامِتَ اَبوَابِهَا

ترجمہ: ابھی یہ آسمان دھوئیں کی شکل میں تھے کہ مالک نے انہیں آواز دی اور ان کے تسموں کے رشتے آپس میں جڑ گئے اور ان کے دروازے بند رکھنے کے بعد کھل گئے۔ 20

ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

فَمَن فَرَّغَ قَلبَهُ وَاَعمَلَ فِکرَهُ لِیَعلَمَ کَیفَ اَقَمتَ عَرشَکَ وَکَیفَ ذَرَاتَ خَلقَکَ وَکَیفَ عَلَّقتَ فِی الهَوَاءِ سَمٰوَاتِکَ وَکَیفَ

19 20 خطبہ 91 ص 165 ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

مَـدَدتَ عَـلـى مَـو رِالـمَـآءِ اَرضَـکَ رَجَـعَ طَرفُهُ حَسِيرًا وَعَقلُهُ مَبهُورًا وَّسَمعُهُ وَالِهًا وَّفِكرُ هُ حائِرًا

ترجمہ: جو (شخص) اپنے دل کو فارغ کرے اور اپنی فکر کو استعمال کرے تا کہ یہ دریافت کر سکے کہ (اے اللہ) تو نے اپنے عرش کو کس طرح قائم کیا ہے اپنی مخلوقات کو کس طرح ایجاد کیا ہے اور فضائے بسیط میں کس طرح آسمانوں کو معلق کیا ہے اور پانی کی موجوں پر کس طرح زمین کا فرش بچھایا ہے تو اس کی نگاہ تھک کر پلٹ آئے گی اور عقل مدھوش ہو جائے گی اور کان حیران وسراسیمہ ہو جائیں گے اور فکر راستہ گم کر دے گی۔ 21ے

زمین کی خلقت کے متعلق حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ:

كَبَسَ الْاَرضَ عَلىٰ مَورِ اَمواجٍ مُستعجِلَةٍ وَ لُجَجِ بِحَارٍ زاخِرَةٍ

ترجمہ: اس (اللہ تعالیٰ) نے زمین کو تہہ و بالا ہونے والی موجوں اور اتھاہ سمندر کی گہرائیوں کے اوپر قائم کیا ہے۔ 22ے

زمین کے بچھائے جانے کا مزید ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

فَلَمَّا فَهَدَ اَرضَهُ وَاَنفَذَ اَمرَهُ اختارَا دَم عَلَيهِ السّلام خِيرَةً مِن خَلقه

ترجمہ: پھر جب (اللہ نے) زمین کا فرش بچھالیا اور اپنا کام مکمل کرلیا تو آدم علیہ السلام کو اپنی مخلوقات میں منتخب قرار دے دیا۔ 23ے

21ے خطبہ 160 ص 297 ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی
22ے خطبہ 91 ص 173 ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی
23ے خطبہ 91 ص 176 ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی

کائنات کے یہ تمام امور کس طرح انجام پاتے ہیں ایک خطبہ میں درس توحید دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

اِنَّمَا صَدَرتِ الامُورُعَن مَشِيئتِهِ

ترجمہ: تمام امور اس کی مشیت سے صادر ہوتے ہیں۔ 24ے

اب ایک طرف تو حضرت علیؑ کی وہ تعلیمات ہیں جو قرآنی آیات کی تشریح اور تفسیر بیان کر رہی ہیں اور جن میں انہوں نے امت کو بتایا جا رہا ہے کہ کائنات کے تمام امور اللہ رب العزت کی مشیت اور ارادے سے انجام پذیر ہوتے ہیں دوسری طرف خواجہ محمد دھدار اور علامہ محمد صالح کشفی کا تیار کردہ وہ کلام ہے جو گمراہی اور قرآن دشمنی کا سارا سامان اپنے اندر لیے ہوئے ہے ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن اور وارثان قرآن کے دامن سے وابستہ رکھے۔ (آمین)

علامہ صالح کشفی کا انبیاء و مرسلین بھیجنے کا قرآن مخالف نظریہ:

ضال اور مضل خواجہ محمد دھدار کا گھڑا ہوا قرآن سے صریحاً متصادم ایک اور نظریہ پیش کر کے علامہ محمد صالح کشفی حنفی نے نہ صرف اپنے اوپر ظلم عظیم کیا ہے بلکہ دوسرے لوگوں کی گمراہی کا بوجھ بھی اپنے سر لیا ہے یہ ظالم شخص حضرت علیؑ کے بارے میں لکھتا ہے کہ معاذ اللہ انہوں نے فرمایا ہے

اِنَا الَّذِیْ بَعَثت النَّبِيِّينَ وَالمُرسَلِينَ

ترجمہ: یعنی میں وہ شخص ہوں کہ میں نے نبیوں اور رسولوں کو مبعوث کیا۔ 25ے

24ے خطبہ 91 ص 344 ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین
25ے فیضان علیؑ ترجمہ مناقب مرتضوی ص 134 ترجمہ میاں ظاہر علی شاہ عثمانی

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

حضرت علیؑ کی اپنے فرزند امام حسینؑ، امام حسنؑ کو وصیت:

ہم ایک دفعہ پھر کہتے ہیں کہ کاش اس ظالم شخص نے حضرت علیؑ کے کلام نہج البلاغہ کا ہی مطالعہ کیا ہوتا جس میں حضرت علیؑ اپنے فرزند ارجمند امام حسن مجتبیٰؑ کو اپنے مشہور زمانہ وصیت نامہ میں درس توحید دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

وَاعلَم یَابُنَیَّ اَنَّہُ لَو کَانَ لِرَبِّکَ شَرِیکٌ لَاَتَتکَ رُسُلُہٗ وَلَرَاَیتَ آثَارَ مُلکِهٖ وَسُلطَانِهٖ

ترجمہ: (اے میرے) فرزند یقین رکھو کہ اگر تمہارے پروردگار کا کوئی شریک ہوتا تو اس کے بھی رسول آتے اور اس کی سلطنت وفرمانروائی کے بھی آثار دکھائی دیتے۔ 26

انبیاء ومرسلین بھیجنے کے متعلق قرآن کے واضح اعلانات:

ہم سمجھتے ہیں کہ اس بدنصیب شخص کو کبھی قرآن پڑھنے کی بھی توفیق نصیب نہیں ہوئی جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاء بھیجنے کا ذکر جابجا موجود ہے بطور نمونہ چند آیات ملاحظہ ہو۔

سورہ المومن میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَقَداَرسَلنَا رُسُلاً مِّن قَبلِکَ مِنهُم مَّن قَصَصنَا عَلَیکَ وَمِنهُم مَّن لَّم نَقصُص عَلَیکَ. (المومن 78)

ترجمہ: اور ہم نے آپ کے پہلے بہت پیغمبر بھیجے ان میں سے کچھ وہ ہیں جن کا ذکر

26 نہج البلاغہ، وصیت نامہ نمبر ۳۱، صفحہ ۴۹۷ ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

ہم نے آپ سے کیا ہے اور ان میں سے کچھ وہ ہیں جن کا ذکر آپ سے نہیں کیا۔ (ترجمہ علامہ سید علی نقی)

سورہ الکھف میں ارشاد ہوتا ہے:

وَمَا نُرسِلُ المُرسِلِینَ اِلَّا مُبَشِّرِینَ وَمُنذِرِینَ (الکھف 56)

ترجمہ: اور ہم تو رسولوں کو صرف بشارت دینے والا اور عذاب سے ڈرانے والا بنا کر بھیجتے ہیں۔ (ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی)

سورہ الزخرف میں ارشاد قدرت ہے:

وَکَم اَرسَلنَا مِن نَبِیٍّ فِی الاَوَّلِینَ. (آیت:6)

ترجمہ: اور ہم نے تم سے پہلے والی قوموں میں کتنے ہی پیغمبر بھیجے ہیں۔

(ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی)

سورہ یوسف میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

وَمَا اَرسَلنَا مِن قَبلِکَ اِلَّا رِجَالاً نُوحِی اِلَیهِم مِن اَهلِ القُرٰی

(آیت:۱۰۹)

ترجمہ: اور ہم نے آپ سے پہلے انہی مردوں کو رسول بنایا ہے جو آبادیوں میں رہنے والے تھے اور ہم نے ان کی طرف وحی بھی کی ہے۔

(ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی)

حضرت علیؑ ایک خطبہ میں پیغمبر گرامیؐ کے ذکر میں فرماتے ہیں:

اَمِینُ وَحیِهٖ وَخَاتَمُ رُسُلِهٖ

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

ترجمہ: (آنحضرتؐ) اللہ کی وحی کے امانتدار اور اس کے رسولوں کے آخری فرد تھے۔ 27

واضح رہے کہ مندرجہ بالا واضح احکامات اور فرامین کی موجودگی میں مشرکانہ عقائد کے حامل کسی بدعقیدہ شخص کی باتوں کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے۔

علامہ صالح کشفی حنفی کا دلوں کے بھید جاننے کا قرآن مخالف عقیدہ

یہ حقیقت کسی وضاحت کی محتاج نہیں کہ برادران اہلسنت میں بہت سارے صوفیائے کرام ایسے گزرے ہیں جو اپنے مسلک کے مطابق قرآن وسنت کی تعلیمات پر گہری نظر رکھتے تھے لیکن یہ علامہ محمد صالح کشفی حنفی یا تو قرآنی تعلیمات سے بالکل ناآشنا ہے یا دانستہ مخلوق خدا کو گمراہ کرنا چاہتا ہے اور قرآن سے متصادم ایک اور نظریہ پیش کرتا ہے کہ معاذ اللہ حضرت علیؑ نے فرمایا ہے کہ:

اَنَاَ الَّذِی اَعلَمُ مَافِی الضَّمَائِرُ

ترجمہ: میں وہ ہوں کہ جو کچھ دلوں میں ہے اس سے واقف ہوں۔ 28

قرآن مقدس کی چند آیات ملاحظہ ہوں:

سورہ التغابن میں ارشاد قدرت ہے کہ:

وَاللّٰہ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصَّدور (التغابن: 4)

ترجمہ: وہ (اللہ) سینوں کے رازوں سے بھی باخبر ہے۔

(ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی)

27 خطبہ 171 ص 451 ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

28 فیضان علیؑ ص 137 ترجمہ مناقب مرتضوی فی فضائل علی کرم اللہ وجھہ از میاں طاہر شاہ عثمانی سنی حنفی

سورہ الحدید میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

ھُوَ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُور (الحدید 6)

ترجمہ: وہ دلوں کے بھیدوں تک سے خوب واقف ہے (ترجمہ حافظ سید فرمان علی)

سورہ الملک میں یہی بات ذرا وضاحت سے اس طرح بیان ہوئی ہے کہ:

وَاَسِرُّو اقَولَکُم اَوِاجھَرُوا بِہٖ اِنَّہٗ عَلِیمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ اَلَا یَعلَمُ مَن خَلَقَ وَھُوَ اللَّطِیفُ الخَبِیر (الملک 14,13)

ترجمہ: اور تم لوگ اپنی بات چھپا کر کہو یا کھلم کھلا وہ تو دل کے بھیدوں تک سے خوب واقف ہے بھلا جس نے پیدا کیا وہ بے خبر ہے اور وہ تو بڑا باریک بین واقف کار ہے۔ (ترجمہ حافظ سید فرمان علی)

نہج البلاغہ میں حضرت علیؑ توحید باری کا اس طرح تعارف کرواتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ ہی دلوں میں چھپی ہوئی باتوں سے آگاہ ہے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے ایک خطبہ میں امام المتقین فرماتے ہیں کہ:

قَد عَلِمَ السِّرَّ آئِرَ وَخَبَرَ الضَّمَآئِرَ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ دل کی نیتوں اور اندر کے بھیدوں کو جانتا ہے۔ 29

پھر ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

عَالِمُ السِّرِ مِن ضَمَا ئِرِ المُضمِرِینَ وَنَجوَی المُتَخافِتِینَ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ بھید چھپانے والوں کی نیتوں اور کھسر پھسر کرنے والوں کی سرگوشیوں سے آگاہ ہے۔ 30

29 خطبہ 84 ص 242 ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

30 خطبہ 89 ص 270 ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

ایک خطبہ میں فرماتے ہیں کہ:

لَانَّهُ جَهِلَ مَا اَخفوهُ مِن مَّصونِ اَسرَا رِهِم وَمَكنُونِ ضَمَا ئِرِهِم

ترجمہ: ایسا نہیں کہ وہ (اللہ تعالیٰ) ان رازوں اور بھیدوں سے جنہیں وہ دلوں میں چھپائے رکھتے ہیں واقف نہ ہو۔ 31

ہماری چھوٹی سے چھوٹی اور معمولی حرکات وسکنات سے ذات باری کس طرح آگاہ ہے اس بارے میں ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

عَدَدَ اَنفَاسِهِم وَخَائِنَةَ اَعيُنِهِم وَمَا تُخفِي صُدُورُهُم مِنَ الضَمِير

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ہرایک کی سانسوں کا شمار کیا ہے اور ہر ایک کی نگاہ کی خیانت اور سینے میں چھپے ہوئے اسرار کو جانتا ہے۔ 32

ہم ایک مرتبہ پھر عرض کرتے ہیں کہ قرآن کی ان آیات اور حضرت علیؑ کے واضح فرامین کی موجودگی میں علامہ صالح کشفی کے خرامات کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے۔

علامہ صالح کشفی حنفی کا پیدا کرنے اور ماؤوں کے رحموں میں صورت بنانے کا قرآن سے متصادم نظریہ:

یہ توحید دشمن اور قرآن سے جاھل مصنف مخلوق خدا کو گمراہ کرنے کے لیے حضرت علیؑ سے ایک اور بات منسوب کرتا ہے کہ معاذ اللہ حضرت علیؑ نے فرمایا ہے کہ:

اَنَا البَارِئُ اَنَا المُصَوِّرُ فِي الاَرحَام

ترجمہ: میں رحموں میں بچوں کو صورت دینے والا ہوں۔ 33

---

31 خطبہ 144 ص 447 ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین

32 خطبہ 90 ص 159 ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادیؒ

33 فیضان علیؑ ص 137

قرآن کا واضح اعلان کہ ماں کے رحم میں شکل بنانے والا اللہ تعالیٰ ہے

کاش اپنے آپ کو حنفی سنی کہلانے والا علامہ صالح کشفی قرآن کے اس اعلان میں غور کر لیتا تو یقیناً اپنے نامہ اعمال کو سیاہ نہ کرتا برادران اہلسنت کو بھی چاہیے تھا کہ ایسے گمراہ کن عقائد کے حامل شخص کے خلاف آواز بلند کرتے ہم بخوبی سمجھتے ہیں کہ برادران اہلسنت ہوں یا شیعہ کوئی مسلمان ایسے مشرکانہ عقائد کا تصور بھی نہیں کر سکتا قرآن کا اس سلسلے میں واضح اعلان ہے کہ:

هُوَاللّٰهُ الخَالِقُ البَارِئُ المُصَوِّرُ لَهُ الاَسمَاءُ الحُسنىٰ (الحشر 24)

ترجمہ: وہ ایسا خدا ہے جو پیدا کرنے والا ایجاد کرنے والا اور صورتیں بنانے والا ہے" اس کے لیے بہترین نام ہیں۔ (ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی)

اور پھر قرآن مقدس میں ارشاد ہوتا ہے:

صَوَّرَكُم فَاَحسَنَ صُوَرَكُم (التغابن 3)

ترجمہ: اسی (اللہ نے تمہاری صورتیں بنائیں تو سب سے اچھی صورتیں بنائیں۔

(ترجمہ حافظ سید فرمان علی)

حضرت علیؑ درس توحید دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں کہ

امام المتقین اپنی تعلیم کردہ دعائے مشلول میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ:

يَا خَالِقُ يَا بَارِئُ يَا مُصَوِّرُ

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

ترجمہ: اے پیدا کرنے والے اے وجود دینے والے اے صورت بنانے والے۔ 34

پھر اسی طرح اپنے ایک خطبہ کی ابتداء میں اللہ کے خالق ہونے کے متعلق فرماتے ہیں کہ:

اَلحَمدُ لِلّٰہِ خَالِقِ العِبَادِ

ترجمہ: تمام حمد اس اللہ کے لیے ہے جو بندوں کا پیدا کرنے والا ہے۔ 35

پھر اسی خطبہ میں مخلوق خدا سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ:

اَیُّھَا المَخلُوق السَّوِیُّ والمُنشَاءُ المَرعِیُّ فِی ظُلُمَاتِ الاَرحَامِ وَمُضَاعَفَاتِ الاَستَارِ

ترجمہ: اے وہ مخلوق جس کی خلقت کو پوری طرح درست کیا گیا ہے اور جسے شکم کی اندھاریوں اور دوھرے پردے میں بنایا گیا ہے۔ 36

پھر ایک خطبہ میں ذات باری کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ:

فَسُبحَانَ البَارِی لِکُلِّ شیءٍ عَلیٰ غَیرِ مِثَالٍ خَلاَ مِن غَیرِہِ

ترجمہ: پاک ہے وہ خدا جو کسی اور کے بنائے ہوئے نمونے کے بغیر ہر شے کا پیدا کرنے والا ہے۔ 37

بلکہ ایک خطبہ میں فرماتے ہیں کہ اگر تمام چرند پرند اور انسان مل کر ایک مچھر کو بنانا چاہیں تو:

34 مفاتیح الجنان ص 162 ترجمہ علامہ حافظ ریاض حسین نجفی

35 خطبہ 161 ص 363 ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین مرحوم

36 خطبہ 161 ص 364 ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسینؒ

37 خطبہ 154 ص 471 ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین مرحوم

مَاقَدَرَت عَلیٰ اِحدَاثِھَا

ترجمہ: تو وہ اس کی قدرت نہیں رکھتے۔ 38

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں امام المتقین کی انہی تعلیمات پر زندہ رکھے اور انہی تعلیمات پر ہمارا خاتمہ کرے۔ (آمین)

گمراہ صوفی علامہ محمد صالح کشفی حنفی کا بروز قیامت مردوں کو محشور کرنے کا قرآن مخالف نظریہ:

قرآنی تعلیمات سے نابلد یہ ظالم شخص اپنے آپ کو پکا سنی بنا کر یہ دعویٰ بھی کرتا ہے کہ اہلسنت کے اعتقاد میں خلفائے ثلاثہ کی عداوت رفض ہے۔ 39

اور دوسری طرف ایسے عقائد بھی پیش کرتا ہے جن کا نہ اہلسنت بھائیوں سے تعلق ہے نہ ہی شیعہ ایسے عقائد رکھتے ہیں ایسے مشرکانہ عقائد پیش کر کے خدا معلوم وہ کس طبقہ کو خوش کرنے کی کوشش کرتا ہے اس شخص کا ایک اور نظریہ ملاحظہ ہو کہ معاذ اللہ حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ:

اَنَا الَّذِی اَنشِرُ الاَوَّلِینَ وَالاٰخِرِینَ

ترجمہ: میں ہی اولین و آخرین کو بروز قیامت اُٹھاؤں گا۔ 40

قرآن قیامت کا منظر کس طرح پیش کرتا ہے:

قُلِ اللّٰہُ یُحیِیکُم ثُمَّ یُمِیتُکُم ثُمَّ یَجمَعُکُم اِلیٰ یَومِ القِیَامَۃِ لاَرَیبَ فِیہِ وَلٰکِنَّ اَکثَرَ النَّاسِ لاَ یَعلَمُونَ۔ (الجاثیہ 26)

38 خطبہ 185 ص 365 ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی مرحوم

39 فیضان علیؑ ص 44 40 فیضان علیؑ ص 139

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

ترجمہ: (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ خدا ہی تم کو زندہ (پیدا) کرتا ہے اور وہی تم کو مارتا ہے پھر وہی تم کو قیامت کے دن جس (کے ہونے) میں کسی طرح کا شک نہیں جمع کرے گا مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (ترجمہ حافظ سید فرمان علی)

سورہ عبس میں انسان کی ناشکری اور اس کی خلقت کا ذکر کرتے ہوئے دنیاوی زندگی کے بعد موت اور قبر کے ذکر میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ، ثُمَّ اِذَا شَاءَ اَنْشَرَهٗ. (عبس 22,21)

ترجمہ: (دنیاوی زندگی کے بعد اللہ تعالیٰ نے) پھر اسے موت دی پھر اسے قبر میں دفن کرایا پھر جب چاہے گا اٹھا کھڑا کرے گا۔ (ترجمہ حافظ سید فرمان علی)

یہ تو تھیں قرآن مقدس کی تعلیمات جن میں سے ہم نے بطور نمونہ فقط دو آیات پیش کی ہیں اب ہم ایک نظر حضرت علیؑ کے مجموعہ کلام نہج البلاغہ پر ڈالتے ہیں۔

حضرت علیؑ قیامت کا ذکر کرتے ہوئے نہج البلاغہ میں فرماتے ہیں کہ

ذٰلِکَ یَوْمٌ یَجْمَعُ اللّٰهُ فِیْهِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ لِنِقَاشِ الْحِسَابِ وَجَزَآءِ الْاَعْمَالِ

ترجمہ: وہ ایسا دن ہوگا کہ اللہ تعالیٰ حساب کی چھان بین اور عملوں کی جزا کے لیے سب اگلے پچھلوں کو جمع کرے گا۔ 41

اللہ تعالیٰ کے اپنی مخلوق کو پلٹانے کے ذکر میں فرماتے ہیں کہ:

غَدًا اِذَا اَعَادَ اللّٰهُ مَا اَبْدٰی وَاَخَذَ مَا اَعْطٰی وَسَاَلَ عَمَّا اَسْدٰی

ترجمہ: کل (بروز قیامت) جب خداوند عالم اپنی مخلوق کو دوبارہ پلٹائے گا اور جو

41 خطبہ 100 ص 295 ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسینؒ

دے رکھا ہے وہ واپس لے گا اور اپنی بخشی ہوئی نعمتوں کے بارے میں سوال کرے گا۔ 42

پھر ایک خطبہ میں ہنگام قیامت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

اِذَا تَصَرَّمَتِ الْاُمُوْرُ وَتَقَضَّتِ الدُّهُوْرُ وَاَزِفَ النُّشُوْرُ اَخْرَجَهُمْ مِنْ ضَرَائِحِ الْقُبُوْرِ وَاَوْکَارِ الطُّیُوْرِ وَاَوْجِرَةِ السِّبَاعِ وَمَطَارِحِ الْمَهَالِکِ سِرَاعًا اِلٰی اَمْرِهٖ

ترجمہ: جب تمام معاملات ختم ہو جائیں گے اور دنیا کی عمر تمام ہو جائے گی اور قیامت کا ہنگام آ جائے گا تو اللہ تعالیٰ سب کو قبر کے گوشوں پرندوں کے گھونسلوں درندوں کے بھٹوں اور ہلاکت گاہوں سے نکالے گا۔ 43

اور اپنی تعلیم کردہ دعائے مشلول میں انتہائی مختصر الفاظ میں اللہ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں کہ:

یَا جَامِعَ الْاُمَمِ

ترجمہ: اے (اگلی پچھلی) امتوں کو جمع کرنے والے۔ 44

دعوت فکر:

ہم اپنے محترم قارئین کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ حضرت علیؑ تو اپنی تعلیمات میں بار بار فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن قبروں سے اٹھانے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے لیکن علامہ

42 خطبہ 189 ص 512 ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسینؒ
43 خطبہ 81 ص 230 ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسینؒ
44 مفاتیح الجنان ص 164

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

صالح کشفی لوگوں کو جس راستے پر لگانا چاہتے ہیں وہ قرآن کے بھی مخالف ہے اور حضرت علیؑ کی تعلیمات کے بھی مخالف اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے گمراہ لوگوں سے اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ (آمین)

زندگی اور موت دینے کے متعلق علامہ صالح کشفی حنفی کا قرآن سے متصادم عقیدہ:

علامہ صالح کشفی خود تو گمراہی کے سیلاب میں غرق ہیں لیکن دوسروں کو بھی اسی راستے پر لگانا چاہتے ہیں اور قرآن سے متصادم ایک اور بات حضرت علیؑ سے منسوب کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

کہ معاذ اللہ حضرت علیؑ نے فرمایا ہے کہ:

اَنَا اُحیِ وَ اُمِیتُ

ترجمہ: میں زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں۔ 45

قرآن کی تعلیمات ملاحظہ فرمائیں:

اگر علامہ صالح کشفی کو قرآن میں غور کرنے کی توفیق نصیب ہوئی ہوتی تو وہ کبھی ایسا گمراہ کن عقیدہ نہ رکھتا سورہ الجاثیہ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

قُلِ اللّٰهُ یُحْیِیكُم ثُمَّ یُمِیتُكُم. (الجاثیہ 26)

ترجمہ: (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ خدا ہی تم کو زندہ (پیدا) کرتا ہے اور وہی تم کو مارتا ہے۔ (ترجمہ حافظ سید فرمان علی)

45 فیضان علیؑ ترجمہ مناقب مرتضوی ص 140

اور سورہ روم میں ارشاد رب العزت ہے:

اَللّٰهُ الَّذِی خَلَقَكُم ثُمَّ رَزَقَكُم ثُمَّ یُمِیتُكُم ثُمَّ یُحیِیكُم. (الروم: 40)

ترجمہ: خدا وہ (قادر و توانا) ہے جس نے تم کو پیدا کیا پھر اسی نے روزی دی پھر وہی تم کو مار ڈالے گا پھر وہی تم کو (دوبارہ) زندہ کرے گا۔ (ترجمہ حافظ سید فرمان علی)

اور سورہ ق میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

اِنَّا نَحنُ نُحیِ وَنُمِیتُ وَاِلَینَا المَصِیر. (ق 43)

ترجمہ: بے شک ہم ہی موت و حیات دینے والے ہیں اور ہماری طرف سب کی باز گشت ہے۔ (ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی)

اپنے فرزند امام حسن مجتبیٰ کو وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

زندگی اور موت کس کے قبضۂ قدرت میں ہے اپنے مشہور زمانہ وصیت نامہ میں اپنے فرزند امام حسنؑ سے فرماتے ہیں کہ:

وَاعلَم اَنَّ مَالِکَ المَوتِ وَهُوَ مَالِکَ الحَیَاةِ وَاَنَّ الخَالِقَ هُوَ المُمِیتُ

ترجمہ: (اے میرے فرزند) یہ یقین رکھو کہ جس کے ہاتھ میں موت ہے اسی کے ہاتھ میں زندگی بھی ہے اور جو پیدا کرنے والا ہے وہی مارنے والا بھی ہے۔ 46

اپنی مشہور زمانہ دعائے مشلول میں اللہ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں کہ:

یَامُحیِیَ الاَموَاتِ یَا جَامِعَ الشَّتَاتِ

ترجمہ: اے مردوں کو زندہ کرنے والے اے بکھروں کو اکٹھا کرنے والے۔ 47

46 وصیت نامہ 31 ص 694 ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسینؒ
47 مفاتیح الجنان ص 164 ترجمہ علامہ حافظ سید ریاض حسین نجفی

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

اب امام المتقین حضرت علیؑ اپنے فرزند کو وصیت کرتے ہوئے تو یہ فرما رہے ہیں کہ زندگی اور موت کا مالک اللہ تعالیٰ ہے وہی زندگی دینے والا ہے اور وہی موت دینے پر قادر ہے اور پھر آنجناب ساری زندگی لوگوں کو جو دعائیں تعلیم فرماتے رہے ان میں بھی یہی کچھ ہے کہ زندگی اور موت دینے پر فقط اللہ تعالیٰ کی ذات قادر ہے۔ خولجہ دھدار اور علامہ صالح کشفی تو اپنے اعمال کا بوجھ اٹھائے اللہ کی بارگاہ میں پہنچ چکے ہیں اب ہم باقی لوگوں کے لیے دعا کرتے ہیں کہ ایسے لوگوں کی تعلیمات سے اللہ تعالیٰ انہیں محفوظ رکھے۔ (امین)

خلق و رزق جیسی خدائی صفات کے متعلق علامہ محمد صالح کشفی حنفی کا توحید مخالف نظریہ:

علامہ صالح کشفی حنفی صاحب گمراہی کے سمندر میں غرق ہوتے ہوتے بہت ساری مزید خالصتاً خدائی صفات کو حضرت علیؑ سے منسوب کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ معاذ اللہ حضرت علیؑ نے فرمایا ہے کہ:

اَنَا اَخلُقُ وَ اَرزُقُ

ترجمہ: میں پیدا کرتا ہوں اور رزق دیتا ہوں۔ 48

خلق و رزق کے متعلق قرآن مقدس کی تعلیمات ملاحظہ ہوں:

علامہ صالح کشفی کا عقیدہ توحید اتنا کمزور ہے کہ قرآن کی وہ تعلیمات جو سادہ لوح عوام کی زبانوں پر ہر وقت جاری و ساری رہتی ہیں یہ شخص ان سے بھی جاہل ہے اللہ تعالیٰ کے خالق و رازق ہونے سے کون انکار کر سکتا ہے سورہ الروم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

---

48 فیضان علیؑ ترجمہ مناقب مرتضوی ص 140

اَللّٰهُ الَّذِی خَلَقَکُم ثُمَّ رَزَقَکُم. (الروم: 40)

ترجمہ: خدا وہ (قادر و توانا) ہے جس نے تم کو پیدا کیا پھر اسی نے روزی دی۔
(ترجمہ حافظ سید فرمان علی)

سورہ فاطر میں ارشاد رب العزت ہے:

هَل مِن خالِقٍ غَیرُ اللّٰهِ یَرزُقُکُم مِّنَ السَّمَآءِ وَالارضِ لَآاِلٰهَ اِلَّاهُوَ فَاَنّٰی تُؤفَکُونَ. (فاطر 3)

ترجمہ: کیا خدا کے سوا کوئی اور خالق ہے جو آسمان اور زمین سے تمہاری روزی پہنچاتا ہے اس کے سوا کوئی معبود قابل پرستش نہیں پھر تم کدھر جا رہے ہو۔ (ترجمہ حافظ سید فرمان علی)

سورہ الرعد میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

قُلِ اللّٰهُ خالِقُ کُلِّ شَیءٍ (الرعد 16)

ترجمہ: کہہ دیجئے کہ اللہ ہی ہر شے کا خالق ہے۔ (ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی)

پھر اسی سورہ الرعد میں مزید ارشاد ہوتا ہے:

اَللّٰهُ یَبسُطُ الرِزقَ لِمَن یَّشَاءُ وَیَقدِرُ (الرعد 26)

ترجمہ: اللہ جس کے لیے چاہتا ہے رزق کو وسیع یا تنگ کر دیتا ہے۔
(ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی)

سورہ الانعام میں ارشاد قدرت ہے:

هُوَ یُطعِمُ وَلَا یُطعَمُ (الانعام 14)

ترجمہ: وہی (سب کو) روزی دیتا ہے اسے کوئی روزی نہیں دیتا۔
(ترجمہ حافظ سید فرمان علی)

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

اللہ تعالیٰ کے خالق ورازق ہونے کے متعلق حضرت علیؑ کی تعلیمات ملاحظہ ہوں

حضرت علیؑ درس توحید دیتے ہوئے ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

ذٰلِکَ مُبتَدِ عُ الخَلقِ وَوَارِثُہ' وَاِلٰہُ الخَلقِ وَرَازِقُہُ

ترجمہ: وہی اللہ مخلوقات کو پیدا کرنے والا ہے اور اس کا وارث ہے اور کائنات کا معبود اور اس کا رازق ہے۔ 49

ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

اُوصِیکُم بِتقویٰ اللّٰہِ الَّذِی اِبتَدأ خَلقَکُم

ترجمہ: میں تمہیں اس اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں جس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ 50

ایک جگہ اپنے خالق کا تعارف اس طرح کرواتے ہیں کہ:

خَلَقَ الخَلائِقَ بِقُدرَتِہ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے مخلوقات کو پیدا کیا۔ 51

رزق تقسیم کرنے والا بھی اللہ تعالیٰ ہے

بعض لوگ اپنی سادگی یا کم علمی کی وجہ سے یہ کہہ دیتے ہیں کہ رازق تو اللہ تعالیٰ ہی ہے لیکن تقسیم کرنے والے حضرت علیؑ یا ہمارے فلاں بزرگ ہیں ایسے لوگ حضرت علیؑ کے اس فرمان میں غور فرمالیں آنجناب فرماتے ہیں کہ:

49 خطبہ 88 ص 253 ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

50 خطبہ 196 ص 555 ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

51 خطبہ 181 ص 482 ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

قَسَمَ اَرزاقُھُم وَاحصٰی اٰثارَھُم وَاَعمَالَھُم وَعَدَدَ اَنفاسَھُم

ترجمہ: اس (خدا) نے سب کی روزی بانٹ رکھی ہے وہ سب کے عمل و کردار اور سانسوں کے شمار تک کو جانتا ہے۔ 52

حضرت علیؑ ساری زندگی کس طرح اللہ تعالیٰ کے خالق ورازق حقیقی ہونے کی تبلیغ کرتے رہے حتیٰ کہ اپنے فرزند امام حسن مجتبیٰؑ کو اپنے مشہور زمانہ وصیت نامہ میں جو کچھ تعلیم فرمایا ہے اسے ہم پہلے بھی نقل کر چکے ہیں اور متلاشیان حق کے لیے دوبارہ نقل کرتے ہیں اس وصیت نامہ میں حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ اے میرے فرزند

سَأَلتَہُ مِن خَزآئِنِ رَحمَتِہِ مَالَا یَقدِرُ عَلٰی اِعطَآئِہِ غَیرُہُ مِن زِیَادَۃِ الاَعمَارِ وَصِحَّۃِ الاَبدَانِ وَسَعَۃِ الاَرزَاقِ .

ترجمہ: (آپ) اللہ تعالیٰ کی رحمت کے خزانوں سے وہ چیزیں طلب کرتے ہو جن کے دینے پر (اللہ تعالیٰ کے علاوہ) کوئی قدرت نہیں رکھتا جیسے عمروں میں درازی جسمانی صحت وتوانائی اور رزق میں وسعت۔ 53

دعوت فکر:

ہم تمام پڑھے لکھے اور حق کے متلاشی برادران کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ وہ قرآن کی مندرجہ بالا آیات میں غور کریں پھر حضرت علیؑ کی ان واضح تعلیمات کو بار بار پڑھیں کہ آپ کتنے سادہ اور سیدھے سادھے انداز میں فرما رہے ہیں کہ کائنات کا خالق فقط اللہ تعالیٰ

52 خطبہ 88 ص 253 ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

53 نہج البلاغہ وصیت نامہ 31 ص 701 ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

ہے اور اس ساری کائنات کا رازق بھی وہی خدا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اسی عقیدہ پر قائم و دائم رکھے۔ (آمین)

سمیع علیم اور بصیر جیسی خدائی صفات کے متعلق علامہ صالح کشفی حنفی کا گمراہ کن عقیدہ:

خلق ورزق جیسی خدائی صفات کے ساتھ سمیع علیم اور بصیر جیسی صفات الٰہی کو بھی یہ ظالم شخص امام المتقین کی ذات کے ساتھ منسوب کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ معاذ اللہ حضرت علیؑ نے فرمایا ہے کہ:

اَنَا السَّمِیعُ اَنَا العَلِیمُ اَنَا البَصِیرُ

ترجمہ: میں سمیع ہوں میں علیم ہوں میں ہر چیز کا دیکھنے والا ہوں۔ 54

اللہ تعالیٰ کے سمیع علیم اور بصیر ہونے کے متعلق چند قرآنی آیات ملاحظہ ہوں:

سورہ العنکبوت میں ارشاد رب العزت ہے:

هُوَ السَّمِیعُ العَلِیم. (العنکبوت 60)

ترجمہ: وہ سب کی سننے والا اور سب کے حالات کا جاننے والا ہے۔

(ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی)

سورہ المجادلہ میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ سَمِیعٌ بَصِیر (المجادلہ 1)

ترجمہ: خدا بڑا سننے والا دیکھنے والا ہے۔ (ترجمہ حافظ سید فرمان علی)

54 فیضان علیؑ ترجمہ مناقب مرتضوی ص 140 ترجمہ میاں ظاہر شاہ عثمانی

سورہ شوریٰ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

هُوَ السَّمِیعُ البَصِیر (شوریٰ 11)

ترجمہ: وہ سب کی سننے والا اور ہر چیز کا دیکھنے والا ہے۔

(ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی)

اللہ تعالیٰ کے سمیع علیم اور بصیر ہونے کے متعلق حضرت علیؑ کی تعلیمات ملاحظہ ہوں

اللہ تعالیٰ کی ان صفات کے بارے میں ہم حضرت علیؑ کے خطبات کے مجموعہ نہج البلاغہ سے گذشتہ صفحات میں تفصیل سے بیان کر چکے ہیں لیکن علامہ صالح کشفی حنفی کے جواب میں چند باتیں دوبارہ نقل کرتے ہیں اپنے فرزند امام حسن مجتبیٰ کو وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

فَاِذَا نَا دَیتَهُ سَمِعَ نِدَاکَ وَاِذَا نَا جَیتَهُ عَلِمَ نَجوَاکَ

ترجمہ: یعنی جب بھی تم اسے پکارو تمہاری سنتا ہے اور جب بھی راز و نیاز کرتے ہوئے اس سے کچھ کہو وہ جان لیتا ہے۔ 55

اللہ تعالیٰ کس طرح علیم خبیر اور بصیر ہے ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

اِنَّ اللّٰـهَ سُبحَانَهُ وَتَعَالیٰ لَا یُخفیٰ عَلَیهِ مَاالعِبَادُ مُقتَرِفُونَ فِی لَیَالِهِم وَنَهَا رِهِم لَطُفَ بِهِ خُبرًا وَاَحَاطَ بِهِ عِلمًا

ترجمہ: یہ بندگان خدا رات (کے پردوں) اور دن (کے اجالوں) میں جو گناہ کرتے ہیں وہ اللہ سے ڈھکے چھپے ہوئے نہیں ہیں وہ چھوٹی سے چھوٹی چیز سے آگاہ اور ہر شے پر اس کا علم محیط ہے۔ 56

55 نہج البلاغہ وصیت نامہ 31 ص 701 ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین
56 خطبہ 197 ص 562 ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

عَلِمَ مَا یَمضِی وَمَا مضٰی

ترجمہ: یعنی اللہ تعالیٰ جو کچھ گزر گیا اور گزر رہا ہے سب کا جاننے والا ہے۔ 57

ایک خطبہ میں اللہ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں کہ:

کُلُّ سِرٍ عِندکَ عَلَانِیَۃ وَکُلُّ غَیبٍ عِندکَ شَھَادَۃٌ.

ترجمہ: ہر چھپی ہوئی چیز تیرے لیے ظاہر اور ہر غیب تیرے سامنے بے نقاب ہے۔ 58

امام المتقین حضرت علیؑ کے انہی الفاظ پر ہم اس بحث کو ختم کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں کہ ہر مسلمان کو حضرت علیؑ کے تعلیم کردہ عقیدہ توحید کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے بالٰہا ہمیں اسی عقیدہ توحید پر زندہ رکھ اور اسی توحید پر موت دے جس میں شرک کا شائبہ تک نہیں۔ (امین ثم امین یارب العالمین)

57 خطبہ 191 ص 375 ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی

58 خطبہ 107 ص 309 ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین

کتابیات

اس کتاب کی تیاری میں جن کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔ وہ درج ذیل ہیں:

1۔ قرآن الکریم

2۔ قرآن الحکیم — ترجمہ حافظ سید فرمان علی، مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور

3۔ انوار القرآن — تفسیر سید ذیشان حیدر جوادی، مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور

4۔ فصل الخطاب — علامہ سید علی نقی مجتہدؒ، مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور

5۔ تفسیر نمونہ — آقائے ناصر مکارم شیرازی، مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور

6۔ فیضان الرحمٰن فی تفسیر القرآن — علامہ محمد حسین نجفی مجتہد، مکتبہ السبطین سرگودھا

7۔ تفسیر موضوعی — آیت اللہ جعفر سبحانی، مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور

8۔ نور الثقلین — عبد علی بن جمعہ حویزی، ایران

9۔ قرآن الحکیم — ترجمہ مولانا اشرف علی تھانوی، تاج کمپنی، کراچی

10۔ قرآن الحکیم — ترجمہ مولانا فتح محمد جالندھری، تاج کمپنی، لاہور

11۔ تفسیر عثمانی — ترجمہ مولانا محمود الحسن، تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی مکتبہ، مدینہ لاہور

12۔ تبویب القرآن — علامہ وحید الزمان خان حیدر آبادی، نعمانی کتب خانہ لاہور

کتب احادیث

13۔ الشافی ترجمہ اصول کافی — ترجمہ مولانا ظفر حسن امروہوی کراچی

14۔ بحار الانوار — علامہ باقر مجلسی، ایران۔

15۔ تیسیر الباری شرح بخاری — علامہ وحید الزمان خان حیدر آبادی، تاج کمپنی، کراچی

16۔ صحیح مسلم مع مختصر شرح نووی — علامہ وحید الزمان خان حیدر آبادی، نعمانی کتب خانہ، لاہور

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

17- سنن ابن ماجہ — ترجمہ مولانا وحیدالزمان خان، مہتاب کمپنی اردو بازار لاہور
18- سنن ابوداؤد — ترجمہ مولانا وحیدالزمان خان، نعمانی کتب خانہ لاہور
19- سنن نسائی شریف — ترجمہ مولانا وحیدالزمان خان، لاہور
20- جامع ترمذی — ترجمہ مولانا بدیع الزمان خان، مکتبہ رحمانیہ لاہور
21- موطاء امام مالک — ترجمہ مولانا وحیدالزمان خان، لاہور
22- نہج البلاغہ — ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین، امامیہ کتب خانہ لاہور
23- نہج البلاغہ — ترجمہ علامہ ذیشان حیدر جوادی، رحمت اللہ بک ایجنسی کراچی
24- نہج البلاغہ — ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین، حمایت اہلبیتؑ ٹرسٹ لاہور
25- نہج البلاغہ — ترجمہ علامہ رئیس احمد جعفری، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور
26- منہاج البراعہ فی شرح نہج البلاغہ — علامہ حبیب اللہ خوئی، ترجمہ مولانا محمد علی فاضل، کریم پبلی کیشنز، اُردو بازار لاہور
27- صحیفہ علویہ — ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور
28- صحیفہ کاملہ — ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین، امامیہ پبلی کیشنز لاہور
29- توحید صدوق — ترجمہ مولانا عطا محمد عابدی، الکساء پبلشرز کراچی
30- توحید الآئمہ — علامہ محمد ہارون زنگی پوری
31- توحید القرآن — علامہ محمد ہارون زنگی پوری، مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور
32- پیغام توحید — علامہ محمد سبطین سرسوی، امامیہ کتب خانہ لاہور
33- توحید۔ — آیت اللہ دستغیب شیرازی، ترجمہ علامہ عابد عسکری، ادارہ منہاج الصالحین، لاہور
34- خدا کی تاریخ — کیرن آرم سٹرانگ، ترجمہ یاسر جواد، نگارشات، مزنگ روڈ لاہور

35- اسلام کا تصور الوہیت — مولانا سعید اختر رضوی حسن علی بک ڈپو، کھارادر، کراچی
36- صفات باری — علامہ مرتضی عسکری، ترجمہ مولانا محمد شفا نجفی، اسلام آباد
37- دعائے کمیل
38- دعائے مشلول
39- عیون اخبار الرضا — ترجمہ مولانا محمد حسن جعفری، اکبر حسین جیوانی ٹرسٹ، کراچی
40- ثواب الاعمال — شیخ صدوقؒ، ترجمہ مولانا سید محمد
41- مفاتیح الجنان — علامہ شیخ عباس قمی، ترجمہ علامہ حافظ سید ریاض حسین نجفی العمران پبلیکیشنز لاہور
42- فتاوی اسلامیہ — شیخ محمد بن عبدالعزیز، ترجمہ محمد خالد سیف، دارالسلام لاہور
43- مقالات وفتاوی — شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز، ترجمہ محمد خالد سیف دارالسلام، لاہور
44- زادلمعاد — امام ابن قیم، ترجمہ رئیس احمد جعفری، نفیس اکیڈمی، کراچی
45- آئینہ حقیقت — معتصم سید احمد سوڈانی، موسسۃ الامام المنتظر قم
46- غرر الحکم ودرر الکلم — علامہ آمدی، ترجمہ محمد جاوید جعفری، ادارہ فروغ علم معصوم دستگیر سوسائٹی، کراچی
47- الفاروق — مولانا شبلی نعمانی، مکتبہ رحمانیہ، لاہور
48- حضرت عمر فاروقؓ — محمد حسین ہیکل مصری، ترجمہ مولانا محمد عبدہ الفیصل ناشران، اردو بازار، لاہور
49- مقدمہ ابن خلدون — ترجمہ مولانا راغب رحمانی نفیس اکیڈمی، کراچی
50- کرامات امدادیہ

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

51۔ ارواح ثلاثہ — مولانا اشرف علی تھانوی، مکتبہ رحمانیہ، لاہور

52۔ قلب سلیم — آیت اللہ دستغیب شیرازی، حسن علی بکڈ پو، کراچی

53۔ الامام الصادق والمذاہب الاربعہ — علامہ سید اسد حیدر نجفی، ترجمہ علامہ ذیشان حیدر جوادی
مکتبہ تعمیر ادب، پرانی انارکلی، لاہور،

54۔ ہدیۃ المھدی — مولانا وحید الزمان خان، ترجمہ علامہ صائم چشتی
چشتی کتب خانہ جھنگ بازار، ارشد مارکیٹ، فیصل آباد

55۔ العواصم من القواصم — ترجمہ محمد خالد گھرجاکھی، ادارہ احیاء السنہ گھرجاکھ گوجرانوالہ

56۔ اعجاز القرآن — علامہ تمنا عمادی، الرحمٰن پبلشنگ ٹرسٹ، ناظم آباد، کراچی

57۔ فیضان علیؓ ترجمہ مناقب مرتضوی — علامہ محمد صالح کشفی حنفی ترمذی، ترجمہ میاں ظاہر شاہ عثمانی
مکتبہ غوثیہ، مدین، سوات

58۔ منتخب اللباب — نظام الملک خافی خان، ترجمہ محمود احمد فاروقی نفیس اکیڈمی کراچی

قرآن پاک کی باترجمہ تلاوت کرنے والوں کے لیے
ایک نادر و نایاب تحفہ

چار ترجمے والا قرآن

نور القرآن

مولانا حافظ فرمان علی
سید العلماء علامہ سید علی نقی النقوی
علامہ ذیشان حیدر جوادی
مولانا شیخ محسن علی نجفی

ظہور القرآن

امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی
سید العلماء علامہ سید علی نقی النقوی
حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی
مولانا شاہ رفیع الدین محدث دہلوی

ناشر
مکتبہ عمار یاسر
اردو بازار لاہور

ملنے کا پتہ
کریم پبلی کیشنز
غزنی سٹریٹ 18 سمیع سنٹر لاہور فون 042-7122772

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

ابوالحسن ابوتراب امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام
کی سیرت پر مختصر اور جامع کتاب

سیّدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام

مولف
ابو عمار

ناشر

کریم پبلی کیشنز

غزنی سٹریٹ 18 سمیع سنٹر لاہور فون 042-7122772

قرآن وحدیث اور ائمہ معصومین علیہم السلام
کے ارشادات کے رروشنی میں اخلاقیات پر ایک بہترین کتاب

احسن القول

مرتبہ
ابو عمار

ناشر
مکتبہ عمار یاسر لاہور

ملنے کا پتہ

کریم پبلی کیشنز

غزنی سٹریٹ 18 سمیع سنٹر لاہور فون 042-7122772

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

اصلاح وفلاح معاشرہ

کیلئے

اپنی مطلوبہ کتب

کیلئے

- خود تشریف لائیں
- بذریعہ ڈاک وی پی یا رجسٹری
- بذریعہ ٹرک بلٹی یا ریلوے پارسل

خدمت کا موقع دیں

کریم پبلیکیشنز
سمیع سنٹر 38 اردو بازار لاہور
فون 042-7122772

الدعاء
سورة الفاتحة لجميع المؤمنيين
والمؤمنات والمسلمين والمسليمات
.الأحياء منهم والأموات
نصير احمد عبدالرحمن
مكتبة دارالهدى

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com